قوم مہدویہ کا ترجمان

نورِ ولایت

نومبر 2025ء جمادی الاول 1447ھ جلد(46) شمارہ(11)

زرتعاون سالانہ(300) روپے قیمت شمارہ(40) روپے

ہم دل کی گہرائیوں سے قارئین نور ولایت کو

600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ

حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام

کی مبارکباد پیش کرتے ہیں (ادارہ)

مقصود علی خان
مدیر
Cell No. 9885237858

ابوالفیض سید احمد عابد
شریک مدیر
Cell No. 9849593661

www.tanzeem-e-mehdavia.com

Printer, Publisher & Editor Maqsood Ali Khan printed on behalf of Tanzeem-e-Mahdavia and Printed at Daira Electrical Press S. No. 22-8-143, Raheem Complex, Chatta Bazar, Hyderabad -02, Telangana and published from H.No. 16-8-806, New Malakpet, Hyderabad-500024, Telangana. RNI No. 32268/79,

email:abulfaiz2@yahoo.com

کمپیوٹر کمپوزنگ SAN کمپیوٹر سنٹر، چنچل گوڑہ، حیدرآباد فون نمبر 9849166596

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

نماز مومن کی معراج ہے۔قرب الٰہی کے لئے نماز ہی ذریعہ ہے

**Pure Silk sarees , Salwar Suits,
Antique Ghagra, Khada Dupattas,
Work Sarees, Shararas**

**Standard Quality for
Standard People**

دولت

Daulat®

WEDDING SUITS & SAREES

S. No. 21-1-1126, Pathergatti, Hyd

Cell No. 9550160612 , 7893588796

فیشن کی دنیا ہو کہ شادی بیاہ ہر تقریب کے لئے دیدہ زیب ساڑیاں، کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، چولی اور ہمہ اقسام کی رنگین دل کو چھو لینے والی ساڑیاں

Fully Airconditition Showroom

بے مثال خصوصی اسٹاک کا منفرد شوروم

Prop: Haji Abdul Kareem

فہرست

☆ اداریہ 9

☆ حمد باریٔ تعالیٰ — جناب سید رضا منظور صاحب رضاؔ 11

☆ نعت رسول مقبول ﷺ — حضرت سید ابوالقاسم تسخیرؔ حیدر آبادی صاحب 13

سلسلہ نمبر	عنوان	مضمون نگار	صفحہ نمبر
1	اسلام میں تصور مہدیت	حضرت افضل العلماء حضرت سید نجم الدین صاحبؒ	17
2	امامناؑ کا دعوئے مہدیت اسلامیات کی روشنی میں	حضرت مولانا ابوسعید سید محمود تشریف اللّٰہی علیہ الرحمہ	27
3	ناصرِ دینِ محمدؐ اور راہِ بصیرت	حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب اکیلوی علیہ الرحمہ	37
4	دعویٰ اور دلیل	حضرت مولانا الحاج سید میرانجی عابد خوندمیری صاحب	45
5	انی عبداللہ تابع محمد رسول اللہ ﷺ	حضرت سید علی برتر صاحب علیہ الرحمہ	53
6	عالم انسانیت کو عطائے مہدیؑ	حضرت سید خدا بخش خوندمیری صاحب علیہ الرحمہ	65
7	دائروں کا تربیتی نظام	حضرت ابوالفتح سید جلال الدین صاحب	81
8	دافع ہلاکت (اُمت محمدیہؐ)	جناب سید افتخار اعجاز صاحب	89
9	اسلامی فلسفۂ معیشت اور تعلیمات امامناؑ	حضرت سید باقر منظور صاحب	95
10	مہدیت موعودہ	حضرت ابوالفتح سید نصرت صاحب تشریف اللّٰہی علیہ الرحمہ	107
11	خدایا گامزن فرمادے ہم کو راہِ مہدیؑ پر	مدیر	121
12	مہدی موعودؑ کا تصورِ حیات	جناب ابوالفیض سید احمد صاحب عابد	131
13	حضرت مہدیؑ آئے اور گئے، آمنا وصدقنا	حضرت سید حسین بخاری صاحب سعیدؔ	139
14	صحافت کے شعبہ میں مہدویوں کا حصہ	حضرت سید زین العابدین صاحب	145
15	قومی خبریں		167

600واں جشنِ میلادِ خلیفۃ اللہ حضرت مہدیؑ موعودؑ مبارک

جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے پاک ہوتا ہے اور جو تکبر کرتا ہے اس کا سر ہمیشہ نیچے رہتا ہے۔ اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں سادگی کی زندگی کے ساتھ عبادت کی چاشنی عطا فرما

شاہ سوٹنگس اینڈ شرٹنگس

SHAH SUITING & SHIRTING

Spl. Ready made Suit & Sherwani

Whole sale & Retail

S. No. LG/8, Nabi Khana Complex,
Patel Market, Hyd -2
Phone 8008093583 Cell No. 9391013304 , 9951437152

مردانہ لباس کا بے مثال کلکشن

نعتیہ کلام بحضور
امام ہمام حضرت مہدی موعود علیہ السلام

سلسلہ نمبر	نعت	اسمائے شعراء	صفحہ نمبر
1	ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے	حضرت سید جلیل محمد صاحب جلیل ہمنا آبادی صلی اللہ علیہ وسلم	150
2	ترانۂ مہدی علیہ السلام	حضرت سید خوندمیر سوزؔ ہاشمی اشرفی	152
3	امام ہمام حضرت مہدی موعود علیہ السلام	حضرت سید نجم الدین صاحب المعیؔ	153
4	نعت مہدی موعود علیہ السلام	قمر الشعراء حضرت سید ابراہیم صاحب قمرؔ	154
5	نعت مہدی موعود علیہ السلام	حضرت سید موسیٰ کلیم ید اللّٰہی صاحب	155
6	پیکر نور	حضرت سید باقرؔ منظور صاحب	156
7	نعت مہدی موعود علیہ السلام	جناب سید سمیع اللہ حسینی صاحب سمیعؔ	158
8	نعتِ مہدی موعود علیہ السلام	حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوندمیری صاحب	160
9	نعتِ مہدی موعود علیہ السلام	مدیر	161
10	نعتِ مہدی موعود علیہ السلام	جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیحؔ	162
11	نعتِ مہدی موعود علیہ السلام	حضرت سید محمود تشریف اللّٰہی صاحب محمودؔ	163
12	نعت مہدی علیہ السلام	حضرت سید خواجہ معین الدین امیرؔ نصرتی صاحب	164
13	نعت مہدی موعود علیہ السلام	حضرت سید حسین بخاری صاحب سعیدؔ	165
14	نعت مہدی موعود علیہ السلام	جناب سید فیض اللہ نعیم صاحب نعیمؔ	166

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

ذکرِ الٰہی کے لئے لمبی عمر پانا خوش قسمتی ہے۔ یاد رہے ہر علم کے ساتھ عمل چاہیئے کہ بے عمل
عالم بے جان جسم کے مانند ہے۔ اللہ سے دعا کرتے رہیں باعمل زندگی کی

نورین ساریز اینڈ سوٹس

NSS

Nooreen

Sarees & Suits

Wholesale

Shop No. 6 & 7, Nabi Khana Complex, Patel Market, Hyd -2
Cell No. 9989210481 9346888829 8978901530

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے بے مثال ساریز

زرین ساریز

Zareen Sarees

WHOLESALE

Scanned with CamScanner

Specialist in:

Embroidery, Culcutta Zardosi & All Fancy Work

S. No. 21-1-633/4 to 6, Beside God Gift Market,
Rikab Gunj, Hyderabad -2

Prop. Md. Dilawar

بسم اللّٰہ الرحمن الرحیم

اداریہ

ہم تمام قارئین ماہنامہ نور ولایت کو 600 سالہ جشن ولادت باسعادت حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ کی مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ یہ شمارہ 48واں میلاد حضرت مہدی موعودؑ نمبر ہے۔ پہلا شمارہ 552ویں میلاد مہدیؑ (جمادی المنور 1399ھ م 1979ء) پر شائع ہوا تھا۔ پانچ سال قبل تک ماہنامہ کے میلاد نمبر کے مضامین بہت معیاری تھے۔ علمائے کرام اور اہل قلم حضرات کا مکمل تعاون حاصل تھا۔ زیر نظر شمارہ سے بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ کتنا قلمی تعاون حاصل ہوا؟ اداریہ کے ذریعہ ہر ماہ توجہ دلانے کے باوجود قلمی تعاون صفر ہے۔ اس حال و کیفیت میں ماہنامہ کس طرح سے شائع ہوسکتا ہے؟ اس عدم تعاون کی وجہ سے نہایت کٹھن اور مشکل حالات سے نور ولایت گزر رہا ہے۔ جس طرح سے سانس جسم کے لئے ضروری ہے اس طرح ماہناموں کے لئے مضامین ضروری ہیں۔

قارئین کو اس سلسلے میں چند ضروری باتیں گوش گزار کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔ پہلی بات یہ ہے کہ اس مذہبی ماہنامہ کی اجرائی کا مقصد اور نصب العین تعلیمات حضرت مہدی موعودؑ کی اشاعت اور ایک ذریعہ تبلیغ ہے۔ دوسری بات یہ کہ تاریخ اور مذہبی سرمایہ کو جو مختلف کتابوں میں منتشر حالات میں ہے اس کی شیرازہ بندی کر کے قومی حضرات کے مطالعہ کے لئے پیش کیا جائے۔ تیسری بات افراد قوم میں دینی و مذہبی ذوق وشوق کو پروان چڑھا کر ان کے عقیدہ کو استحکام عطا کرنا۔ یہ ہماری بنیادی پالیسی تھی اور ہے۔ ہم اسی مقصد کو حاصل کرنے کے سلسلے میں کئی ایک خاص نمبر شائع کئے ہیں۔ ادارہ تنظیم مہدویہ کے ذریعہ سو (100) سے زیادہ کتابیں شائع ہوئیں اور گزشتہ 14 سال سے ہفتہ واری دینی محافل کا اہتمام ہو رہا ہے۔ مقصد یہی ہے کہ قومی افراد میں دینی و مذہبی معلومات پہنچاتے رہیں اور عقیدہ میں پختگی رہے۔ لیکن افسوس کہ صاحبانِ قلم سے مضامین لکھوانا ہمارے بس کی بات نہیں ہے۔ آج بہت سارے وسائل موجود ہیں پھر بھی قلم پکڑنے کے لئے کوئی تیار نہیں ہے۔ ہم نے سرسری طور پر جائزہ لیا کہ کتنے افراد قوم بشمول علمائے کرام، مرشدین عظام قلمی تعاون دراز کرسکتے ہیں۔ اس فہرست میں 78 افراد ہیں۔ ان میں

6 تا 8 افراد کا قلمی تعاون حاصل ہو جائے تو ماہنامہ کی اشاعت جاری رہ سکتی ہے۔سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ انہیں کس طریقے سے راغب کیا جائے جب کہ تمام طریقے آزمائے جا چکے ہیں۔آخر میں ایک مرتبہ ارشاد نبی اکرم ﷺ سے توجہ دلائی جاتی ہے۔ارشاد نبی اکرم ﷺ ہے ''علم کو تحریر کے ذریعہ قید کرلو'' علم جب تحریر میں آجاتا ہے تو اس کی افادیت بڑھ جاتی ہے۔دورحاضر ہی نہیں آنے والی قوم بھی اس سے استفادہ کرتی ہے۔آج جو علم ہم رکھتے ہیں وہ صرف اور صرف ہمارے بزرگوں کی تحریر کردہ کتب کا نتیجہ ہے۔لہٰذا علمائے کرام اور اہل قلم حضرات پر یہ بھی ذمہ داری ہے کہ جو ادارہ یا رسالے اشاعت میں دلچسپی رکھتے ہیں اُن سے بھرپور قلمی تعاون فرمائیں تاکہ ہر دور کی نئی نسل بآسانی دین کی باتوں کو سمجھ سکے۔

ماہنامہ کی اشاعت میں مالیہ کی فراہمی بڑی بنیادی اہمیت رکھتی ہے ۔ چند دردمندان قوم مہدویہ، اسلامک سنٹر شکاگو اور مشتہرین حضرات کے تعاون سے یہ ماہنامہ مسلسل شائع ہورہا ہے۔ یاد رہے مذہبی رسالے کی بقاء کے لئے افرادِ قوم کا مشترکہ تعاون ضروری ہے۔خریداروں کا پابندی سے زر سالانہ کی ادائی اس ماہنامہ کی بقاء کی ضامن بن سکتی ہے۔ ہندوستان میں کئی ایک مذہبی رسائل بند ہو چکے ہیں۔بعض ماہنامے سہ ماہی یا ششماہی شائع ہورہے ہیں۔خدا کا شکر ہے کہ آپ کا یہ قومی ماہنامہ گزشتہ (46) سال سے مسلسل شائع ہو رہا ہے۔اس کی اشاعت کو جاری رکھنے کے لئے علمائے کرام کا قلمی تعاون ،صاحب ثروت افراد کا مالی تعاون ضروری ہے۔

یہ ماہنامہ جس حالات سے گزر رہا ہے اس کیفیت میں کبھی بھی نظروں سے ....؟ کیا اہل قلم ،محبانِ قوم اس کو پسند کریں گے؟

ادارہ اس خاص نمبر کے اس خاص صفحہ پر قومی علمائے کرام ،مرشدین اور اہل قلم حضرات سے مستدعی ہے کہ اپنے نگارشات دے کر اپنی ذمہ داری سے نہ صرف سبکدوش ہو جائیں بلکہ مخلوق خدا کی رہنمائی میں اپنا اپنا حصہ ادا کریں۔ادارہ مشترہین کا ممنون ومشکور ہے کہ ہر میلاد پر آگے آکر تعاون دراز کرتے ہیں ۔ جناب سید عبدالشکور شاداب نے اس نمبر کی اشاعت میں تعاون کیا ہے۔اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام اعانت کرنے والوں کو اور اشاعت میں تعاون کرنے والوں کو فضل وکرم سے نوازے (آمین)

حضرت سید رضا منظور صاحب رضاؔ
Cell: 8897869074

حمدِ باریٔ تعالیٰ

ہر شئے سے اے مرے خدا، ظاہر تری ہیں سب صفات
مظہر تری صفات کا ، بے شک ہے ساری کائنات

چلتے ہیں تیرے فضل سے، ذہن میں سب تخیلات
سارے تخیلات سے ظاہر تری تجلیات

جتنا یقیں و زعم ہے، تیرے ہی اِذن سے ہے سب
تیرے ہی اِذن سے رواں دنیا کے سارے ممکنات

ہوتی ہیں ساری بارشیں تیرے کرم سے اے خدا
جاری ترے ہی حکم سے، یہ دجلہ، نیل اور فرُات

قدرت سے تیری اے خدا لکھتا ہے یہ مرا قلم
مولیٰ مرے تو چاہے گر، پل میں ہوں شل یہ اپنے ہاتھ

آتی نہیں ہمیں نظر کوئی بھی شئے جو رات میں
تو ہی نکالتا مگر رات سے دن، یہ دن سے رات

پتّہ بھی تیرے حکم سے ہلتا ہے اے مرے خدا
تو چاہے تب ہی ہوتے ہیں دنیا کے سارے حادثات

ایماں کا نور کیا ملا ؟ نورِ یقین مل گیا
ایماں جو دل میں آ گیا ، اب کہاں وہمی نفسیات ؟

ہم کیا ؟ ہماری ذات کیا ؟ جو کچھ ہے سب تری عطا
دنیا کے اِس نظام کو صرف چلائے تیری ذات

تیرے رضاؔ کو خاص کر تیری رضا ملے خدا
بن جائیں اُس کے کام سب ، ہوجائے چشمِ التفات

600واں جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ مبارک

زندگی کے سفر میں یاد رکھنا ہے رشوت انصاف کو، توبہ گناہ کو، غیبت اعمال کو، نیکی بدی کو، غصہ عقل کو اور صدقہ بلا کو کھا جاتا ہے

PAKEEZA AANCHAL

پاکیزہ آنچل

Womens, Girls & Kids Wear

#12-2-789, Pillar No. 30, Mian Road, Mehdipatnam ,
Hyderabad - 500028 Cell 9908848395
email:pakeezaanchal@gmail.com
website:pakeezaanchal.com

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے لئے دلہنوں،
دوشیزاؤں، معزز خواتین اور بچوں کے لئے

دیدہ زیب، آنکھوں کو چکا چوند کر دینے والا لیٹسٹ اسٹاک آ چکا ہے
کھڑا دوپٹہ، گھاگرا، شرارہ، پیور سلک ساریز، ورک ساریز، انارکلی،
ریڈیمیڈ سوٹس، ڈریس میٹریل اور Artificial Jewellery

لڑکے اور لڑکیوں کے لئے

بابا سوٹس، فراک، جینس پینٹ شرٹ، شرٹ شلوار، گھاگرا، کرتا پائجامہ، شیروانی

جدید اور فیشن ایبل کلکشن

Fixed Rate Shoppe

A Unit of **Daulat Wedding Suits and Sarees**
(Pathergatty) Hyd.

حضرت مولانا سید ابوالقاسم تسخیرؔ حیدرآبادی

نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

(اس نعت کا ہر مصرعہ اولی حرف میم سے ہے اور ثانی مصرعہ حرف میم پر ختم ہوتا ہے)

محمد مصطفیٰ ﷺ لاریب فخر دو جہاں ہو تم
تمہارا رازداں حق اور حق کے رازداں ہو تم

میں بے مقدار قطرہ اور بحرِ بیکراں ہو تم
میں اک ناچیز ذرّہ آفتابِ ضوفشاں ہو تم

مجھے کیا فکرِ محشر رحمتِ کون و مکاں ہو تم
گرفتارِ معاصی میں ، شفیعِ عاصیاں ہو تم

ملے تم اور وسیلہ سے تمہارے مل گیا قرآں
تمہاری بات رب کی بات ہے رب کی زباں ہو تم

مرا ایمان ہے رویت تمہاری رویت حق ہے
خدا کے حکم سے ہی حاکم کون و مکاں ہو تم

مجھے معلوم ہے طاعت تمہاری طاعت رب ہے
ہو تم ہی رب کا مظہر وجہہ خلقِ دو جہاں ہو تم

مکمل تم سے کی حق نے شریعت اس میں کیا شک ہے
رسولوں کے ہو سرور خاتمِ پیغمبراں ہو تم

مہِ کامل دو پارہ ہوگیا انگشت اٹھانے سے
وہ قدرت حق نے دی ہے وارثِ ہفت آسماں ہو تم

مجسم گرچہ ہو شکل بشر میں پھر بھی نورانی
تمہارے نور سے سب کچھ بنا سرِ نہاں ہو تم

مدینہ اور مکہ تو مثالی مستقر ٹھہرے
وگرنہ حاضر و ناظر ہو ہر جا ضوفشاں ہو تم

ملائک فخر کرتے ہیں تمہاری چاکری کرکے
وہ اعلیٰ مرتبت ہو اور وجہ کن فکاں ہو تم

ملی ہے خواجگی ان کو غلاموں میں جو شامل ہیں
غلامِ بے حقیقت میں ہوں شاہِ انس و جاں ہو تم

ملی ہے خاکِ پا جن کو میں ان کی خاکِ پا چوموں
غلاموں کی غلامی بھی کروں وہ مہرباں ہو تم

مدینہ سر کے بل آؤنگا میں آنکھیں بچھانے کو
مگر ہر دم مرے دل میری سانسوں میں نہاں ہو تم

منور ذکر سے دل اور تمہارا ہی تصور ہے
حقیقت یہ ہے تسکینِ قلب عارفاں ہو تم

ملا ہے تم سے ہی تو راستہ حق تک پہنچنے کا
نصیرِ سالکاں ہو تم مرادِ طالباں ہو تم

مکمل نورِ حق سے تم ، تمہارے نور سے ہر شے
قسم اللہ کی ہر شے میں نہاں ہو تو عیاں ہو تم

مقدر کے جو کھوٹے ہیں وہ شرک اس کو سمجھتے ہیں
مگر ایمان ہے میرا مکینِ لا مکاں ہو تم

ملا خیر البشر ؐ کا مرتبہ نادان کیا جانیں
امیر کارواں ہوکر شریک کارواں ہو تم

مرے ہر موئے تن پر ہے تمہارے عشق کا قبضہ
سلامت عشق سے ہوں میں مری روحِ رواں ہو تم

ملا ہے در تمہارا اب کسی در کی نہیں حاجت
نصیرِ مستمنداں ہو حبیبِ بیکساں ہو تم

ملے مجھ کو بصیرت اور برآئے مری حاجت
ہو دیدِ رب مجھے حاجت روائے عاشقاں ہو تم

مجھے دوزخ کا ڈر ہے اور نہ جنت کی طلب دل میں
وصالِ حق کا طالب ہوں ملانے درمیاں ہو تم

مجھے تسخیر کر کے تم نے چھوڑا ہے زمانے میں
تصور میں تمہارے میں ہوں گم مجھ میں نہاں ہو تم

دینی کتب کا میلہ

دینی و مذہبی کتب بہ زبان اُردو، انگریزی اور ہندی کے لئے SAN کمپیوٹر سنٹر سے ربط فرمائیں۔ تقریباً تمام ادارہ جات کی کتابیں بھی دستیاب ہیں۔

نیز قدیم مشہور و معروف کتابیں بھی زیراکس کئے ہوئے دستیاب ہیں۔

ربط فرمائیں

سید نور محمد نظامی

Cell No. 9959912642

600واں جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ مبارک

تقویٰ کے حصول کا طریقہ یہ ہے کہ غافل اور برے لوگوں کی صحبت میں اٹھنا بیٹھنا ہمیشہ کے لئے ترک کردے۔ متقی پرہیزگار افراد کی صحبت اختیار کرے تاکہ ان کی صحبت کے اثر سے دل میں تقویٰ و پرہیزگاری پیدا ہوجائے۔ اسی لئے حضرت مہدی موعودؑ نے صحبت صادقین کو فرض فرمایا ہے

ثناء فیبرکس

Sana Fabrics™

A house of Dyed & Fancy Sarees

Whole Sale Saree Dealer

ہول سیل ساڑیوں کا مرکز

S. No. 21-1-637/16 to 19, Ist & 2nd Floor,
God Gift Market, Rikabgunj, Hyderabad

Ph. No. 9391855441

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

اللہ کی دوستی اس کے احکامات پر عمل پیرا ہو کر ہی مل سکتی ہے اور محنت اور خدمت سے ہی بلند درجہ حاصل کیا جا سکتا ہے۔

زیبا ساریز

Zeba
SAREES

Specialist in

Fancy Suits, Sarees, sharara, Khada Dupatta

Shop No. 17, Lower Ground,
Nabi Khana Complex, Patel Market,
Hyderabad 500 002 T.S.
Cell : 934 704 5381 , 8519995153
e-mail:zebasarees17@gmail.com

پروپرائٹر: سہیل احمد

حضرت افضل العلماء مولانا سید نجم الدین صاحب علیہ الرحمہ

اسلام میں تصورِ مہدیت

تمام اسلامی احکامات اور تعلیمات کا ماخذ قرآن مجید اور احادیث شریفہ ہیں۔ خدائے تعالیٰ کے ارشادات اور رسول اللہ ﷺ کے فرامین سے جو بات ثابت ہو ہر مسلمان کے لئے واجب الاعتقاد اور واجب التعمیل ہے کیوں کہ فرامین خدا اور رسول ہی مسلمانوں کے منتہائے سوال ہیں۔ خدا و رسول کے حکم سے جو بات ثابت ہو اس پر ایمان لانا اور اس کو سچ جاننا ضروری ہے اور تمام اسلامی عقائد اور اعمال اسی اصول پر مبنی ہیں۔ مثلاً توحید، نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ کی فرضیت بُت پرستی اور شراب کی حرمت۔ اسی طرح آخرت اور اس کے متعلقات جیسے جنت، دوزخ، حوض کوثر، عذاب قبر، قیامت اور اس کے علامات جیسے آفتاب کا مغرب سے طلوع ہونا، دابت الارض کا خروج، حشر، نامۂ اعمال، میزان صراط وغیرہ غرض بہت سے ایسے عقائد و اعمال ہیں کہ ہم سب مسلمان ان پر اسی لئے ایمان لاتے ہیں کہ یہ باتیں خدا اور رسول کے حکم سے ثابت ہیں۔ جن عقائد و اعمال کے سچ ہونے کا مسلمان یقین کامل اور اعتقادِ جازم رکھتے ہیں ان کے منجملہ بعض ایسے ہیں کہ قرآن شریف میں صاف و صریح طور پر ان کا ذکر کیا گیا ہے اور بعض بالاجمال اشارتاً مذکور ہیں اور احادیث حضرت رسالت پناہی سے ان کی تفصیل ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً نماز اور زکوٰۃ کے بارے میں قرآن مجید میں صرف اسی قدر حکم دیا گیا ہے کہ "اقیموا الصلوٰۃ آتوا الزکوٰۃ" نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو۔ مگر یہ تفصیل کہ نماز کس طرح پڑھی جائے۔ ارکان کی ترتیب کیا ہو اس کے فرائض و واجبات سنن و مستحبات اور مکروہات و نواقصات کیا ہیں اور اسی طرح زکوٰۃ کون ادا کرے اور کب ادا کرے اور کس چیز سے کس مقدار میں ادا کرے یہ تمام تفصیلات احادیث ہی سے ثابت ہوتے ہیں۔ حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت یا آپ کی مہدیت موعودہ کا مسئلہ بھی قرآن مجید سے اسی طرح ثابت ہے جس طرح کتب سماویہ سے حضرت خاتم الانبیاء محمد رسول اللہ ﷺ کی بعثت انبیائے سابقین کی بشارتوں سے ثابت ہوتی ہے۔ مثلاً علامہ تفتازنی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں۔

اخبر بمجیه وی الکتب السماویة کما ذکر فی التوراة جاء الله من طور سینا و اشرق من سیجرواستعلن من جبال فاران .

یعنی ’’خدائے تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کی بعثت کی خبر کتب آسمانی میں دی ہے چنانچہ توریت کی ایک آیت یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ طور سینا سے آیا سعیر سے چمکا اور فاران کی پہاڑیوں سے نکلا۔

اس آیت توریت میں طور سینا سے خدا کے آنے سے مراد موسیٰ علیہ السلام کی بعثت اور سعیر سے خدا کے چمکنے سے مراد عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت اور فاران سے خدا تعالیٰ کی آمد سے حضرت رسول اللہ ﷺ کا مبعوث ہونا مراد ہے۔ اس طرح قرآن مجید کی متعدد آیات میں امام مہدی علیہ السلام کی بعثت کا اشارۃً ذکر کیا گیا ہے اور احادیث شریفہ سے اس کی تفصیل معلوم ہوتی ہے مثلاً خدائے تعالیٰ فرماتا ہے۔

افمن کان علی بینۃٍ من ربہ (جو شخص اپنے پروردگار کی طرف سے مبینہ پر ہے) **قل ھذہ سبیلی ادعوالی اللّٰہ علی بصیرۃ انا و من اتبعنی** (محمد کہہ دو کہ یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ شخص جو میرا تابع ہے) **فسوف یاتی اللّٰہ بقوم الخ** (قریب میں خدائے تعالیٰ ایک قوم کو لائے گا یا ایک قوم کے ساتھ خود آئے گا) توریت کی آیت کے صرف ایک ہی معنی ہیں کہ اللہ طور سینا سے آیا۔ سعیر سے چمکا اور فاران یعنی مکہ کی چوٹیوں سے نکلا۔ لیکن قرآن مجید کی آیت ” **یاتی اللہ بقوم**“ میں دو احتمال ہیں اگر بقوم کی با کو بائے تعدیہ لیں تو معنی یہ ہیں کہ اللہ ایک قوم کو لائے گا اور اگر بائے مصاحبت لیں تو معنی یہ ہوں گے کہ اللہ ایک قوم کے ساتھ آئے گا۔ مہدی علیہ السلام نے فرمایا کہ اس آیت میں قوم سے بندہ کی گروہ مراد ہے۔

ان آیات میں مفسرین کے اختلافات اور ان کے رطب دیابس تاویلات سے قطع نظر ہمارے پاس خط کشیدہ الفاظ سے امام مہدی علیہ السلام کی ذات اقدس اور ان کے گروہ مراد ہے۔ ان آیات اور دوسری متعدد آیات کے بارے میں حضرت مہدی علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ خدائے تعالیٰ کا حکم ہو رہا ہے کہ فلاں آیت میں فلاں لفظ سے تمہاری ذات مراد ہے۔ چونکہ حضرت مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ اور معصوم عن الخطا ہیں آپ کے فرمان واجب الاذعان کے مقابلہ میں کسی مفسر کا قول کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ ہم ان تمام آیات پر جن کی تعداد ۱۵۔ ۲۰ تک پہونچتی ہے تفصیل بحث کو کسی اور وقت پر موقوف رکھتے ہیں۔ اس وقت احادیث حضرت رسالت پناہی ﷺ کی روشنی میں یہ دکھانا مقصود ہے کہ آغاز اسلام سے مہدیت اور مہدویت کا کیا تصور رہا ہے۔

(ا) امام ابوداؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ’’مہدی میری عترت سے اولاد فاطمہؓ سے ہیں‘‘

(۲) ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ''مہدی اولاد فاطمہؓ سے ہیں''

(۳) ابن ماجہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی ہم اہل بیت میں سے ہیں اللہ تعالیٰ ان میں ایک ہی رات میں صلاحیت پیدا کر دے گا۔

(۴) ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مہدی میری اولاد سے ہیں، پیشانی روشن اور بنی بلند ہوگی۔ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے جیسا کہ ظلم و جور سے بھر جائے گی۔ سات سال تک مالک رہیں گے۔

(اس حدیث شریف میں تمام روئے زمین مراد نہیں بلکہ صرف وہ زمین مراد ہے جہاں آپ مبعوث ہوں گے اور وہاں کے لوگ آپ کی بیعت سے مشرف ہوں گے۔ عدل وانصاف سے ایمان اور ظلم و جور سے کفر وطغیان مراد ہے)

(۵) طبرانی اور ابو نعیم وغیرہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میری اہل بیت سے اللہ تعالیٰ ایک شخص کو مبعوث نہ کرے گا جس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے جیسا ہوگا وہ زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جس طرح ظلم و جور سے بھری ہوگی۔

(۶) امام احمد بن حنبل نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس وقت تک قیامت نہ آئے گی جب تک میری اہل بیت سے ایک شخص مالک نہ ہو جائے جو بلند پیشانی اور ستواں ناک والا ہوگا۔ زمین کو عدل سے بھر دے گا جس طرح ظلم سے بھری ہوگی۔ سات سال زندہ رہے گا۔

(۷) ابو داؤد نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بالفرض دنیا ختم ہونے کو ایک ہی دن باقی رہ جائے گا تو خدا تعالیٰ اس ایک دن کو اس قدر دراز فرما دے گا کہ میری اہل بیت سے ایک شخص مبعوث ہو جائے جس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام کے مطابق ہوگا۔

(۸) امام احمد بن حنبل نے ابن عباسؓ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میری امت ہرگز ہلاک نہ ہوگی جس کے اول میں میں ہوں اور عیسیٰ ابن مریم اس کے آخر میں ہیں۔ اور مہدی درمیان مدت میں ہیں۔

(۹) طبرانی نے عوف بن مالک سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری اہل بیت سے وہ نکلے گا جس کو مہدی کہتے ہیں پس اگر تم اس کو پاؤ تو اس کی اتباع کرو۔ اور ہدایت یافتہ ہو جاؤ۔

(۱۰) ترمذی نے روایت کی ہے کہ ابو سعید خدریؓ نے کہا کہ ہمیں ڈر تھا کہ رسول اللہ ﷺ کے بعد کوئی حدث (فتنہ) ہو۔ پس ہم نے رسول اللہ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو فرمایا کہ مہدی میری امت میں سے نکلے گا۔ پانچ یا سات یا نو سال زندہ رہے گا۔

اس حدیث کے مطابق پہلی مرتبہ مکہ معظّمہ میں ۹۰۱ھ میں دعویٰ مہدیت کے بعد ۹ سال۔ دوسری مرتبہ احمد آباد میں ۹۰۳ھ میں دعویٰ مہدیت کے بعد سات سال اور تیسری مرتبہ بڑلی میں ۹۰۵ھ میں دعویٰ موکدہ کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام کی حیات طیبہ ۵ سال رہی۔

(۱۱) ابن ماجہ۔ حاکم اور ابونعیم نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چند فتنوں کا ذکر کر کے فرمایا کہ پھر اس کے بعد خدا کے خلیفہ مہدی آئیں گے جب تم کو مہدی کی خبر ملے تو ان کے پاس جاؤ اور ان سے بیعت کرو اگر تم کو برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیوں کہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہیں۔

اس حدیث شریف سے مہدی علیہ السلام سے بیعت کرنا فرض ثابت ہو رہا ہے کیونکہ حضرت کے الفاظ ''اس سے بیعت کرو'' فرضیت پر دلالت کرتے ہیں اور برف پر سے رینگتے ہوئے جانے کے حکم سے فرضیت کی تاکید ہو رہی ہے اور یہ الفاظ کہ وہ ''اللہ کے خلیفہ ہیں'' فرضیت کی علت پر دلالت کرتے ہیں پس مہدی علیہ السلام کا خلیفۃ اللہ ہونا اور آپ سے بیعت فرض ہونا اس حدیث سے ثابت ہے۔

یہ چند حدیثیں مشتے نمونہ از خروارے ہیں حالانکہ مہدی علیہ السلام کی بعثت کے بارے میں جو احادیث شریفہ وارد ہیں۔ وہ دوسرے احکام و مسائل میں واردشدہ احادیث سے بلحاظِ کثرت روایت اور کثرتِ تعداد اور بلحاظ جامعیت بہت زیادہ ہیں۔ تعداد احادیث کی نسبت محدثین کی رائیں مختلف ہیں جس کو جس قدر حدیثیں ملیں اس نے اسی قدر تعداد لکھدی۔ ملاعلی قاری نے " **المشرب الوردی** " میں لکھا ہے کہ مہدی علیہ السلام کے بارے میں تین سو حدیثیں مروی ہیں۔ احادیث مہدی علیہ السلام کثیر التعداد میں صحابہؓ سے مروی ہیں ان میں ایسے جلیل القدر صحابہ بھی ہیں جن کی روایت مرجح سمجھی جاتی ہے اور صحابہ کی اتنی تعداد دوسرے مسائل میں کم پائی جاتی ہے۔ ان احادیث کو جن جلیل القدر محدثین نے اپنی اپنی صحاح و مسانید یا مجموعہ احادیث میں روایت کیا ہے ان میں مشہور مشہور محدثین اور ائمہ حدیث شامل ہیں۔

ان محدثین نے احادیث مہدی علیہ السلام کو اپنی صحاح و مسانید میں کتاب الفتن یا کتاب

القیامہ کے تحت لکھا ہے اور بعض نے ظہور مہدی کا خاص باب باندھا ہے۔ ان تمام حدیثوں کی طرح جو عموماً تمام اسلامی احکام، اسلامی عقائد اور اسلامی اعمال کا ماخذ ہیں۔ مہدی علیہ السلام کی متعلقہ احادیث بھی حدیث کی اکثر کتابوں میں موجود ہیں۔ بعض علمائے اہل سنت نے ان احادیث کے مجموعے تیار کئے ہیں جو خاص حضرت مہدیؑ کی شان میں وارد ہیں۔ علمائے اہل سنت اس بات کے قائل ہیں کہ مہدی علیہ السلام کے متعلق جو احادیث حضرت رسول اللہ ﷺ سے مروی ہیں کہ وہ تواتر معنوی کی حد تک پہونچی ہوئی ہیں۔ چنانچہ امام قرطبی اپنے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ: ''رسول اللہ ﷺ سے مہدی علیہ السلام کے بارے میں راویوں کی کثرت کے ساتھ متواتر و مستفیض اخبار وارد ہیں۔ اور نیز یہ کہ مہدی علیہ السلام رسول اللہ ﷺ کے اہل بیت سے ہیں''۔

ابن حجر مکی نے القول المختصر میں لکھا ہے۔ ''بعض حفاظِ آئمہ حدیث کا قول ہے کہ مہدی علیہ السلام کا آل رسولِ علیہ السلام سے ہونا تواتر اً مروی ہے''

شیخ عبدالحق محدث دہلوی لمعان شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔ ''مہدی علیہ السلام کے متعلق متواتر المعنی کثیر احادیث وارد ہیں'' (باب الساعۃ)

پھر لکھتے ہیں: ''مہدی علیہ السلام کے اہل بیت رسول اللہ ﷺ اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ہونے کی احادیث تواتر معنوی کی حد تک پہونچ گئی ہیں۔

ملا علی قاری نے المشرب الوردی میں لکھا ہے۔ ''مہدی علیہ السلام کی نسبت رسول اللہ ﷺ سے متواتر اخبار وارد ہیں اور یہ کہ آپ رسول اللہ ﷺ کے اہلِ بیت سے ہیں''

اہل سنت کا متفقہ اعتقاد ہے کہ خبر متواتر سے قطعی اور یقینی علم حاصل ہوتا ہے اس کے ماننے پر آدمی مجبور ہے اور اس کا رد کرنا ممکن نہیں ہے۔ اصول الشاشی میں لکھا ہے کہ ''متواتر موجب علم قطعی ہے اس کا رد کرنا موجب کفر ہے''

خبر متواتر سے معتزلہ علم قطعی و یقینی کے قائل نہیں بلکہ علم اطمینانی کے قائل ہیں اہلِ سنت ان پر کفر کا اطلاق کرتے ہیں۔ اصول یزدوی میں لکھا ہے۔ ''یہ کہنا کہ متواتر سے علم اطمینانی حاصل ہوتا ہے علم یقینی حاصل نہیں ہوتا باطل قول ہے اور کفر تک پہنچاتا ہے''۔

یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ اصول حدیث کے ضابطہ کے لحاظ سے اخبار متواتر کے راویوں کے ضعف وقوت سے بحث نہیں کی جاتی۔ علامہ ابن حجر عسقلانی لکھتے ہیں **والمتواتر لا یبحث**

عن رجاله (شرح نخبۃ الفکر) یعنے "متواتر کے راویوں سے بحث نہیں کی جاتی"

اس کے باوجود مورخ ابن خلدون نے بے شمار احادیث مہدی علیہ السلام کے منجملہ چند احادیث پر ردوقدح کر کے ان کو ضعیف قرار دینے کی کوشش کی اور سرے سے وجود مہدی کا انکار کر دیا اور اس کی اتباع دوسرے لوگوں نے بھی کی چنانچہ سرسید احمد خان نے اپنے رسالہ "مہدی آخرالزماں" میں احادیث مہدی کو ایک من گھڑت قصہ قرار دیا۔

ابن خلدون کا جواب مہدویوں میں سے علامہ سید اشرف شمسی علیہ الرحمہ نے دیا ہے جو اردو زبان میں اصلاح الظنون کے نام سے چھپ گیا ہے۔علمائے اہل سنت میں سے ہندوستان کے مشہور عالم اور پیر طریقت جناب اشرف علی صاحب تھانوی ابن خلدوں کا جواب اردو میں لکھا جو ان کے مطبوعہ مجموعہ تالیفات میں موجود ہیں اس کے علاوہ شام کے ایک فاضل جلیل علامہ شیخ محمد بن احمد صدیق نے ابن خلدون کے اعتراضات کا جواب زبان عربی میں لکھا جو "ابراہیم المکنون" کے نام سے دمشق میں چھپ کر شائع ہو گیا ہے۔

ابن خلدون کی یہ جراءت دیدنی ہے کہ احادیث صحیحہ کا انکار کر دیا حالانکہ اس سے بہت پہلے علامہ حافظ ابن تیمیہؒ نے احادیثِ مہدی کی صحت کو تسلیم کر لیا ہے۔ یہ احادیث ان کے پاس قابل حجت اور وہ ظہور مہدی کے منتظر ہیں اپنی کتاب منہاج السنہ میں لکھتے ہیں۔**احادیث المهدی معروفة رواها الامام احمد و ابو داؤد والترمذی** یعنی مہدی علیہ السلام کے بارے میں جو احادیث وارد ہیں وہ بہت معروف و مشہور ہیں۔امام احمد، ابوداؤد اور ترمذی نے ان کی روایت کی ہے"

ایضاً **ان الاحادیث التی یحتج بها علی خروج المهدی احادیث صحیحة رواها ابو داؤد والترمذی و احمد وغیرهم**

یعنے ظہور مہدی کے باب میں جن احادیث سے حجت لی جاتی ہے وہ احادیث صحیح ہیں ابوداؤد ترمذی اور امام احمد وغیرہ نے ان احادیث کی روایت کی ہے"

مقام غور ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ظہور مہدی کی خبر دی ہے اور متواتر ہونے کی وجہ سے وہ قطعی و یقینی ہے۔اس کے علاوہ رسول اللہ ﷺ کے اخبار و فرامین میں یہ تاکیدات پائی جاتی ہیں کہ جب تک اس کا ظہور نہ ہوگا قیامت نہ آئے گی" (مسند امام احمد)

''جب تک وہ مبعوث نہ ہو دنیا ختم نہ ہوگی'' (طبرانی)

''بالفرض دنیا ختم ہونے کو ایک دن بھی باقی رہ جائے تو خدائے تعالی اس ایک دن کو اتنا دراز فرمادے گا کہ اس میں مہدی کا ظہور ہو سکے'' (ابوداؤد)

اور آنحضرت ﷺ نے اپنی امت کو یہ تاکید فرمائی کہ ''تمہارے اور اس خلیفۃ اللہ کے درمیان برف کا سمندر بھی حائل ہو تو برف پر رینگتے ہوئے جاؤ اور اس سے بیعت کرو'' (ابن ماجہ)

ان فرامین کے باوجود کیا کوئی مرد مسلم یہ جراءت کرسکتا ہے کہ حضرت خاتم النبین سید المرسلین مخبر صادق ﷺ نے جس کے ظہور کو اس قدر ضروری فرمایا ہے کہ وہ ایک من گھڑت قصہ ہو جائے حالانکہ انہی تاکیداتِ رسالت پناہی اور اسی قطعیت کی وجہ تمام اہل اسلام الا ماشاء اللہ نفسِ وجود مہدی علیہ السلام کے ضروری ہونے پر متفق ہیں اور اہل سنت علمائے محققین نے اس کی توثیق فرمادی ہے۔ چنانچہ امام بیہقی نے شعب الایمان میں لکھا ہے۔**نصتلف الناس فی امر المهدی فتوقف جماعة و امالوا العلم الی عالمه واعتقدوا انه واحد من اولاد فاطمة بنت رسول الله یخرج فی آخرالزمان** یعنی مہدی کے بارے میں لوگوں نے اختلاف کیا ہے ایک جماعت نے توقف کیا اور اس کا علم اس کے عالم (اللہ تعالی) پر چھوڑ دیا اور اس بات کے معتقد ہوئے کہ مہدی اولاد فاطمہ بنت رسول اللہ ﷺ سے ایک ہے جو آخر زمانہ میں نکلیں گے۔

علامہ سعد الدین تفتازانی شرح مقاصد میں لکھتے ہیں۔

فذهب العلماء الی انه امام عادل من ولد فاطمةؓ یخلفه الله منی شاء ویبعثه نصرة لدینه یعنی علماء کا اس پر اتفاق ہے کہ مہدی ایک امام عادل اولاد فاطمہ رضی اللہ عنہ سے ہیں اللہ تعالی جب چاہے گا انہیں پیدا کرے گا اور اپنے دین کی نصرت کے لئے مبعوث فرمائے گا

یہی وجہ ہے کہ بعثت مہدی کا مسئلہ اسلامی عقائد کا ایک ضروری جزو ہے اور تمام اسلامی فرقے ضرورت بعثت مہدی علیہ السلام کے معتقد ہیں۔ البتہ اگر اختلاف ہے تو صرف تعین شخصی میں کہ وہ موعودِ رسول اللہ کونسی ذات اقدس ہے۔ ہم مہدوی آیات واحادیث کی روشنی میں یقین واثق اور اعتقادِ جازم رکھتے ہیں کہ حضرت امامنا سید محمد (جونپوری) مہدی موعود خلیفہ اللہ معصوم عن الخطا اور خاتم ولایت محمدیہ ہیں موعودِ خدا اور رسول آپ ہی کی ذات اقدس ہے۔ OOO

برادران ملت کو 600 سالہ جشن میلاد مہدی موعود علیہ السلام مبارک

قرآن پاک میں اللہ کا ارشاد ہے کہ ''جہنم کے سات دروازے ہیں'' امام رازی فرماتے ہیں سات دروازے کیوں؟ وجہ بیان کرتے ہیں انسان سات اعضاء سے گناہ کرتا ہے وہ ہے ہاتھ، پیر، زبان، آنکھ، پیٹ، شرم گاہ، کان۔ایک ایک عضو کے گناہ سے جہنم کا ایک دروازہ تیار کیا گیا جو آدمی اپنے اعضاء کو گناہوں سے بچائے گا وہ جہنم میں نہیں جائے گا

مجتبیٰ فیبرکس

MUJTABA
FABRICS

A complete variety of Matching
Dress Material & Fancy Dupattas

Shop No. 17,18, Jullu Khana, Mukarram Jahi
Market, Lad Bazar, Hyderabad (TS)

Cell No. 9000070293

Prop: Mohd. Mujtaba Mehdi

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کی پر خلوص دلی مبارکباد
قرآن مجید انسانیت کے لئے منشور حیات اور دستورِ حیات ہے۔ انسانیت پہلے
ضابطۂ حیات ہے بلکہ پوری انسانیت کے لئے آب حیات ہے

محمد محسن اینڈ سنس
Mohd. Mohsin & Sons

Wholesale Fancy Work Sarees,
Designer Sarees & Dress Materials
B. S. No. 5 to 9, J.V.R Textile Market,
Patel Market, Hyd.
Tel: 66714785 Cell: 9346252352 , 9908880384

New Mohd. Mohsin & Bros.

Wholesale Fancy Work Sarees & Suits
2nd Floor, S. No.1,2,3, J.V.R Textile Market,
Patel Market, Hyderabad
Ground Floor S. No. 10 J.V.R Textile Market,
Patel Market, Hyderabad

رنگ برنگی، دلکش اور ہمہ اقسام و ڈیزائن
کے ساڑیوں کا مرکز

Mohd. Mohsin

Cell: 9346252352 , 9908880384

تمام برادرانِ ملت کو 600ویں جشن میلاد

خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

مردحق وہ ہے جوسوائے اللہ کے کسی پر بھروسہ نہ کرے۔قرب حق حاصل کرنے کے لئے دریا جیسی سعادت، آفتاب جیسی شفقت اور زمین جیسی تواضع ضروری ہے

مِيناز اکسکلوزیو

Meenaz
EXCLUSIVE

Wedding Suits , Sarees
Khada Dupatta Sharara
and Many items

21-1-1102, Pathergatti, Hyd-2
Cell 8897 3893 14

Prop.: Mohd. Mustafa
9849151807

اسد العلماء حضرت مولانا ابوسعید سید محمود تشریف اللّٰہی علیہ الرحمہ

امامنا حضرت سید محمد جونپوریؑ کا دعوئے مہدیت
اسلامیات کی روشنی میں

بُسَمِلاً وَّ مُحمداً وَّ مُصَلیاً

مہدیت، اسلامیات کا مہتم بالشان مسئلہ ہے۔ اسلام کے کسی دوسرے مسئلہ میں اتنی احادیث کثیرہ وارد نہیں ہوئی ہیں جتنی کہ مسئلہ ظہور امام مہدی موعود علیہ الصلو اۃ والسلام کے بارے میں وارد ہوئی ہیں۔ ان احادیث کثیرہ سے یہ تو ثابت نہیں ہوتا کہ مہدی موعودؑ ''مجدد'' بھی ہوں گے اور عیسیٰ بھی ہوں گے۔ اگر امامنا حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام یہ دعویٰ فرماتے کہ میں مجدّد بھی ہوں اور عیسیٰ بھی ہوں تو اسلامیات کی روشنی میں آپ کا ایسا دعویٰ یقیناً باطل قرار پاتا۔ نعوذ باللّٰہ من ذالک:

مہدی موعودؑ بھی اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہوتا ہے۔ اور جو اللہ تعالیٰ کا خلیفہ ہو معصوم عن الخطا ہوتا ہے۔ خواہ نبی ہو، یا رسول ہو یا مہدی موعود ہو۔ حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اللہ تعالیٰ کے خلیفہ تھے۔ اس لئے آپ نے اپنے دعوئے مہدیت کی صداقت کے ثبوت میں اپنا معصوم عن الخطا من جانب اللہ ہونا بیان فرمایا اور نہ صرف بیان فرمایا، بلکہ آپ نے اپنے قول فعل اور حال سے اس کا ثبوت بھی منجانب اللہ دیا۔ اور اس کے ثبوت میں اتباع کتاب اللہ اور اتباع محمد الرسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بنیادی دلیل قرار دیا۔ چونکہ یہ دلیل منجانب اللہ پوری ہوتی تھی۔ اس سے بے خطا اتباع کا دعویٰ بھی صحیح ثابت ہوتا تھا۔ یہ بے خطا اتباع بھی ایک معجزہ تھا جو اللہ کی طرف آپ کو عطا ہوا تھا۔ آپ نے علی الاعلان ارشاد فرمایا کہ: اگر کسی خواہد کہ صدق ما را معلوم کنند .باید کہ از اتباعِ کتاب اللہ و اتباع رسول اللہ صدق ماوابجوید

یعنی اگر کوئی ہماری (دعوئے مہدیت کی) صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو (اس کو) چاہئے کہ اتباع کتاب اللہ (قرآن) اور اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں ہماری صداقت کی تلاش کرے۔ امامنا علیہ السلام کے زمانے میں ہندوستان اور افغانستان میں بڑے بڑے علماء اور بااقتدار قاضی تھے۔ ایسی شخصیتوں کی مثال اس زمانہ میں ملنا محال ہے۔ ایسے ماہرین اور مقتدرین اسلام کی موجودگی میں دعوئے

مہدیت کرنا، آپ ہی کا حق تھا اور یہ تائیدِ غیبی کے بغیر محال تھا۔ یہ بھی ایک اعجاز تھا جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوا تھا۔

حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور مجدّد کا فرق: حضرت امامنا مہدی موعود علیہ الصلوۃ و السلام مامور من اللہ تھے۔ آپ خدا کے حکم سے خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مراد اللہ، معصوم عن الخطا اور تابع تام حضرت خاتم الانبیا صلی اللہ علیہ سلم تھے اور تابع تام حضرت رسول اللہ صلعم وہی ہوسکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ، وحی سے مشرف فرماتا ہو۔ وحی جبریل علیہ السلام کے واسطے سے ہو یا بلا واسطہ ہو یعنی ذات باری تعالیٰ سے ہو۔ صاحب قرآن ہونے کی حیثیت سے حضرت رسول اللہ علیہ وسلم خاتم الانبیا ہیں۔ قرآن اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے۔ قیامت تک پھر کوئی کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی پر نازل نہیں ہوگی۔

ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَاً بیانه (پھر بیشک قرآن کا بیان ہم پر ہے (یعنی اللہ پر ہے)) آیت قرآن مجید کے مطابق مہدیٔ موعود صاحب بیانِ قرآن ہیں۔ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جبریلؑ، قرآن کی آیات لانے کے سوائے بھی آیا کرتے تھے۔ اسی طرح مہدیٔ موعود علیہ السلام کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ اسی لیئے امامنا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا این ---ہم کی جبرئیلؑ ہست ---- دعوئے جبرئیلؑ نیست یہاں (مہدی علیہ السلام کے پاس) بھی جبریلؑ ہیں مگر دعوئے جبریلؑ نہیں ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ لوازم رسالت سے نزول کتاب بذریعہ وحی متلو بتوسط جبریل علیہ السلام جس طرح ہے یہ ویسی وحیٔ متلو نہیں ہے۔ اسی لئے قرآن کے سوائے کسی اور کتاب اللہ کا یا وحی متلو کا دعویٰ نہیں ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: **علمت من اللّٰه بلا واسطة جديد اليوم**. مجھے روزانہ اللہ کی طرف بلا واسطہ تعلیم دیجاتی ہے۔

اسلامیات کی روشنی میں بنظر غائر دیکھا جائے تو صاف نظر آجائے گا کہ ''مہدیت'' اور ''مجددیت'' میں کئی اعتبارات سے فرق واقع ہوا ہے اور ثابت ہوجاتا ہے کہ جو مجدّد ہے ''مہدی موعودؑ'' ہونے کا دعویٰ نہیں کرسکتا اور نہ اللہ تعالیٰ مجدّد کو مہدیٔ موعود ہونے کی دعوت پر مامور فرماتا ہے۔

اس اجمال کی مختصر تصریح کی جاتی ہے۔ واضح ہو کہ مجدد کے بارے میں عموماً اس روایت سے استدلال کیا جاتا ہے۔ سنن ابوداؤد میں یہ حدیث پائی جاتی ہے کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ **ان اللّٰه يبعث لهذٰهِ الامته على راس كل مائة سنة مَنْ يجددلها دينها** یعنی

اللہ تعالیٰ اس امت کی ہدایت کے لئے ہر صدی کے ابتدائی برسوں میں ایسے شخص کو پیدا فرمائے گا جو اس امت کے لئے دین کی تجدید کرے گا۔

(۱) اصول محدثین متقدمین کے مطابق دیکھنا ہوگا کہ یہ روایت صحت اور صفت کے لحاظ سے کس درجہ میں ہے۔ اگر زیادہ سے زیادہ خبرِ واحد ثابت ہو جائے تو اس کا حکم وہی ہوگا جو کہ اخبار آحاد کا ہے۔ یعنی ظنیات میں شمار ہوگا۔ اس روایت پر سے ''خبر واحد ظنی'' ہونے کے باوجود یہ کہہ سکے گا کہ ہر صدی کے ابتدائی برسوں میں مجدّد پیدا ہوتے رہیں گے۔ روایت کے لفظ راس بمعنی ''سر'' سے یہی مراد لی جاسکتی ہے لیکن ان مجدد دین میں مہدی موعود کا کوئی ذکر نہیں ہے۔

(۲) اسی طرح امام مہدی موعود سے متعلق کثیر تعداد میں جو حدیثیں پائی جاتی ہیں اور ان احادیث میں جو احادیث متواتر المعنی کا درجہ رکھتی ہیں ان میں مجدد دین کا کوئی ذکر نہیں ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ظہور امام مہدی موعودؑ اسلام کا علیحدہ مسئلہ ہے اور ثابت ہوجاتا ہے کہ کسی مجدّد کو مہدی موعود قرار دینا اسلامیات کے بالکل مغائر ہے۔۔۔!!!

(۳) اہل سنت اور اہل تشیع کو اس مسئلہ پر اتفاق ہے کہ مہدیؑ موعود علیہ السلام کی ذاتِ مبارکہ معصوم عن الخطا ہے۔ اس کے برخلاف مجدّد کا معصوم عن الخطا ہونا کسی حدیث سے ثابت نہیں ہے اور مجدّ دین کئی ہوسکتے ہیں لیکن امتِ محمدیہ صلعم میں ایک ذات مہدیؑ موعود کا ظہور ہونے کی کثیر احادیث شریفہ میں خبر دی گئی ہے۔

(۴) متقدمین اہل سنت اور محققین صوفیائے کرام علیہم الرحمتہ کے نزدیک احادیث صحیحہ واحادیث صریحہ کی روشنی میں امام مہدیؑ موعود کی ذاتِ مبارکہ ''خاتم دین'' یعنی خاتم ولایت محمدیہ صلعم ہے۔ مجددین کو یہ منصب حاصل نہیں ہے بلکہ کسی مجتہد کو یہ مقام حاصل نہیں ہے

(۵) امام مہدی موعود علیہ السلام کی ذاتِ مبارکہ، احادیث شریفہ کی مندرجہ تاکیدات کے نظر کرتے، اشراط وعلامات قیامت اور ضروریات دین سے ہے لیکن مجدد کی یہ شان، احادیث شریفہ میں نہیں پائی جاتی۔

(۶) امام مہدی موعود علیہ السلام پر ایمان لانا فرض ہے اور آپ کا انکار کفر ہے اور یہ انکار قرآن مجید اور متواتر المعنی احادیث شریفہ کے انکار کو بھی مستلزم ہے، اس لئے بھی کفر ہے۔ لیکن مجدّد کا ماننا یا اس پر ایمان لانا ضروری نہیں ہے اور نہ اس کا انکار کرنے والے پر از روئے احکامِ اسلام کوئی حکم عائد ہوسکتا ہے

(۷) اگر کوئی یہ دعویٰ کرے کہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجدّد بھی ہوں اور مہدی موعود بھی ہوں تو یہ دعویٰ قابل تسلیم نہیں ہوسکتا، اس لئے کہ مجدّدیت کے دعوے کی وجہ سے وہ غیر معصوم قرار پاتا ہے اور غیر معصوم نہ مہدیٔ موعود ہوسکتا ہے اور نہ مامور من اللہ ہوسکتا ہے۔ لہٰذا جس دعوے میں اجتماع ضدین، لازم آ رہا ہو وہ دعویٰ یقیناً نا قابل قبول اور باطل ہے اس لئے کہ اجتماع ضدّین محال ہے

(۸) کوئی مجدد خود کا مجدّد ہونا لوگوں پر ظاہر نہیں کرتا بلکہ اس کی دینی خدمات اور اس کے دینی علوم پر عبور کی وجہ سے لوگ خود اس کو مجدّد کہنے لگتے ہیں۔ **السراج المنیر شرح جامع الصغیر میں اس زیر بحث روایت ان اللہ یبعث لھٰذِہِ الامۃ** الخ کی شرح میں لکھا ہے

قال ابن کثیر و قد ادعیٰ کل قومٍ فی امامھم ان المراد بذالک و الظاھر حلہ علی العلماءء من کل طایفۃ قال العلقمی معنی التجدید احیاء ماند دس من العمل بالکتاب والسنۃ والامر بمقضا ھما واعلم ان الجدو انما ھو بغلبۃ الظن بقرائن احوالہ والا نتفاع یعلمہ ابن کثیر نے کہا ہے کہ ہر جماعت نے اپنے امام کے متعلق دعویٰ کیا ہے کہ مجدّد کے وہی مراد ہے اور ظاہر ہے کہ ہر جماعت کے علماء پر مجدّد ہونے کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ علقمی نے کہا ہے کہ تجدید سے مراد کتاب وسنت پر جو عمل مٹ گیا ہو اس کو تازہ کرنا اور اس کے موافق حکم دینا ہے۔ یہ جان لو کہ مجدّد کا اطلاق اس کے احوال کے قرائن اور اس کے علم سے نفع پانے کے لحاظ سے ظن غالب پر مبنی ہے

یہی وجہ ہے کہ ایک سے زیادہ علماء مجدّد قرار دیئے جاسکتے ہیں۔ اس کے برخلاف حضرت امام مہدی موعود علیہ السلام کی شان وعظمت ایسی رافع واعلیٰ ہے جو صرف خلفائے الٰہیہ کے لئے ہی مختص پائی جاتی ہے اور اس شان کی ایک ہی ہستی مہدیٔ موعود ہوسکتی ہے۔ اس لئے اہل سنت اس مسئلہ پر متفق ہیں کہ ''مہدیٔ موعود'' ایک ہی ذات مبارکہ ہے۔ مجدّدیت کی طرح متعدد نہیں ہے۔

(۹) منصبِ مہدیت وہبی ہے، کسبی نہیں ہے اور امامِ مہدی موعود علیہ السلام کے لئے دعویٰ مہدیت کرنا شرط ہے۔ لوگوں کی رائے یا قیاس یا ظن غالب کو اس میں کوئی دخل نہیں ہے۔ محض اپنے گمان اور قیاس پر، دعویٔ مہدیت کے بغیر کسی کو مہدیٔ موعود فرض نہیں کر سکتے۔

ان تصریحات صدر کی روشنی میں یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ بعض لوگ صدی کے آخری برسوں کو راس کہتے ہیں، حالانکہ راس بمعنی ''سر'' کے لحاظ سے صدی کے ابتدائی برس ہی مراد لی جانی

چاہیئے ۔غرض راس سے مراد صدی کے آخری برس لی جائے یا صدی کے ابتدائی برس، یہ دونوں صورتیں حضرت امامنا سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کو حاصل تھیں ۔

اس لئے کہ نویں صدی میں 847ھ کو آپ کی پیدائش مبارک ہوئی اور دعوے کی عمر چالیس سال ہونے تک یعنی 887ھ تک نویں صدی کا آخری حصہ آ چکا تھا اور آپ کا وصال مبارک 910ھ میں ہوا ہے اس لئے دسویں صدی کے ابتدائی برسوں میں بھی آپ حین حیات تھے ۔اس لئے یہ موقع بھی آپ کو حاصل تھا۔اس سے یہ باضح ہوجاتا ہے کہ اگر آپ کو نعوذ باللہ تائیدِ غیبی حاصل نہ رہتی تو آپ کا خود کو مجدّ د قرار دینا یہ نسبت دعوئے مہدیت کے بدرجہا زیادہ آسان تھا۔ چونکہ آپ کی کم عمری کے باوجود آپ کے غیر معمولی علم وفضل کی وجہ سے جونپور کے علمائے زمانہ نے آپ کو (12) سال کی عمر میں ''اسد العلماء'' کا لقب دیا تھا اور بعد کے زمانے میں آپ کے زہد وتقویٰ اور آپ کے باطنی ارفع واعلیٰ غیر معمولی شانِ عظمت کی وجہ سے مشہور ومعروف صوفیائے کرام نے آپ کو''سید الاولیاء'' کے لقب سے ملقب کیا تھا۔ایسی صورت میں آپ کو بہت ہی آسانی سے مجدّ د تسلیم کرلیا جاسکتا تھا۔لیکن چونکہ آپ مجدّ د نہیں تھے اور مشیت ایزدی تعالیٰ تو یہی تھی کہ آپ مہدیٔ موعود کے ارفع واعلیٰ منصب پر فائز ہوں۔آپ کو مجدّ د ہونے کا الہام بھی کیسے ہوسکتا تھا ؟ لہٰذا آپ نے اللہ تعالیٰ کی بلا واسطہ وحی کی بناء پر مہدیٔ موعود ہونے کا دعویٰ فرمایا۔''یہ بھی آپ کے دعویٔ مہدیت کی صداقت کا اہم معیار ہے!!!

نیز واضح ہو کہ''اسد العلماء''اور''سید الاولیاء'' کے لقب سے جس عمر میں آپ کو ملقب کیا گیا تھا اس کا علائم الرہاصہ میں شمار ہوتا ہے''ارہاص'' اصطلاح اُصولین میں ان خلافِ عادت معجزانہ علامات کو کہتے ہیں جو خلیفۃ اللہ، نبی اور رسول کی پیدائش کے پہلے سے دعوے تک ظہور میں آتے رہے ہیں۔ اور دعوے کے بعد سے وفات تک جن خلافِ عادت غیر معمولی باتوں کا ظہور ہوتا ہے اُن کو معجزات کہتے ہیں۔امامنا حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ السلام کی سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ علامات اِرْہاصید اور معجزات دونوں اللہ تعالیٰ کی طرف سے آپ کو عطا ہوتے رہے ہیں تاکہ آپ کی ذاتِ مبارکہ کو تائید غیبی حاصل رہنے کی حجت نامہ بھی پوری ہو۔

اس کے باوجود اتمام حجت کے لئے معجزہ کی خواہش رکھنے والوں سے آپ یہی فرماتے رہے کہ''حجت دہدیانہ دہد کارِ خداوندی اس برما تبلیغ فرض است'' یعنی

''معجزہ دکھانا یا نہ دکھانا اللہ کے اختیار میں ہے ۔ مجھ پر تبلیغ فرض ہے۔اس بات کو بھی غور کرنے کی ضرورت ہے کہ روایت زیربحث **ان اللہ یبعث لهذه الامة** الخ میں یا کسی اور حدیث میں یہ صراحت مذکورنہیں ہے کہ مہدی موعودؑ کےظہورمبارک کے بعدمجددین کی ضرورت رہے گی ۔لہٰذا ہم مہدویوں کے لئےمعصوم عن الخطا مہدی موعودؑ پر ایمان لانے کے بعدکسی مجدّ د کےانتظار کی ضرورت تھی، نہ اب ہےاور نہ آئندہ رہے گی اورخود ہم مہدویوں کے پانچ سوسالہ دور میں آج تک کسی مہدوی کومجدّد تسلیم نہیں کیا گیا۔حالانکہ مہدویت کے پانچ سوسالہ دور میں جلیل القدرعلمائے عظام اورعظیم المرتبت ، باخدا مرشدین کرام گذرے ہیں۔اس کے علاوہ مسلمانوں میں سے اگر کوئی مجدّد ہونے کا دعویٰ کرے یا لوگوں نے اس کومجدّد قرار دے لیا ہواور وہ امامنا حضرت سیدمحمد مہدیٔ موعودعلیہ السلام کے دعویٔ مہدیت کی تصدیق نہ کیا ہوتو اس کومہدوی ''مجدّد'' تسلیم نہیں کرسکتے۔ ورنہ غیرمعصوم کومعصوم پر ترجیح دینا لازم آئے گا۔ **نعوذ باللّٰہ من ذالک**

مخفی مباد کہ آئمہ اربعہ اہل سنت علیہم الرحمتہ کے بارے میں امامنا حضرت مہدیٔ موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے جورہنمائی فرمائی ہے کہ چاروں اماموں میں اگرکسی مسئلہ میں اختلاف پایا جائے تو جس امام کا مسئلہ عالیت یعنی عزیمت کا حامل ہو وہ اختیار کیا جائے ۔ نیز ارشادفرمایا کہ ان ائمہؒ نے موشگافی کی ہے(ملخصاً)اس فرمان واجب الاذعان کی روشنی میں مہدوی، چاروں اماموں کو برحق مانتے ہیں۔کسی ایک ہی امام کے پیرونہیں بن جاتے ۔ **اَلْحَقُّ دائرٌ'' اَلْائمۃِ اَلْاَ رَبعۃِ** یعنی حق چاروں اماموں میں گھرا ہوا ہے کےمطابق چاروں اماموں کوامام اہل سنت مانتے ہیں۔

اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہما السلام کے نزول کی ضرورت دینیہ باقی ہے۔جب اللہ تعالیٰ چاہے گا نازل فرمائے گا۔غرض یہ کہ جومہدیٔ موعود ہونے کے ساتھ ساتھ مجدّد بھی ہونے کا دعویٰ کرے تو اسلامیات کی روشنی میں ایسا دعویٰ باطل قرار پائے گا۔**نعوذ باللہ من ذالک**

حاصل کلام یہ کہ امامنا سیدمحمد جونپوری مہدی موعودعلیہ الصلوٰۃ والسلام نےصرف مہدی موعود ہونے کا دعویٰ منجانب اللہ وبامراللہ فرمایا ہے۔اس کے ساتھ ساتھ مجدّد بھی ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا ہے۔ یہ بھی صداقت دعوئے مہدیت کا ایک اعجاز ہے ۔ **آمَنَّا وَصَدقْنا .اللّٰهُمَّ آتِنا تَصْدِيْقَ اَلْمَهْدِیَ الْموعُوْدِ كَمَا هُوَالتصدِيْقُ. آمين يا رب العالمين**

600واں جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

عظمت وشرافت اور برتری کا دارو مدار تقویٰ پر ہے۔ بہترین انسان وہی ہے جو اللہ کو راضی کرنے کے لئے تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کرتا ہے۔ حضور نبی اکرم ﷺ کو قلبی سکون امت کے تقویٰ سے ہی حاصل ہوتا ہے

ہندوستان بھر کی مشہور ملوں کے دیدہ زیب اسٹاک سوٹس، شیروانی، جودھپوری، شرٹنگس، کرتا پاجامہ، شاہانہ لباس کے لئے اعلیٰ کوالٹی کے بہترین ڈیزائنس کا اسٹاک، نئے فیشن اور نئے انداز کا جگمگاتا ہوا شاندار اسٹاک

School Uniform اسکول یونیفارم

600واں جشن میلاد حضرت میراں سید محمد مہدی موعودؑ مبارک

دینی محافل کو غنیمت جانو، اگر دیکھو کہ کوئی مجلس ایسی ہے جس میں اللہ، رسول اور مہدی کا ذکر ہور ہا ہے تو وہاں بیٹھ جاؤ۔ اگر تم عالم ہو تو تمہارا علم تم کو فائدہ دے گا۔ اگر تم ناواقف ہو تو وہ تم کو سکھا دیں گے۔ دینی محفل کی یہ افادیت ہے

محمد مصطفی

کلاتھ مرچنٹ

21-1-1103، پٹیل مارکٹ، حیدرآباد

شادی، بیاہ اور دیگر تقاریب کے لئے بہترین ملبوسات

بالخصوص دلہنوں کے لئے دلفریب اسٹاک

فون نمبر Shop 24560570 Res. 24564187

عائشہ کلکشن

Ayesha Collection

Whole Sale Sarees

Spl. in:

Banarsi Sarees & Fancy Sarees

Shop No. 21-1-763, Patel Market, Hyd.

☎ 24515206

600واں جشن میلادِ خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

نماز سب سے بڑی عبادت ہے۔ جو آدمی نماز کی پابندی کرتا ہے اس کا دین و ایمان محفوظ ہے۔ نماز عذاب قبر سے نجات پانے کا بہت بڑا ذریعہ ہے

محمد عبدالکریم کلاتھ مرچنٹ

M.A. Kareem

Cloth Merchant

روبرو یم۔یم سنٹر لائن، پٹیل مارکٹ، حیدرآباد

فون نمبر (R) 24415202 (O) 24414307

سیل نمبر 9618094277

بلوز پیس، ڈوپٹہ، ڈریس میٹریلس ودیگر اقسام کے پارچہ جات

آپ کی خواہش و پسند کے مطابق

بھروسہ مند شاپ جہاں مشہور ملس کے پائیدار پارچہ جات

واجبی دام پر دستیاب ہوتا ہے

پروپرائٹر: محمد عبدالکریم

600ویں میلاد حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک

خاتم النبین حضرت محمد ﷺ بذات خود اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے تھے

''اے اللہ میری آنکھ میں نور پیدا فرما، میری سماعت اور میری زبان میں نور پیدا فرما، میرے پیچھے نور پیدا فرما، میرے آگے نور پیدا فرما، میرے اوپر نور پیدا فرما اور میرے نیچے نور پیدا فرما۔ اے اللہ مجھے نور عطا فرما''

LEO® PRODUCTS

Manufacturers of
Metal Paste, and Fillers for
Automobile, Wood, Granite etc.

Contact : Syed Amjad

No. 9,10, 5th Cross, Yogesh Nagar,
Kempapura, Hebbal, Bangalore - 560024
Cell No. 9844060053, 9483219931, 9739212931
Customer Care 9844609064, 9844609023

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب اکیلویؒ

ناصرِ دینِ محمدؐ اور راہِ بصیرت

صاحب انصاف نامہ نے فرمان مہدی علیہ السلام کی حیثیت میں یہ عبارت اپنی کتاب میں درج فرمائی ہے وقتیکہ مہدی درظہور آید رسم و عادت و بدعت را دور کند و دین محمد علیہ السلام را نصرت کند اس کے بعد مصنف نے بہ طور خود یہ اضافہ فرمایا ہے چنانچہ در شرح مقاصد مذکورات یعنی بعثت مہدی کے تعلق سے شرح مقاصد میں بھی یہی مذکور ہے کہ مہدی کے ذریعہ نصرت دین محمدی رسم و عادت و بدعت کو دور کر کے عمل میں آئے گی۔ امامنا علیہ السلام کے اس فرمان سے ظاہر ہونے والے مفہوم کی وضاحت کی جاتی ہے۔ جب دین محمدی کی نصرت مہدی علیہاالسلام کے ذریعہ رسم و عادت و بدعت کو دور کر کے کی جانے والی ہے تو اس بیان سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ دین محمدی اس معنی میں نصرت کی احتیاج رکھے گا۔ دین محمدی میں رسم و عادت و بدعت کے اثرات جب اس کو زوال پذیر بنادینگے اور اس کو نصرت کی احتیاج لاحق ہوگی تو مہدی اس کی نصرت رسم و عادت و بدعت کو دور کر کے کرینگے۔ پھر یہ بات ظاہر ہے کہ کسی دین کا محتاج نصرت ہوجانا اس دین کے پیروؤں کو اپنی نصرت کی طرف متوجہ کرے گا اور پیروان دین اس نصرت کو اپنا فرض تصور کرتے ہوئے اس پر آمادہ ہونگے مگر ان سے نصرت دین محمدی کی یہ مہم بن نہ آئیگی۔ ان کی مساعی نصرت سے دین کو نصرت حاصل نہ ہوگی لہذا نصرت دین محمدی کے لئے بعثت مہدی کی تجویز عمل میں آئی۔

اور جب ہم مہدی کی نصرت دین کس طرح عمل میں آنے والی ہے اس سے آگاہ کردئے گئے ہیں یعنی رسم و عادت و بدعت کو دور کر کے تو یہاں سوال ہوگا کہ کیا یہ کام دوسرے نہ کرسکتے۔ مرض کا علاج کیا ہے! جب معلوم ہوجاتے تو علاج کرنے میں معالجین یا مصلحین کس طرح عاجز رہ سکتے ہیں؟

اس کا جواب یہ ہے کہ یہاں صرف علاج اور مداویٰ کا ذکر ہے یہ ذکر نہیں ہے کہ رسم کیا ہے، عادت کیا ہے اور بدعت کیا ہے اور کس طرح اس کو دور کرنا ہے۔ علاج کا نام جاننے سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ علاج سے بھی لوگوں کو آگاہ تسلیم کرلیا جائے۔

پھر جس علاج کا ذکر ہوا ہے بلا شبہ وہ علاج ایسا ہی ہوگا کہ اس کی فہم سے سب ہی عاجز ہوں

لہذا رسم و عادت و بدعت کا دور کرنا جس طرح ایک علاج ہے اور اس سے مقصد اصلاح پورا ہوتا ہے یعنی نصرت دین محمدی تو یہ علاج بلا شبہ ایسا علاج ہے کہ بجز مہدی موعود کوئی اور یہ علاج نہ کر سکے گا زمانہ کا رسم و عادت و بدعت کا نام سے واقف ہونا اور بات ہے اور رسم کیا ہے عادت کیا ہے بدعت کیا ہے جاننا اور بات۔ پھر اس کو دین سے دور کرنے کی مہم ہے کہ دین کو اس کی حیثیت میں باقی رکھ کر اس کی فہم میں جو غلطی پیدا ہوگئی ہے اس کی اصلاح کی جائے تاکہ اصلاح کے بعد دین اپنی اصلی حالت میں آجائے اور اس کی افادیت جو متاثر ہوگئی تھی پھر سے جاری ہو زوال اور پستی کے اثرات دور ہوں اور کامیابی و ترقی میسر آئے۔ اصل یہ ہے کہ لوگوں سے دین کی فہم ہی نکل جاتی ہے وہ حقیقت دین سے بے خبر رہ کر اقامت دین کے رسوم وطرق کو دین تصور کرنے لگتے ہیں اور اپنی تمام تر توجہ مراسم دینی کے قیام واجر کی جانب مبذول رکھتے ہیں چونکہ وہ یہ نہیں جانتے کہ خود دین کیا ہے پھر اس اشاعت کے جو طریقے سکھائے گئے ہیں ان طریقوں کو دین تصور کر لینے کے سوا ان کے لئے کچھ ممکن نہیں رہ جاتا۔ اللہ تعالیٰ کے طرف سے اس کا پیغام لے کر آنے والے اللہ تعالیٰ کے جس پیغام کی دعوت دیتے ہیں یعنی اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے کی دعوت یہی دراصل دین اور اس کی حقیقت ہے پھر جب لوگ اس دین پر قائم ہوجاتے ہیں تو ان کے لئے ایک شرع وآئین کی ضرورت لاحق ہوتی ہے جس کو ہر پیغام پہنچانے والے کے ذمہ ہوتا ہے کہ پورا کرے اور وہ اس ضرورت کو پورا کرتا ہے یہی دعوت ایمانی کے قبول کرنے والوں کے لئے ایک شرع و آئین مجوز اور نافذ فرماتا ہے یہاں اس بات کا جان لینا ضروری ہے کہ نفس دعوت جو پیغمبروں کی طرف سے خدا کے حکم سے خدا پر ایمان لانے کی دی جاتی ہے، خدا کی ذات اور اس کی ولایت و حاکمیت کو ماننے کی دعوت۔ اس دعوت کے تعلق سے جو احکام دئے جاتے ہیں وہ احکام ولایت کہلاتے ہیں اور پیغمبروں کے وہ احکام جو اس دعوت کی وقامت کے سلسلہ میں بہ صورت رسم وآئین دئے جاتے ہیں احکام نبوت کہلاتے ہیں۔ احکام نبوت ہر نبی کے عہد میں اس کی شخصی حیثیت یا اس کے مقام ماموریت سے متعلق ہوتے ہیں اس لئے ان کا باہم ممتاز اور جدا جدا ہونا ضروری ہے یہ ہر عہد بعثت کی اپنی خصوصیت حیثیت ہے اس کے مقابل وہ احکام جو خدا کی ذات اس کی ولایت پر ایمان لانے سے تعلق رکھتے ہیں وہ ہر بعثت میں یکساں مشترک اور ناقابل تبدیل ہوتے ہیں ان کا درجہ مقصود کا ہوتا ہے اور سب بعثتوں کا مقصود ظاہر ہے کہ ایک ہی ہوتا ہے یعنی سب بعثتوں میں بنیادی طور پر صرف خدا کو ماننے اور اس پر ایمان لانے کی دعوت دی جاتی ہے غرض کہ احکام ولایت محکمات اور ناقابل تبدیل ہوتے ہیں اور احکام نبوت متفرعات

وتشابہات اور قابل تبدیل، میں سمجھتا ہوں کہ یہ چند جملے اکثر و بیشتر خطبات میں چونکہ مسلسل بیان کئے جاتے ہیں اس لئے ان کی تکرار غیر ضروری ہونے کے لحاظ سے پسند نہیں کی جائے گی مگر ان جملوں کی تکرار سے میرا مقصود یہ ہے کہ یہ بات پوری طرح واضح اور خاطر نشین ہو جائے کیونکہ عام طور پر اس سے بے خبری کی فضا مسلط ہے اور اس مفہوم کے ذہن نشین ہوئے بغیر مہدویت کی حقیقی قدر و فہم کا حصول متعذر رہے اس لئے بار بار ان کا اعادہ ضروری محسوس ہوا۔

اب یہی دیکھئے کہ کتنے لوگ اس بات سے واقف ہیں کہ اصل دین صرف خدا کو ماننا اور اس پر ایمان لانا ہے خدا پر اپنے ایمان کے شخصی حیثیت میں مکمل ہونے کے بعد شرع و آئین کی ضرورت اس معنی میں لاحق ہوتی ہے کہ اس کے بغیر انسانی زندگی غیر آئین ہونے کی حیثیت پر حقوق و فرائض سے خالی ہوتی ہے، حد درجہ دشوار اور سراسر ترک و ایثار پر مبنی ہوتی ہے تکمیل ایمان کے بعد ایمان کی راہ پر قائم رکھ کر شرعی حیثیت میں حقوق و فرائض سے آگاہ کرنا اور ان کا پابند بنانا جہاں ایک طرف ایمان پر قیام کا موجب ہے تو دوسری طرف ہماری دنیوی زندگی کو امن و راحت بخشنے والا اور بحیثیت ایک قوم کے دوسری اقوام کو اپنی رہنمائی قبول کرنے کی دعوت دینے والا ہے۔ پیغمبر جب خدا پر ایمان لانے کی دعوت دیتے ہیں تو کیا ان کے لئے ضروری نہ ہوگا کہ وہ اس راہ کو انسانی فلاح و سعادت کی راہ ظاہر کریں جس کا قبول کرنا موجب حصول سعادت دارین ہے نجات آخرت کے ساتھ دنیا میں بھی خوش حالی و سعادت صرف خدا پر سچے دل سے ایمان لانے ہی سے حاصل ہو سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں پیغمبر جن دلائل کے ذریعہ لوگوں کی تفہیم کرتے ہیں وہ ایسے ناقابل تردید قطعی دلایل ہوتے ہیں کہ ان دلائل کا انکار کسی سے بھی ممکن نہیں چنانچہ وہ لوگوں کے آگے اللہ تعالیٰ کی نشانیاں آیات الٰہیہ کی تلاوت کرتے ہیں ان کو سمجھاتے ہیں کہ سنۃ الٰہیہ عمل سے اور ناکامی اس سے انحراف کی صورت میں درپیش آتی ہے۔ حق وصداقت کی راہ اختیار کرنا کبھی نقصان کا موجب ثابت نہیں ہوا اور اس کو چھوڑ کر اگر کامیابی حاصل کی گئی تو بالآخر نتیجہ ناکامی ہی ظاہر ہوتا ہے اس لئے حق وصداقت کی راہ کسی قیمت پر بھی قابل ترک نہیں ہو سکتی اس کے لئے اگر جان کی قربانی بھی دی جائے تو یہ حق کو کامیاب بنانے کی کوشش ہے اور حق بہر حال غالب آکر رہتا ہے اور حق کا ساتھ دینے والے ہمیشہ نیک نامی اور عزت کے بلند مراتب پر فائز ہوتے ہیں خدا کی راہ میں تکالیف ومصائب برداشت کرنا اپنی انسانیت کی تکمیل ہے۔ اور پیغمبر تکمیل انسانیت کے لئے نفس انسانی کے پوشیدہ احوال پیش نظر لاتے ہیں وہ نفوس

انسانیہ کو اپنے نفوس کے تزکیہ کی تعلیم دیتے ہیں ۔حق وصداقت کے لئے نفس کے خواہشات کا ایثار سکھاتے ہیں نفس انسانی کا اپنی حرص وہوس کے دلدل سے نکل نہ سکنا قید نفسانیت و بشریت ہے اور نفس انسانی اس قید سے آزاد ہوئے بغیر انسانی غفلت کا مستحق وسزاوار نہیں قرار دیا جا سکتا نفس کو نفس کی قید سے آزاد کر کے خدا کی بندگی کی قید میں لانا خدا کا بندہ بنانا ہی تکمیل انسانیت ہے اور یہ مرحلہ بلا شبہ ایمان باللہ کی سعادت کے حصول سے طے ہوتا ہے، ایمان باللہ کے معنی ہی یہ ہیں کہ خدا کی بندگی اختیار کی جائے اور خدا کی بندگی نفس کی بندگی کی قدر سے آزادی دلا کر عطا کی جاتی ہے ۔اس مفہوم کی تعبیر میں نفس انسانی کے لئے اس کی بشریت کی فنا کی اصطلاح قائم کی گئی ہے جیسا کہ سیدنا علیہ السلام کے اس ارشاد شریعت بعد از فنائے بشریت سے واضح ہے سیدنا علیہ السلام نے پیغمبروں کے عہد میں قائم کردہ شرعی منزلت کو فنا کے بشریت کے بعد کی منزل قرار دیا ہے جس سے اتباع شرع کی منزلت سے پہلے فنا کے بشریت کی منزلت کا ہونا واضح اور ثابت ہے اگر ہم اس منزل سے بے خبر رہیں اور اصل دین کیا ہے اور اس کے ذریعہ کس چیز کا حصول مقصود ہے اس کو بھلا دیں تو بجز شرعی منزلت کے مقصود خدا ہونے کی فہم کے سوا اور کچھ ہمارا ذہن قبول نہیں کر سکتا اور یہ صورت ظاہر ہے کہ ہمارے نفس کی قابلیت کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا اور حق کی بینائی کی راہ اختیار کرنے میں رکاوٹ بنی رہے گی اور ہم اپنے نفس کی قابلیت کا استعمال اپنے نفس ہی کی راہ میں کریں گے زیادہ سے زیادہ نفس و دنیا کی طلب میں ہماری قابلیت بصیرت صرف ہوگی ہماری بینائی غلط ہو جائے گی اور ہم فریب نفس کا شکار بنے ہوئے اتباع شریعت کرتے رہیں گے اور نتیجتاً آئے دن دین و دنیا کی ایک سعادت سے محروم ہی ہوتے جائیں گے ۔بلا شبہ سارے پیغمبروں کی طرح منصب مہدی دعوت ایمانی کا باب کھول کر لوگوں کو ایمان و بصیرت عطا کرنا اور رسم پرستی کو جس طرح انہوں نے مذہب تصور کر رکھا تھا اصل دین کا اظہار کر کے رسم کو رسم ظاہر کرنا ہے ۔اب اگر رسم وطریق کو مقصود کا درجہ دے دیا جائے تو انسان کا خدا کے ساتھ قلبی تعلق کا رشتہ ختم ہو جاتا ہے ہم جس طرح اپنے ہر لحۂ زندگی میں ملاحظہ حق کے ذریعہ اپنی اصلاح کے مستطیع ہو سکتے تھے نہیں رہتے کیونکہ رسوم کو مقصود تصور کرنے کے بعد ایمان کا مدار رسوم کی صحت وتصدیق پر رہ جائے گا اور ہم اس غرض کے لئے عہد بعثت کی روایات کے سرمایہ سے استفادہ چاہیں گے ۔خدا سے قلبی تعلق کا باقی نہ رہنا اور دین کی صحت روایات کے ذریعہ حاصل کرنا کیا کسی شخص کے لئے اس کی شخصی قابلیت ترک کر کے رسوم و روایات کی پابندی کی دعوت نہیں ہے اور جب ہم اپنی شخصی خدا داد قابلیت

بصیرت سے کوئی کام نہیں لیں گے تو ہماری یہ قابلیت ضائع جائے گی یا نہیں اور ہماری یہ حالت کہ ہم رسوم کو اپنا دین سمجھتے ہیں ان کی مقررہ حیثیت میں کیا محض تقلید کے سوا ہمارے لئے آزادی وبصیرت کے سبھی امکان کو باقی رکھنے والی ہوسکتی ہے۔ مطلب یہ نہیں ہے کہ عہد رسالت کی مقررہ شرعی منزلت کو تقلید کے سوا کچھ اور ظاہر کیا جائے بے شک تقلید ہی ایمان ہے مگر یہ تقلید ہم کو آزادی وبصیرت کی منزلت تک پہنچانے والی ہونا چاہیئے نہ کہ اندھے بہرے بنا کر ضائع کرنے والی۔

چنانچہ ہوتا یہی ہے کہ مراسم شرعیہ کو مقصود خدا تصور کرنے کے بعد جب ہم ان کی ممکنہ حد تک پابندی کرتے ہیں تو دل سے یہ سمجھنے لگتے ہیں کہ ہم نے اللہ تعالیٰ کے احکام کی تعمیل کر کے اس کے مقصود کو پورا کر دیا ہے اور ہم نہیں جانتے کہ مقصود خدا ہماری شخصیتوں اور ہمارے نفوس کو ہم سے خرید لیتا ہے مقصود خدا دل سے خدا کے ہو جانا ہے ورنہ ہماری اصلاح کی اس کے سوا کوئی صورت نہیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی ذات پر ایمان لانے کی دعوت محض اس لئے ہم کو دی ہے کہ یہی ہماری حقیقی فلاح و بہبود کی صورت ہے اس کے سوا کوئی صورت نہیں اور ہم ہیں کہ اس دعوت کو اس طرح قبول کرتے ہیں کہ جس مقررہ رسوم کی پابندی کر کے اس پابندی کو اپنے ایمان کی تکمیل ماننے لگتے ہیں۔ کیا اس کا مطلب اس کے سوا کچھ اور ہوسکتا ہے کہ ہم رسوم ہی کو موجب اصلاح ماننے کا اظہار و اعلان کر رہے ہیں۔

ظاہر ہے کہ رسم وطریق حصول بینائی کے بعد آئین منزلت کی حیثیت میں قابل تقلید قرار دئے گئے ہیں اگر ہم اندھے بہرے پن کے رسوم کی تقلید اور پابندی کریں گے اور اپنی قابلیت بینائی کے حصول بینائی کی راہ سے پلٹا کر تقلید کی راہ میں صرف کریں گے تو یہ قابلیت ہرگز اس طرح صرف نہ ہوگی چونکہ ہم نے اس قابلیت کے استعمال کی صحیح راہ اپنے آپ پر بند کر لی ہے۔ اس لئے کہ یہ قابلیت بلا شبہ اس راہ میں صرف نہ ہوسکے گی وہ اپنے لئے دوسری راہ اختیار کر لے گی اور بلا شبہ یہ دوسری راہ ہمارے لئے بہت خوشگوار اور پسندیدہ راہ ہوگی۔ اور یہ اپنی قابلیت کو بجائے اللہ کی راہ میں صرف کرنے کے اپنے نفس کی راہ میں صرف کرنے کی ہوگی۔

ہم رسوم مذہبی کی پابندی کے بعد اپنے نفس کی غلامی سے ہرگز آزاد نہ ہوسکیں گے۔ احکام خدا کی پابندی کا اطمینان ہم کو نفس و دنیا کے مفادات کی تکمیل کی راہ پر چلائے گا۔ OOO

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک

رزق حلال صرف وہی شخص کھاتا ہے جو انبیاء اور بزرگانِ دین کے نقش قدم پر چلتا ہے۔ قیامت کے دن ان کے چہرے روشن ہونگے۔ وہ خالق حقیقی سے اس روز حلال روزی کے کھانے کی وجہ سے دنیا میں مصائب برداشت کرنے کا انعام پائیں گے

ایس۔این میاچنگ سنٹر

S.N MATCHING CENTRE

Complete variety of Matching,
Fancy Dupattas and Dress Material

S. No. M. 11 & 12 Mukarram Jahi Market,
Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad, A. P.
Cell 9247358907 , 9291543478

S.N. Fabrics

Textiles Material
Fancy brokat/ Work Nets
Vellvet Plain Nets etc.

Shop No. M 92, Mukarram jahi Market,
Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad
Cell No. 9885929623

Prop. M.A. Saleem

600 واں جشن میلا د خلیفۃ اللہ حضرت مہدیؑ موعودؑ مبارک

آج کے حالات میں مسلمانوں کے لئے ضروری ہے کہ اپنے یومیہ اوقات کی پابندی کریں۔
مشکل کاموں سے ابتداء کریں، بڑی ذمہ داریوں پر خصوصی توجہ دیں، اپنے کاموں میں پختگی پیدا
کریں۔ مقررہ وقت پر کام مکمل کریں، وقت ضائع کرنے والی چیزوں سے بچیں

Shayesta شائستہ

Suits & Sarees سوٹس اینڈ ساریز

Specialist in

**Wedding Sarees, Khada Dupatta,
Lancha, Sharara & Dress Materials**

خواتین کا من پسند شوروم جہاں دیدہ زیب، دلکش،
ساڑیاں، کھڑا ڈوپٹہ، لانچے، شرارے، اور بہت کچھ

**Shop No. B41, Mukarramjahi Market,
Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad - 500 002.
☎ 66668661**

Online payments accepted

نہایت واجبی اور مناسب دام پر

برادرانِ ملت کو 600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ

حضرت مہدی موعودؑ کی دلی مبارکباد

قرآن کا ظاہر یہ ہے کہ جیسا وہ نازل ہوا ہے اس کی زبان سے تلاوت کی جائے اور بطن یہ ہے کہ دل سے اس میں تدبر، تفہم اور تفکر کیا جائے۔ تلاوت تو تعلیم اور تلقین سے ہوتی ہے۔ لیکن فہم و تدبر کے لئے صدق نیت، اخلاص عمل اور تعظیم حرمت ضروری ہے

محمد اسمٰعیل کلاتھ میاچنگ سنٹر

Mohammed Ismail

Cloth Matching Centre

ہر اقسام و ہر رنگ کے میاچنگ میٹریلس

Complete Variety of Matching

MM Centre Lane, Madina Building,

Hyderabad - 500002

Cell No. 9849052062

حضرت مولانا الحاج سید میرانجی عابد خوندمیری صاحب

دعویٰ اور دلیل

اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ اپنے بندوں کی اصلاح کے لئے اپنی جانب سے ہادی اور رہنما بھیجے۔ ان کا مشن ہی یہ ہوتا تھا کہ وہ بندگان خدا کو کفر و شرک کی لعنتوں سے بچا کر ایک اللہ کی طرف بلائیں اور اسی کی عبادت کی تاکید کریں اور دوسرے یہ کہ وہ جو اپنے غلط اعمال اور بُرے افعال کے سبب، دنیا والوں کے لئے بے چینی اور بدامنی کا سبب بنے ہوئے تھے، ان کو اُن بُرے اعمال اور غلط افعال سے ہٹا کر صحیح اعمال اختیار کرتے ہوئے دنیا اور دنیا والوں کے لئے امن اور آشتی کا مظہر بننے پر زور دیں۔

اللہ کے ان خلیفوں نے جب کبھی اپنا یہ فرض انجام دیا۔ لوگوں نے پہلے تو ان سے اسی بات کا ثبوت مانگا کہ ہم کیسے تسلیم کرلیں کہ اللہ نے تم کو ہمارے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ تم تو ہماری طرح ایک بشر ہو۔ وہی صفات رکھتے ہو جو ہم رکھتے ہیں اور اسی طرح کی تم کو بھی احتیاجات ہیں جس طرح کہ ہم کو ہیں۔

اس سوال کا جواب تلاش کرنے کے لئے جب ہم قرآن شریف کا مطالعہ کرتے ہیں تو قرآن میں جہاں پیغمبروں کا تذکرہ آیا ہے وہاں بالخصوص دو باتیں صاف طور پر معلوم ہوتی ہیں (1) پیغمبر کا یہ دعویٰ کہ اللہ نے مجھے تمہارے لئے پیغمبر بنا کر بھیجا ئے یا میں تمہاری طرف خدا کی جانب سے نبی بنا کر مبعوث ہوا ہوں۔ (2) میں تم کو ایک اللہ کی طرف بلاتا ہوں، تمام معبودان باطلہ کو چھوڑ کر صرف ایک اللہ کی عبادت کرو، جو سب کا خالق، رزاق اور مالک ہے اور قیامت کے دن تم سب کو اسی کے سامنے جواب دہ ہونا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ نبوت کی شرط کہو یا رکن۔ اولین بھی دعویٰ ہے۔ جب تک کوئی نبی اپنے نبی ہونے کا دعویٰ نہ کرے، قوم اس کو نبی ماننے پر مکلّف ہی نہ ہوگی۔ پیغمبر کو ماننے یا اس پر ایمان لانے کا سوال تو اس وقت پیدا ہوتا ہے جب وہ پیغمبر سب کے سامنے اس امر کا اظہار کرے کہ اللہ نے اس کو پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ جب اس پیغمبر سے کہا جاتا کہ تم تو ہماری طرح کے ایک آدمی ہو۔ تم میں کیا خصوصیت ہے کہ ہم تم کو پیغمبر تسلیم کرلیں۔ تو جواب دیا جاتا کہ ''میرے پاس خدا کی جانب سے وحی آتی ہے'' اور میں اسی کے حکم سے اپنی نبوت کا اعلان اور اظہار کر رہا ہوں۔

پھر لاکھ مخالفتوں کے باوجود، ہر قسم کی دشنام دہی اور ایذاء رسانیوں کے باوجود، ہجرت اور اخراج کی غیر معمولی صعوبتوں کے باوجود، مدت العمر اپنے اس دعوےٰ پر باقی رہنا، بجائے خود ایک ایسا

کمال تھا جسکے بعد مزید کسی صفت کمالیہ کے پوچھنے کی ضرورت باقی نہیں رہتی۔ گویا فقط دعویٰ کرنا ہی کافی نہیں بلکہ مخالف ماحول اور نامساعد حالات میں مدت العمر اپنے اس دعوےٰ پر باقی رہنا بھی ضروری ہے۔

خلاصہ یہ کہ اللہ کے خلیفے کے لئے منجانب اللہ ہونے بلکہ مامور من اللہ ہونے کا دعویٰ ضروری اور اس کے ساتھ ساتھ دعوت الی اللہ بھی ضروری ہے۔ اور تیسری بات جو ضمناً مل جاتی ہے وہ یہ کہ اپنے سے پیشرو خلیفوں کی تصدیق بھی کرے۔ جو ایسا نہ کرے یا ایسا نہ کرسکے وہ اللہ کا خلیفہ نہ ہوگا۔ چنانچہ مسیلمۂ کذاب اسودعنسی اور سجاح کا جنھوں نے نبی اور نبیہ ہونے کا دعویٰ کردیا تھا اور اپنے ساتھ ماننے والوں کی اچھی خاصی تعداد بھی کرلی تھی، کیا حشر ہوا اور دعویٰ و دعوت کے اصول پر وہ کس طرح مارے گئے۔ تاریخ کے جانے پہچانے واقعات ہیں۔ یہاں دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ جب نبوت کے لئے دعویٰ اور دعوت شرط و رکن ہیں تو ہم نہیں سمجھتے کہ ''مہدیت'' کے لئے جو حقیقتاً خلافت الٰہیہ بہمہ وجوہ ہے کچھ اس سے زیادہ مطلوب ہو۔ یعنی جو شخص مہدی موعود ہونے کا دعویٰ کرے تو یہ دیکھنا چاہیئے کہ آیا وہ دعویٰ کررہا ہے یا نہیں۔ دعویٰ کررہا ہے تو اس کے دعویٰ کی بنیاد کیا ہے اور کیا وہ مدت العمر اپنے اس پر باقی رہا یا نہیں اور اس کی دعوت کے ارکان کیا ہیں۔

پس جب حضرت سید محمد جونپوری نے مہدی موعودؑ ہونے کا دعویٰ فرمایا تو آپ میں بھی وہی چیزیں تحقیق طلب ہونگی جو اللہ کے دیگر خلیفوں کے لئے تجسس کا مدار تھیں۔

حضرت سید محمد جونپوری، مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حالات کا مطالعہ کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ نے اپنے مہدی موعود ہونے کا یقیناً، جلوت میں صحت کی حالت میں، ہوشیاری کے عالم میں، استغفار کی کیفیت میں، امر خداوندی کی بناء پر دعویٰ فرمایا۔ چنانچہ آپ نے فرمایا اللہ کا حکم ہوتا ہے کہ اے سید محمد میں نے تجھے مہدی موعود بنایا ہے تو دعویٰ کر۔

جب علماء نے حضرت مہدی موعود علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپ خود کو مہدی موعود کہتے ہیں تو حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے علماء کے اس سوال کا جواب جس طرح دیا ہے اسی سے آپ کو خلیفۃ اللہ شان معلوم ہوتی ہے۔ اور واقعہ بھی یہی تھا کہ خود علماء نے چھ مہینوں تک کتب خانہ شاہی کی تمام کتابوں کا بغور مطالعہ کرنے اور آپس میں قیل و قال بحث اور گفتگو کے بعد جو چار سوالات مرتب کئے تھے۔ یہ سوال ان میں سے پہلے سوال تھا۔ ان علماء نے ان چاروں سوالات کے جوابات بھی اپنے طور پر متعین کرچکے تھے یعنی اگر حضرت سید محمد سچے مہدی ہوں گے تو ان کی جانب سے یہ جوابات ادا ہوں گے اور

اگر وہ سچے مہدی نہ ہونگے جھوٹے یا جعلی یا لغوی مہدی ہوں گے تو ان جوابات کے بجائے دوسرے جوابات دیں گے۔ خلاصہ یہ کہ علماء نے بادشاہ کے حکم کی بناء پر نہ صرف یہ کہ سوالات مرتب کئے بلکہ ان کے صحیح جوابات بھی کتاب وسنت کی روشنی میں متعین کر لیئے تھے۔

پس جب علماء نے حضرت مہدی علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپ خود کو مہدی موعود کہتے ہیں تو حضرت نے فرمایا میں نہیں کہتا یا میں نہیں کہلاتا بلکہ بندہ تو خدا کے حکم سے مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ سبحان اللہ۔ جواب بظاہر کتنا معمولی اور سیدھا سادھا لیکن درحقیقت کس قدر معنی خیز اور حقیقت افروز۔ پھر اللہ کے خلیفوں کے نہج اور طرزِ کلام کے کس قدر مطابق وموافق۔ آخر ہر نبی اور خود آنحضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے بھی تو یہی فرمایا تھا کہ اللہ نے مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا ہے۔ اور لوگوں میں اسی بات کا دعویٰ کرنے اور سب لوگوں تک اسی بات کو پہچانے کا حکم دیا جس کی بناء پر پیغمبر ہونے کا دعویٰ کر رہا ہوں۔

چونکہ مہدی علیہ السلام کا جواب بالکل وہی تھا جو خود علماء کے پاس سچے مہدی کا جواب ہوسکتا تھا۔ اس لئے انہوں نے اس سوال پر مزید قیل وقال کرنا مناسب نہ سمجھا بلکہ دوسرے سوال کی طرف آگے بڑھ گئے۔

نیز دعویٰ کے سلسلے میں جو دوسری بات ضروری ہے وہ یہ کہ فقط دعویٰ کرنا کافی نہیں بلکہ مدت العمر اس دعویٰ پر باقی رہنا اور لوگوں کو دعوت دیتے رہنا بھی ضروری ہے۔ جیسا کہ پیغمبروں کی تاریخ سے واضح ہوتا ہے کہ ہر پیغمبر اپنے دعویٰ پر اپنے وصال تک باقی رہا۔ حالات اور نتائج کی پرواہ نہ کرتے ہوئے برابر مخلوق کو دعوت دیتا رہا۔ اسی نہج پر حضرت سید محمد جونپوری نے بھی جب سے اپنے مہدی موعود ہونے کا دعویٰ اللہ کے حکم سے فرمایا تو زندگی بھر اپنے اس دعویٰ پر آپ باقی وقائم رہے اور برابر خلق خدا کو خدا کی طرف بینائی کی اساس پر بلاتے رہے بلکہ آپ نے تو اپنے بعد بھی دو زبردست حجتیں چھوڑیں تاکہ آپ کے وصال کے بعد بھی لوگوں کو آپ کے منجانب اللہ اور مامور من اللہ ہوجانے کا یقین ہوجائے اور وہ تصدیق کی نعمت سے محروم نہ ہوں۔

چنانچہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے سب سے پہلے 901ھ میں بمقام مکہ مکرمہ، جبکہ آپ اپنے صحابہ کے ساتھ بغرض حج بیت اللہ تشریف لے گئے تھے، رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان کھڑے ہوکر دعویٰ فرمایا۔ اس دعویٰ کی تصدیق کرنے والوں میں حضرت بندگی میاں شاہ نظام وحدت آشام رضی اللہ عنہ اور قاضی علاء الدین بدری رضی اللہ عنہ کے نام خصوصیت کے ساتھ آتے ہیں۔

دیگر آپ کے ساتھیوں کے علاوہ کئی ایک اعرابیوں نے بھی آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی۔اس دعویٰ کے بعد تقریباً 9 مہینے امام علیہ السلام نے مکہ میں اقامت فرمائی۔بیسوں افراد نے آپ سے تحقیق کے بعد آپ کے دعویٰ کی تصدیق کی۔

پھر جب آپ رسول اللہ ﷺ روح پرفتوح کی اجازت پر ہندوستان کی طرف مراجعت فرمائی تو بمقام احمد آباد تاج خان سالار کی مسجد میں دوسری مرتبہ عام و خاص کے سامنے دعویٰ فرمایا۔ یہ آپ کا دوسرا دعویٰ 903ھ میں ہوا۔ یہاں بھی کئی مہینے آپ کا قیام رہا۔مہدی موعود ہونے کا دعویٰ اور کتاب اللہ اور اتباع محمد رسول اللہ ﷺ کی دلیل بے شمار عام کے علاوہ علماء،فضلاء،مشائخین،سجادہ نشین،امراء وغیرہ نے تحقیق کے بعد آپ کے دستِ حق پرست پر بیعت کی اور تصدیق سے مشرف ہوئے۔

مکہ مکرمہ کا دعویٰ تو اتنا اہم تھا اور اتنا ضروری تھا کہ اس کے بغیر مہدی موعود ہونے کی گنجائش ہی نہیں تھی۔یعنی بجوائے حدیث رسول اللہ ﷺ **یبایع بین الرکن والمقام**۔یعنی مہدی وہ ہوگا جس کے ہاتھ پر رکن یمانی اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کی جائے گی اور چونکہ بعثتِ مہدی کا مقصد دور اول کے اسلام کو پیش کرنا تھا اس لئے اللہ کی مرضی یہی تھی کہ یہ دعویٰ بھی وہیں ظہور پذیر ہو جہاں سے اسلام کی صدا بلند ہوتی تھی اور دوسرا یہ کہ حج کی وجہ مکہ مکرمہ کو جو مرکزیت حاصل ہے اور جہاں پر ہونے والے کسی بھی واقعہ کی اطلاع چاردانگ عام میں بیک وقت امر یقینی ہے محتاجِ بیان نہیں ہے۔

جب 1400ھ میں محمد بن عبداللہ قحطانی نامی ایک شخص نے حرم شریف میں حج کے موقعہ پر اپنے مہدی ہونے کا دعویٰ کیا تو ساری دنیا میں اسی وقت وہ واقعہ شہرت پکڑ گیا۔لیکن چونکہ وہ جھوٹا اور جعلی تھا اس لئے وہ اپنے کیفرِ کردار کو پہنچے بغیر نہ رہ سکا۔

حضرت سید محمد جونپوریؒ نے بھی 901ھ میں دعویٰ مہدیت فرمایا۔مگر کس طرح، بالکل اسی طرح جس طرح کہ رسول اللہ نے فرمایا تھا۔**لایوقظنائما ولا یھریق و ما** ۔نہ تو سونے والے کو جگائیے گا اور نہ خون بہائے گا لیکن 1400ھ کا دعویٰ کس طرح تھا۔مشین گن اور اسٹین گن کے ساتھ۔حضرت مہدیؑ کے دعویٰ کی دلیل کتاب اللہ واتباع محمد رسول ﷺ تھی اور 1400ھ کے دعویٰ کی دلیل مانو ورنہ شوٹ کردیا جائے گا۔حضرت مہدی موعودؑ لوگوں کے دلوں پر پڑے غفلت کے قفل کھول کر اللہ کی طرف بلاتے رہے اور 1400ھ کے جعلی مہدی نے کعبۃ اللہ کے سب دروازوں کو بند کردیا تھا اور سترہ دن تک خانۂ کعبہ کا طواف نہ ہوسکا اور ادھر حضرت امامنا علیہ السلام کے ساتھ جنہوں نے طواف کیا

انہوں نے صرف مکان نہیں بلکہ مکین کو بھی دیکھ لیا۔اور اب تو یہ امید بھی باقی نہ رہی کہ کوئی جعلی مہدی بھی خانۂ کعبہ کے پاس مہدی ہونے کا دعویٰ کر سکے۔اب اگر خدانخواستہ کوئی جرأت بے جا کرے گا تو وہ ایٹم بم اور ہیڈروجن بم کے ساتھ کرے گا اور یہ کہے گا مجھے مانو ورنہ میں ان بموں کے ذریعہ تم سب کو ختم کردوں گا۔اور حضرت مہدی موعودؑ نے تمام عمر یہ دعویٰ فرمایا کہ میرے اقوال،افعال اوراحوال کو کتاب اللہ اورسنت رسول اللہ پر پیش کرو۔اگرفرق پاؤ تو تم مجھے قتل کردو۔اللہ،اللہ کس شان کا دعویٰ ہے۔

حضرت مہدیؑ کا تیسرا دعویٰ جو قوم میں دعویٰ موکدہ کے نام سے مشہور ہے 905ھ میں بمقام بڑلی بروز دوشنبہ ہوا۔اس دعویٰ میں انکار کرنے والے پر (بحکم قرآن وحدیث) کفر کا حکم صادر ہوا تھا۔اس دعویٰ کے بعد حضرت مہدی علیہ السلام نے بادشاہوں کے نام خطوط لکھے اوراپنے مہدی موعود ہونے کے دعویٰ سے آ گاہ کرتے ہوئے ان کی تصدیق کرنے کی دعوت دی۔ پھراس کے بعد مسلسل سفر کرتے ہوئے ہندوستان کا اکثر مغربی حصہ پھر موجودہ پاکستان کا غربی حصہ،ایران کے کچھ حصہ اورافغانستان میں آپ نے تاحیات اپنے دعویٰ دی۔ پھر جب آپ کواپنے سفر آخرت کا علم ہوا تو آپ نے فرمایا جب مجھے لحد میں رکھوتو دیکھواگر لفافہ میں میرا جسد رہا تو سمجھو میں اللہ کی طرف سے مہدی نہیں تھا بلکہ جھوٹ تھا اور اگر لفافہ خالی پاؤ تو سمجھو کہ میں مہدی موعود سچا تھا اور جو کہا تھا وہ منجانب اللہ کہا تھا۔ بالآخر جب لحد میں رکھنے کے بعد دیکھا گیا تو معلوم ہوا کہ لفافہ خالی ہے۔جسد اطہر لفافہ میں نہیں تھا۔اس واقعہ کے بعد بھی ہزاروں لوگ تصدیق مہدی سے مشرف ہوئے۔پھرآپ نے آخری حجت کے طور پر حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت حاملِ بارامانت کے امر قتال کو بحکم خداوندی پیش فرمایا جو آپ کے وصال کے بیس سال بعد ہونے والا تھا۔اور یہ فرمایا کہ پہلے دن تمہاری فتح ہوگی اگر چہ کیسی ہی بڑی قوت تمہارے مقابل آئے اور دوسرے دن تمہاری شہادت ہوگی۔سر جدا ہوگا،تن جدا ہوگا اور پوست جدا ہوگا اوراگرایسا ہوا تو جانو کہ میں سچا مہدی تھا اوراگرایسا نہ ہوتو جانو مہدی جھوٹا تھا۔بحمداللہ 930ھ میں حسب فرمان مہدی موعود جب بدلۂ موعوداورمقبول معبود میدان کارزار میں آئے تو بالکل وہی ہوا جیسی پیش گوئی ہوئی تھی۔میدان کھانبیل میں صرف فقیروں نے مظفر کے شاہی لشکر کوشکست دے کر بھگادیا اور چودہ شوال 930ھ کو حاملِ بارِامانت نے اپنے مخصوص ساتھیوں کے ساتھ راہ خدا میں،نام مہدی پر شہید ہوکر سید الشہداء کا مقام حاصل کیا۔اسطرح بندگی میاں سید خوندمیرؓ کی شہادت دراصل مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہدیت کی صداقت اور منجانب اللہ اور مامور من اللہ ہونے کی واضح دلیل اور بین ثبوت ہے۔

600واں جشن میلاد حضرت سید محمد مہدی موعودؑ مبارک

عبادت اور اعمال کا دارومدار نیت پر ہے۔ اگر نیت خالص ہے تو اعمال اللہ کے ہاں قبول ہوتے ہیں۔ اگر نیت میں کھوٹ ہے، ریاکاری یا نام ونمود مقصود ہے تو ایسے اعمال بجائے قبولیت کے موجب وبال بن جاتے ہیں۔ لہٰذا عمل خالص اللہ کے لئے ہو

زرین کلکشن

شاپ نمبر 50-49، مکرم جاہی مارکٹ، لاڑ بازار، حیدرآباد
فون نمبر 9394306678

شادی بیاہ ودیگر تقاریب کے لئے انمول کلکشن جہاں دیدہ زیب کام کے لاچے، شرارہ، ساڑیاں
اسپشلسٹ: ایمبرا ڈری کاموں کا لاجواب سلکشن

Zareen Collection

Specialist In:
Wedding Sarees, Sharara, Suit Shalwar, Dress Material, Zardozi Work

We take Order

S.No. B-26, Mukarram Jahi Market,
Lad Bazar, Hyd -2,
Ph. 24500727
Prop: Mohd. Yousuf

600واں جشن میلاد حضرت میراں سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ مبارک

مہدویت میں روحانی طاقت کا حصول ہی اصل علم ہے۔ایسا علم جس سے معرفت خداوندی حاصل ہو،شریعت سے محبت ہو،سنت سے قلبی لگاؤ ہو اور یہ بات ہمیشہ یاد رہے،روحانی طاقت کا حصول ذکر وفکر سے پایا جاتا ہے۔ہمارے دائرے اس کے گواہ ہیں

رحمٰن برادرس

میاچنگ سنٹر

Rahman Bros.

Matching Centre

Shop .No. 21-1-1099/1A, Patel Market Corner, Hyd.

Cell : 8125751039, 9133239593

Spl. Fancy Shawl, Petticot,
Chiffon Dupatta, Satin, Brocket,
Chicken cloth, Namaz Dupatta

600واں جشن میلاد حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی پرخلوص مبارکباد

حضرت رافع بن خدیج کا بیان ہے کہ عرض کی گئی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کونسا ذریعہ معاش پاکیزہ ہے ؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کمانا اور ہر جائز تجارت

زبیدہ فیبرکس

Zubeda Fabrics

Complete variety of matching
Dress Material

Shop No. B 38 , Mukarram Jahi Markdet, Julu
Khana, Lad Bazar, Hyderabad - 500 002

Cell No. 8106982337 , 6300630186

☆☆☆

600واں میلاد حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ مبارک

Mahek مہک

Suits & Sarees سوٹس اینڈ ساریز

Specialist in:

**Wedding Sarees, Sharara,
Khada Dupatta, Dress Materials**

شادی بیاہ و دیگر تقاریب کے تمام ملبوسات بہترین ڈیزائنس و رنگوں میں

**S. No. M 44,45, Mukarramjahi Market,
Julu Khana, Lad Bazar, Hyderabad -2**

Cell No. 9949256237

حضرت سید علی برتر صاحب علیہ الرحمہ

اِنی عبداللہ تابع محمد رسول اللہ ﷺ

جن الفاظ سے اس مضمون کے عنوان کو زینت دی گئی ہے وہ حضور مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمانِ مبارک ہے۔اس کا اردو میں مطلب یوں ہوگا ''بے شک میں اللہ کا بندہ (عبداللہ) ہوں اور محمد مصطفیٰ ﷺ کا تابع ہوں''اس فرمانِ مبارک سے مہدویوں کے عقیدہ کی واضح شرح سامنے آجاتی ہے۔اس فرمانِ مبارک کی تشریح سامنے آجاتی ہے۔اس فرمان مبارک کی تشریح حضور مہدی موعود علیہ السلام کے ایک اور فرمان مبارک سے ہوجاتی ہے۔چنانچہ حضور مہدی علیہ السلام نے فرمایا

'' **ما مذهب نو نیاور دیم . مذهب ما کتاب الله و اتباع محمد رسول الله**'' یعنی ہم کوئی نیا مذہب نہیں لائے ہیں۔ہمارا مذہب اللہ کی کتاب (قرآن حکیم) اور حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اتباع ہے۔عنوان میں جس فرمانِ مبارک کو پیش کیا گیا ہے اس کے دو حصے ہیں۔پہلا حصہ ہے انی عبداللہ یعنی میں اللہ کا بندہ (عبداللہ) ہوں اور دوسرا حصہ اتباع محمد رسول اللہ ﷺ یعنی میں حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرتا ہوں۔ان دونوں حصوں پر علیحدہ علیحدہ یہ ناچیز فقیر اس مختصر مضمون میں کچھ عرض کرے گا۔

عبداللہ ہونا انسان کی نہایت اہم خصوصیت ہے۔غور کیجئے کہ تمام انسان اللہ تعالیٰ کے بندے ہیں۔وہ جو اللہ پر ایمان لائے ہیں وہ اللہ کے بندے ہیں وہ جو اللہ پر ایمان نہیں لاتے وہ بھی اللہ ہی کے بندے ہیں۔چاہے وہ کافر ہوں یا مشرک۔تمام انبیاء اور رسول پہلے عبداللہ ہیں بعد میں رسول یا نبی ہیں۔جب ہم کلمۂ شہادت پڑھتے ہیں تو کہتے ہیں **محمداً عبدہ و رسولہٗ** یعنی محمد اللہ کے بندے اور رسول ہیں۔اللہ تعالیٰ نے حضرت رسول اللہ ﷺ کے لئے سورۂ بنی اسرائیل آیت نمبر 1 میں ''عبدٗ'' یعنی بندہ لفظ استعمال فرمایا ہے۔چنانچہ آیت شریفہ ہے **سبحان الذی اسریٰ بعیدہٖ لیلا من المسجد الحرام الی المسجد الاقصاء الذی**............ ترجمہ: وہ ذات پاک ہے جو ایک شب اپنے بندے کو مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ ....(لے گیا)

حضرت رسول اللہ ﷺ کے والد کا نام عبداللہ تھا۔اس کے ساتھ خود حضرت رسول اللہ ﷺ

عبداللہ تھے۔اسی طرح حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام کے والد کا نام بھی عبداللہ تھا۔اس کے ساتھ خود مہدیؑ موعود علیہ السلام عبداللہ تھے۔جب علماء نے حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام سے یہ کہا کہ حدیث میں مہدیؑ کے والد کا نام تو عبداللہ ہے اور آپ سید خاں کے بیٹے ہیں۔یہ سوال علماء نے جان بوجھ کر کیا تھا۔حضرت مہدی علیہ السلام کے والد کا نام عبداللہ تھا اور حکومت کی جانب سے آپ کو سید خاں کا خطاب دیا گیا تھا۔حضور مہدی علیہ السلام نے فرمایا میں بھی عبداللہ ہوں اور حضرت رسول اللہ ﷺ بھی عبداللہ تھے۔اس سوال و جواب میں نام اور مقام کا فرق واضح ہوجاتا ہے۔جیسے مثل مشہور ہے پڑھے نہ لکھے نام محمد فاضل۔کسی کا نام محمد ہونے اور اس کے والد کا نام عبداللہ ہونے سے وہ مہدی نہیں ہوجاتا۔مہدیت ایک وہبی مقام ہے۔اللہ تعالیٰ جس کو چاہتا ہے مہدی تابع محمد ﷺ بناتا ہے۔حضرت رسول مقبول ﷺ اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے والد کا نام عبداللہ نہ ہوتا تب بھی وہ دونوں عبداللہ ہی رہتے لیکن مہدی علیہ السلام کے والد کا نام حدیث کے مطابق سید عبداللہ ہی تھا۔حضور مہدی موعود علیہ السلام نے جو فرمایا حضور نبی کریم عبداللہ تھے اس کے ضمن میں یہ عرض کرنا ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ نے بھی اپنے آپ کو عبداللہ کہا ہے۔چنانچہ علامہ شبلی نعمانی کی سیرۃ النبی ﷺ میں حضرت ﷺ کے جو مکتوبات سلاطین کے نام دیئے گئے ہیں ان میں کہیں آپ نے محمد بن عبداللہ کے نام سے مکتوب شروع کروایا ہے اور کہیں محمد عبداللہ کے نام سے۔اس سے یہ واضح ہوگیا کہ رسول مقبول ﷺ خود کو بھی عبداللہ سمجھتے تھے۔تمام انسان عبداللہ ہیں۔لیکن اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہونے والے عبداللہ حضرت رسول اللہ ﷺ اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام ہیں۔اس لئے حضرت مہدی علیہ السلام کا انی عبداللہ کہنا صاف واضح ہونے کے علاوہ اُس اہم ترین مقام کی تشریح کرتا ہے کہ آپ تابع محمد رسول اللہ ﷺ کی حیثیت سے صحیح ترین عبداللہ ہیں۔تمام لوگ عبداللہ تو ہیں ہی لیکن ان کو صحیح معنی میں عبداللہ بننے کی کوشش کرنی چاہیئے یعنی ایک اللہ کی عبادت کرنے والے، ہمیشہ اللہ کا ذکر کرنے والے، اللہ پر کامل توکل کرنے والے ہوں یہی تعلیم حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام نے اپنے گروہ کو دی ہے۔حضرت المعی کا یہ شعر ملاحظہ فرمائیے۔

کوئی کہتا تھا انا الحق تو کوئی سبحانی
ہاں تھی ہر ایک کو تسلیم کہ بندہ ہونا

حضرت مہدی علیہ السلام کے زمانے سے پہلے جو اولیاء گزرے ہیں انہوں نے جذبہ میں

کبھی کچھ کہہ یا لیکن صحیح حالت میں وہ عابد وزاہد اور اللہ کے بندے اور صحیح معنی میں بندے تھے۔ صحیح ترین عبداللہ وہ ہے جو صرف اللہ پر توکل کامل کرے اور ہر قسم کے شرک یعنی شرکِ جلی اور شرکِ خفی سے پاک رہے۔ انہیں معنی میں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں (سورۂ یوسف آیت ۱۰۸) میں فرمایا ہے۔

قل ھٰذہ سبیلی .ادعوا الی اللہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتبعنی سبحان اللہ و ما انا من المشرکین. یعنی کہہ دو (اے محمد) کہ یہ میرا راستہ ہے بلاتا ہوں اللہ کی طرف بصیرۃ پر۔ میں اور میرا تابع اللہ پاک ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

یہاں مشرکین سے مراد ایسے ہی مشرکین ہیں جو شرکِ خفی میں مبتلا ہیں۔ اس طرح حضور نبیؐ اکرم ﷺ اور آپ کے تابع حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور تمام انبیاء ومرسلین ہر قسم کے شرک سے پاک تھے اور سوائے اللہ تعالیٰ کے اپنی ضرورتوں اور زندگی کے لئے کسی سے واسطہ نہ رکھتے تھے۔

(متذکرہ بالا آیت شریف پر آئندہ بھی کچھ عرض کروں گا)

''عبداللہ'' کے سلسلے میں ایک آخری بات یہ عرض کرنے دیجئے کہ اس لفظ کے اعلیٰ ترین مقام پر صرف انبیاء، پیغمبر اور خلفاء اللہ ہی پہنچ سکتے ہیں جن کو اللہ تعالیٰ اپنی وحی سے سرفراز فرماتا اور مخلوق کی تعلیم وتفہیم کے لئے دنیا میں مبعوث فرماتا ہے۔

وحی کی دو قسمیں ہیں ایک وحی جو جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ آتی تھی اور ایک وحی جو بغیر جبرئیل علیہ السلام کے واسطہ کے راست آتی ہے۔ حضرت رسول مقبول ﷺ کو دونوں قسم کی وحی آتی تھی۔ حضرت رسول اللہ ﷺ جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ جو وحی آتی تھی اسی کو رسول اللہ قرآنی آیات کے طور پر نوٹ کرواتے تھے۔ اس کے علاوہ بلا واسطہ جو وحی آتی تھی وہ اس زمرہ میں آتی ہے **و ما ینطق عن الھوی ان ھوالا وحی یوحیٰ** اور پھر دوسری جگہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **قل انما اتبع مایوحی الی من ربی** یعنی وہ اپنی خواہش نفس سے کچھ نہیں کہتے تھے ان کا ہر ہر لفظ حکم عمل جو کچھ بھی ہے وہ بلا واسطہ وحی اللہ کے حکم پر ہی ہے۔ رسول اللہ ﷺ کے وصال کے بعد حضرت جبرئیل علیہ السلام کے ذریعہ وحی کا آنا بند ہو گیا۔ حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام پر بھی غیر متلو وحی آتی تھی لیکن اس میں جبرئیل علیہ السلام کا واسطہ نہیں ہوتا تھا بلکہ یہ وحی بلا واسطہ یا راست حضرت کو پہنچتی تھی۔ چنانچہ حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا **علمت من اللہ بلا واسطہ جدید الیوم** یعنی مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف

سے روزانہ بلا واسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔اس سلسلہ میں اور دوسری نقلیات بھی موجود ہیں لیکن تفصیل کے ڈر سے ان کو پیش نہیں کیا گیا۔اس طرح تمام انبیاء خصوصاً نبی کریم ﷺ اور خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودعلیہ السلام راست تعلیم حاصل ہونے کے سبب ''عبداللہ'' کے اعلیٰ ترین مقام پر فائز ہیں۔

حضرت مہدیؑ موعودعلیہ السلام کے فرمان مبارک کا دوسرا حصہ ہے'' تابع محمد رسول اللہؐ '' یعنی حضرت مہدی علیہ السلام حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے تابع ہیں۔یہاں لفظ تابع پر غور فرمایئے۔ تابع دوقسم کے ہوسکتے ہیں ایک وہ جو رسول اللہ کا اتباع کرتے تو ہیں لیکن کامل اور مکمل اتباع سے قاصر ہیں۔دوسرے وہ تابع جو رسول اللہ کا مکمل اور کامل اتباع کرتے ہیں۔تمام مسلمان رسول اللہ ﷺ کا اتباع ضرور کرتے ہیں لیکن وہ مکمل اتباع سے قاصر ہیں حتیٰ کہ اولیاءعظام اور صحابہؓ کرام رسول اللہ ﷺ بھی رسول مقبول ﷺ کا کامل اتباع نہیں کرسکتے،کامل اتباع کرنے کا مقام وہی ہے یعنی اس مقام کو اللہ تعالیٰ نے ایک شخصیت کے لئے مختص کردیا ہے اور وہ شخصیت ہے حضور مہدی موعودعلیہ السلام کی۔اوپر پیش کی گئی آیت شریف میں اللہ تعالیٰ حضور نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے کہلوا رہا ہے'' یہ میرا راستہ ہے۔بلاتا ہوں بصیرۃ پر اللہ کی طرف میں اور میرا تابع''۔بصیرۃ پر بلانے والے نبی کریم ﷺ اور ان کے تابع ہیں۔یہ معمولی یا عام تابع نہیں ہوسکتے۔یہ وہ تابع ہیں جو رسول اللہ ﷺ کا مکمل اتباع کرتے ہیں اور ان کا مقام وہی ہوسکتا ہے جو خود رسول اللہ ﷺ کا مقام ہے ایسی شخصیت امتِ میں سوائے مہدیؑ موعودعلیہ السلام کے کوئی دوسری نہیں۔ذیل کی حدیث شریف سے بھی ایسے تابع کا مقام معلوم ہورہا ہے چنانچہ حدیث مبارک ہے۔''**المهدی منی یقفو اثری ولا یخطی**''یعنی مہدی مجھ سے ہے وہ میرے قدم بہ قدم چلیں گے اور خطا نہیں کریں گے۔

غور کیجئے قدم بہ قدم چلنا سب تابعین کے لئے ممکن نہیں ہے اور خطا نہ کرنے کا مطلب یہ ہے کہ مہدی معصوم عن الخطاء ہیں۔امت رسول میں ایسی شاندار بشارت (یعنی معصوم عن الخطا ہونا) سوائے مہدیؑ موعودعلیہ السلام کے کسی کے لئے نہیں ہے۔سوائے رسول مقبول ﷺ اور مہدی موعودعلیہ السلام کے امتِ رسول میں کوئی معصوم عن الخطا نہیں۔معصوم عن الخطا ہونا حضرت رسول مقبول ﷺ کی طرح تمام انبیاء علیہ السلام کا وصف ہے اور اس وصف سے بفرمان رسول مقبول ﷺ (اوپر پیش کردہ حدیث) حضرت مہدی علیہ السلام بھی متصف ہیں۔یہی وجہ ہے کہ حضرت محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ

علیہ نے مہدیؑ کو ملحق بالانبیاء کہا ہے۔ حضرت مہدی علیہ السلام نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں فرمایا۔ اپنے مہدی ہونے اور خلیفۃ اللہ ہونے کا دعویٰ کیا ہے (ملاحظہ ہو حدیث ثوبانؓ) اس لئے ہم مہدی علیہ السلام کو مہدی اور خلیفۃ اللہ ہی کہتے ہیں اور حضرت رسول مقبول محمد مصطفیٰ ﷺ کو خاتم النبین مانتے ہیں

تابع کی بات کو ذرا اور آگے بڑھاتے ہوئے اس کمترین کو کچھ اور عرض کرنے دیجئے۔

حضرت امامنا مہدی موعود علیہ السلام نے قرآنِ مجید کی اٹھارہ آیات کی نشاندہی کرتے ہوئے فرمایا کہ ان کو اللہ کا فرمان ہوتا ہے کہ یہ آیات اُن کے (یعنی مہدی علیہ السلام کے) یا ان کی قوم کے متعلق ہیں۔ یہ روایت قوم کی مستند اور مہدی علیہ السلام کے بہت قریبی زمانہ میں بتائی گئی ہیں۔ حضرت عبدالغفور سجاوندیؒ نے ان کا ذکر اپنے ایک رسالہ ہژدہ آیات میں کیا ہے۔ ان ہی اٹھارہ آیتوں میں وہ آیات بھی ہیں جن میں حضور اکرم ﷺ اور ان کے تابع کا بیان ہے۔ ہم یہاں حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؓ صحابیٔ مہدیؑ کے نقلیات کے حوالہ سے ان کی ایک نقل پیش کرتے ہیں۔ یہاں آیات کا محل وقوع اور ان کا ترجمہ پیش کیا جاتا ہے۔ چنانچہ بندگی میاں عبدالرشید کی نقل کا ترجمہ ملاحظہ فرمائیے۔

''اور دوسری آیات کے بارے میں بھی فرمایا کہ حکم ہو رہا ہے کہ تابع سے تیری ہی ذات مراد ہے (پس اپنے منصب مہدیت کو) ظاہر کردے ورنہ تو نافرمان ہوگا''

''چنانچہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے۔

(1) اگر تجھ سے حجت کریں تو کہہ دے (اے محمد) کہ میں نے اپنے آپ کو اللہ کے سپرد کر دیا ہے اور میرا تابع (بھی یہی کرے گا) (جز ۳ رکوع ۱۰) (2) ''اور فرمایا ہے یہ قرآن میرے پاس اس لئے بھیجا گیا ہے کہ میں اس کے ذریعہ تم کو ڈراؤں اور وہ شخص (بھی ڈرائے گا) جس کو (مہدی کو) یہ قرآن پہنچے (جز ۷ رکوع ۸)'' (3) ''اور فرمایا ہے اے نبی (ﷺ) اللہ تیرے لئے کافی ہے اور اس شخص کے لئے بھی کافی ہے جو مومنین میں تیرا تابع (مہدی) ہوگا (جز 10 رکوع 4)'' (4) اور فرمایا ہے کہہ دے اے محمد ﷺ یہ میرا راستہ ہے میں تم کو اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ شخص بھی بلائے گا جو میرا تابع (مہدی) ہے۔ سبحان اللہ ہم دونوں مشرک نہیں ہیں (جز 13 رکوع 5)''

اوپر بیان کی ہوئی آیات میں عام لوگ تابع سے مراد تمام تابع یعنی تمام مسلمان بتاتے ہیں لیکن حضور مہدی علیہ السلام نے تابع کا مطلب اللہ کے حکم سے اپنی ذات بتایا ہے۔ آپ حضرت رسول

اللہ ﷺ کے تابع خاص (تابع تام) میں حضرت مہدی علیہ السلام خلیفۃ اللہ ہیں (بفرمان رسول مقبول ﷺ) آپ کو وحی بلا واسطہ (یعنی بغیر حضرت جبرئیلؑ کے توسط کے وحی) آتی ہے ۔آپ کا فرمانِ مبارک ہے کہ مجھے روز اللہ کی طرف سے تعلیم ہوتی ہے ۔آپ رسولِ مقبول ﷺ کے ایسے تابع ہیں کہ اللہ نے رسولِ مقبول کے صحیح عمل اور فعل و حالت کے بتانے کے لئے ایک فرشتہ مقرر کر دیا ہے اور آپ خود روحِ رسول اکرم ﷺ سے ان کے قول فعل حال کی معلومات حاصل کر کے اتباع کرتے ہیں ۔اس لئے حضرت مہدی علیہ السلام نے فرمایا میں رسول اللہ ﷺ کی قولاً فعلاً اور حالاً مکمل اتباع کرتا ہوں ۔ اس عظیم الشان ہستی کے بیان کے مقابل عام لوگوں کے بیان کی کوئی اہمیت نہیں ہوسکتی ۔اس لئے ہر مہدوی حضرت مہدیٔ موعود علیہ السلام کو متذکرہ بالا آیات کی بناء پر حضرت رسول مقبول ﷺ کے خاص تابع (تابع تام) مانتے ہیں ۔اس سے واضح ہوگیا کہ ان آیاتِ قرآنِ مجید میں رسول مقبول ﷺ کے تابع خاص سوائے حضرت مہدی علیہ السلام کے اور کوئی نہیں ہوسکتے ۔اسی طرح اُن اٹھارہ آیاتِ قرآنِ حکیم میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام یا آپ کی قوم کے متعلق اللہ تعالیٰ کا فرمانِ مبارک ہے جن پر بحث کرنے کی موجودہ مختصر مضمون میں گنجائش نہیں ہے ۔

اوپر کی بحث سے حضرت مہدی علیہ السلام کے فرمانِ مبارک ’’تابع محمد رسول اللہ ﷺ‘‘ کی توضیح اللہ کے فضل وکرم سے قرآن سے ثابت ہوگئی ۔

اب ہم مختصر طور پر احادیث رسولِ مقبول ﷺ سے کچھ اقتباسات پیش کرنے کی کوشش کریں گے جن سے حضرت مہدیؑ کی حضرت رسول ﷺ کے تابع ہونے کا ثبوت حاصل ہوسکتا ہے ۔

(1) حضرت مہدی علیہ السلام حسبِ فرمان رسول اللہ ﷺ اولادِ فاطمہ رضی اللہ عنہ سے ہیں ۔ آپ کا نام رسول اللہ ﷺ کا نام اور آپ کے والد کا نام رسول مقبول ﷺ کے والد کا نام ہے ۔

(2) حضرت مہدی علیہ السلام کی بعثت ضروریات دین سے ہے ۔حضرت ابو ہریرہؓ اور دوسرے صحابہ سے روایات ہیں کہ جب تک مہدی کی بعثت نہ ہو قیامت قائم نہیں ہوگی ۔

(3) حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی میرے نقشِ قدم پر چلیں گے اور خطا نہیں کریں گے ۔ یہ حدیث سورۂ یوسف کی آیت 108 کی تفسیر ہے جس میں فرمایا گیا ہے (اے محمد) کہدو کہ یہ میرا رستہ ہے بلاتا ہوں میں لوگوں کو اللہ کی طرف بصیرۃ پر اور وہ بھی بلائے گا جو میرا تابع (یعنی مہدی) ہے ۔

اس حدیث شریف سے دو باتیں معلوم ہوئیں۔ایک یہ کہ حضرت مہدی رسول مقبول کی مکمل اتباع کریں گے، دوسرے یہ کہ آپ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے انبیاء علیہم السلام کی طرف معصوم عن الخطا ہیں۔

(4) حدیث ثوبان میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مہدی اللہ کا خلیفہ ہیں۔جب تم ان کی بعثت کی خبر سنو تو جا کر ان سے بیعت کرو اگر چہ کہ تم کو برف کے پہاڑوں پر رینگتے ہوئے جانا پڑے۔امت رسول میں سوائے رسول اللہ ﷺ و عیسیٰؑ اور مہدی علیہ السلام کے کوئی اور خلیفۃ اللہ نہیں۔(رسول ﷺ بھی قوم میں داخل ہیں) عیسیٰ بھی جیسا کہ آگے کی حدیث میں ہے، جس کے صحیح ہونے کو سونے کی زنجیر سے تعبیر کیا گیا ہے اور جس کو حضرت علیؓ اور حضرت ابن عباسؓ نے روایت کی ہے۔حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔کیسے ہلاک ہوگی وہ امت جس کے اول میں ہوں، جس کے آخر عیسیٰؑ ابن مریم ہیں اور جس کے وسط میں میری اہل بیت سے مہدی ہیں۔اس اہم حدیث شریف سے بعض باتیں ثابت ہوتی ہیں۔

(الف) مہدی، رسول اللہ ﷺ اور حضرت عیسیٰ کی طرح دافع ہلاکت امتِ محمدیہ ہیں۔

(ب) حضرت مہدی کا اسم مبارک دو پیغمبروں کے ساتھ آیا ہے اس لئے حضرت مہدی کو حضرت محی الدین عربی رحمتہ اللہ نے ملحق بالانبیاء کہا ہے۔

(ج) امت کو ہلاکت سے بچانے کے لئے حضور رسول اللہ ﷺ کو زمانۂ اول میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو زمانہ آخر میں اور حضرت مہدی علیہ السلام کو زمانہ وسط میں بتایا گیا ہے۔اس سے معلوم ہوا کہ حضرت مہدیؑ اور حضرت عیسیٰ ایک زمانہ میں نہیں ہوں گے جو عام لوگوں کا عقیدہ ہے۔مہدی علیہ السلام سے پہلے کے بعض اولیاء اور مصنفین نے بھی اس کی تردید کی ہے۔چنانچہ ملاحظہ ہو علامہ تفتازانی نے شرح مقاصد میں تصریح کی ہے۔ترجمہ: امام مہدی کے ساتھ عیسیٰ علیہ السلام کے ہونے کے بارے میں کوئی حدیث صحیح روایت نہیں کی گئی اور یہ جو کہا جاتا ہے کہ عیسیٰؑ امام مہدیؑ کی اقتداء کریں گے یا امام مہدیؑ عیسیٰؑ کی اقتدا کریں گے ایک ایسی بے اصل بات ہے جس پر بھروسہ نہ کیا جانا چاہیئے۔

علامہ قاضی منتجب الدین جنیدیؒ نے تحریر فرمایا ہے ’’پس ثابت ہے کہ وہ دونوں (عیسیٰ اور مہدی) ایک زمانہ میں جمع نہ ہوں گے۔اس کے متعلق تمام باتوں کو جاننے کے بعد جس کسی نے عیسیٰ اور مہدی کے ایک زمانہ میں ہونے پر اصرار کیا تو اس کا شمار اُن لوگوں میں ہوگا جو گمان ہی کی پیروی کرتے ہیں اور وہ صرف بے اصل باتیں کرتے ہیں‘‘ (دیکھو توضیحات نقلیات بندگی میاں عبدالرشیدؒ صفحہ ۱۶،

مولفہ حضرت پیرومرشد ابوسعید سید محمود مرشد میاں صاحب رحمتہ اللہ علیہ)

(د) مہدی دافع ہلاکت اُمت کی حیثیت سے صاحب دعوت ہیں کیونکہ امت کی حیثیت سے صاحب دعوت ہیں کیونکہ اگر وہ دعوت نہ کریں تو نجات کی راہ نہیں کھلے گی اور امت گمراہی اور ہلاکت سے بچ نہ سکے گی۔ جب آپ کی دعوت اور اقتداء کے بغیر ہلاکت وگمراہی سے بچنا ممکن نہیں ہے تو اس کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ آپ کی تصدیق فرض ہے۔ اگر یہ کہا جائے کہ امت آپ کی دعوت کے بغیر بھی گمراہی سے بچ سکتی ہے تو آنحضرت ﷺ کا یہ خبر دینا کہ آپ دافع ہلاکت ہیں نعوذ باللہ بے سود ثابت ہو جائے گا۔

(6) ایک حدیث کی تخریج حفاظ کی ایک بڑی جماعت نے کی ہے جیسے ابوالقاسم طبرانی، ابونعیم اصفہانی، عبدالرحمٰن بن حاتم اور عبداللہ نعیم بن حماد وغیرہم اور اس کو اپنی کتابوں میں لکھا ہے۔ حدیث یہ ہے حضرت علیؓ بن ابوطالب نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا یا رسول اللہ ﷺ مہدی ہم میں سے ہوں گے یا اوروں سے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم ہی سے ہوں گے۔ اللہ تعالیٰ انہیں پر دین (شرع محمدیؐ) کو ختم فرمائے گا جیسا شروع کیا ہے اس کو ہم سے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ آسان احکام شریعت جیسے نماز، زکوٰۃ، روزہ، حج وغیرہ کی تفصیلی تعلیم تمام مسلمانوں کو دی اور احکام ولایت جو قرآن میں موجود ہیں ان کی تعلیم بعض مخصوص صحابہ تک محدود رکھا۔ تمام مسلمان ان کو اُس ابتدائی دور میں سمجھنے اور عمل کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے اور فرمایا احکامِ ولایت کی تعلیم وتفہیم مہدیؑ اپنے زمانے میں دیں گے۔

اس سلسلہ میں عرض ہے کہ حضرت جامی رحمتہ اللہ علیہ نے فرمایا ترجمہ: حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم ولایت کی طرح حقائق واسرار کے اظہار پر مامور نہ تھے بلکہ آپ کو مقام تشریع میں اسرارِ ولایت کو چھپانے کا حکم دیا گیا تھا (بحوالہ بعثت مہدی مولفہ حضرت سید نجم الدین صاحب رحمتہ اللہ علیہ)

حضور مہدی علیہ السلام نے بھی فرمایا ''رسول اللہ ﷺ کی ذات سرتا پا ولایت تھی لیکن حضرت رسول اللہ ﷺ احکام ولایت کے بیان پر مامور نہ تھے۔ بندہ مامور ہے'' (بعثت مہدی مولفہ حضرت مولانا سید نجم الدینؒ)

اِن تمام احادیث سے بھی یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت مہدیؑ موعود علیہ السلام کا فرمان مبارک انی عبداللہ تابع محمد رسول اللہ ﷺ۔ ایک عظیم مینار نور ہے جس کی ضیاء پاشیاں سارے مسلمانوں پر پھیلی ہوئی ہیں۔000

برادرانِ قوم کو خلوص دل کے ساتھ 600 سالہ جشن میلاد

حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی دلی مبارکباد

اللہ تعالیٰ کی رحمت کا دریا وسیع ہے۔ اس کی رحمت کا یہ نمونہ ہے کہ ایک آہ سے بے گنتی گناہوں کو جلا دیتا ہے اور آنسوؤں سے دل کی سیاہی کو دھو دیتا ہے۔ لہٰذا ہر حال میں اس کا دامن تھامے رکھیں

زیبا کلکشنس

شاپنگ مال

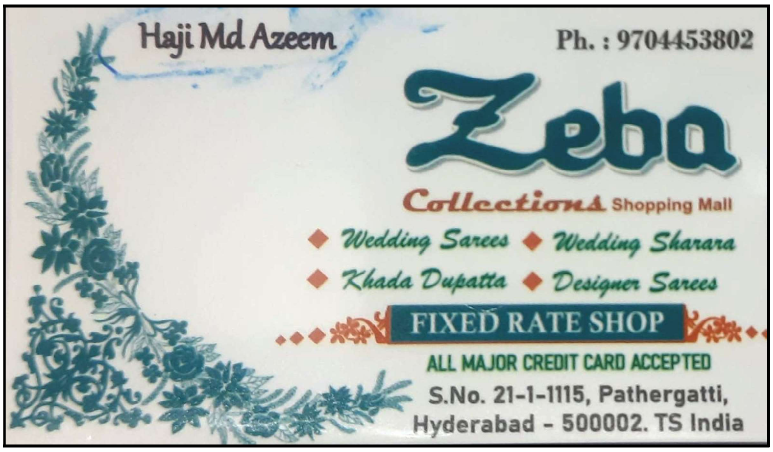

Prop:
Haji Mohd. Azeem

600 واں جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ مبارک
درحقیقت شکر خداوندی حاصل زندگی ہے۔تشکر و احسان مندی انسانی اخلاق کے مظاہر ہیں۔
ہمیشہ اس پر عمل پیرا رہیں

حنا کلکشن

Hina Collection

Shop No. M46, Mukarramjahi Market,
Lad Bazar, Cell . No. 9948704185
مشہور و معروف ملس کے بلوز پیس ڈوپٹہ اور ڈریس میٹریلس وغیرہ

☆☆☆

حنا ڈیزائنر

Hina Designers

S. No. 14 & 15, Julu Khana, Lad Bazar, Hyd 2
Cell No. 9030055531
Suit, Sarees, Sharara & Dress Material

☆☆☆

Nusrath Matching Centre

Spl. in : Broket, Satin, Crape, Shimar, Polyster, Plain sarees

S-C 1,2, Jullu Khana, Mukramjahi Market, Lad Bazar, Hyd.
Cell No. 8919380932 , 8686751460

پروپرائٹر: محمد قاسم

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ
کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

توکل علی اللہ کی تین قسمیں ہیں (1) توکل شریعت یہ ہے کہ تمام معاملات کو
موافق شریعت بجالائے اور نظر اللہ پر رکھے (2) توکل طریقت یہ ہے کہ تمام
اُمور کو اللہ کے سپرد کردے (3) توکل حقیقت یہ ہے کہ غیر اللہ پر نظر نہ رکھے

نیو نعمت فیبرکس

New Naimath Fabrics

Spl. In:

Printed Fabrics, Fancy Brocade, Plain,
Jorjet and all DYEBULE Fabrics

Wholesale & Retail

Shop No. 10 & 11, Hussain Plaza,
Ladbazar, Hyderabad -2

Cell No. 9346683428 9032542290

برادرانِ ملت کو 600 سالہ جشن میلادِ خلیفۃ اللہ
حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کی پر خلوص دلی مبارکباد

قرآن سراپا ہدایت ہے۔اس کتاب میں جو نظریہ انسان اور نظریہ کائنات اور نظام زندگی
بیان ہوا ہے وہ سراپا ہدایت ہے۔اس میں جو عقائد بیان ہوئے ہیں وہ حق ہیں۔مگر اس
سے وہی فائدہ اٹھاتے ہیں جو خوفِ خدا اور خیالِ آخرت رکھتے ہوں

ویمنس فیبرکس
Women's Fabrics

All Kinds of Quality Dress Material & Suits

4-1-970/C/3, Ahuja Estate, Tilak Road,
Abids, Hyderabad - 500001
Tel. 040 29327898
Mobile : 9491897898
GSTIN : 36CDPPM7536R1ZF

Md. Siraj Mehdi
Mobile : 9700255721

حضرت سید خدابخش خوندمیری صاحب (دائرہ نو)

عالمِ انسانیت کو عطائے مہدیؑ

مضمون زیرِنظر کا محرک دراصل حال میں منعقدہ جشنِ میلا د امامنا حضرت مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سلسلہ میں ایک علمی مذاکرہ ہے جس میں بعنوان ''بعثت مہدیؑ نے انسان کو کیا کیا بخشا'' دانشورانِ قوم نے خطاب کیا تھا۔ خیال آیا کہ میں بھی اس موضوع پر کچھ اپنے ناچیز خیالات کا اظہار کروں، جن کو ہدیۂ ناظرین کرتا ہوں۔

ہم کو بے مائیگی دکھانا ہی پڑا
دل کی باتوں کو ترے سامنے لانا ہی پڑا

قرآن حکیم کا مطالعہ کیجئے تو ظاہر ہوگا کہ انسان کبھی ''**علمه البیان**'' ہے تو کبھی ''**حملها الانسان**'' ہے کہیں ''**احسن التقویم**'' ہے تو کہیں ''**لفی خسرا**'' ہے۔ شاید یہی کھٹک محرک ہوئی ہوگی جو تاریخ وسیاست کے مشہور ومعروف فلسفی میکاؤلی نے انسانی ذہانت کے تین درجے بتلائے ہیں پہلے درجہ میں وہ انسان آتے ہیں جو ہر بات کو سمجھنے کا فطری شعور رکھتے ہیں اور فہم وادراک کی ان کو قدرت سے خاص ودیعت ہوتی ہے۔ دوسرا درجہ ان انسانوں کا ہے جن میں اتنی بصیرت ہوتی ہے کہ وہ دوسروں کی ذہانت اور شعور سے اکتساب فیض کرتے اور ان کے تجربات کی روشنی میں اپنے لئے راہیں تلاش کر لیتے ہیں تیسرا درجہ ان انسانوں کا ہے جن میں نہ خود فہم وادراک کی صلاحیت ہوتی ہے نہ دوسروں کی عقل وشعور سے استفادہ کرنے اور اس سے رہنمائی کرنے کا داعیہ ہوتا ہے۔ اس تناظر میں جب لفظ ''انسانیت'' کا استعمال کیا جاتا ہے تو میرے خیال میں یہاں وہ انسان مقصود نہیں ہے جو تیسرے درجہ میں آتا ہے وہ بس اپنی تخلیق کا مقصد کمانے، کھانے، افزائش نسل میں حصہ لینے اور موت سے دوچار ہونے تک ہی محدود سمجھتا ہے اور یہی وہ افراد ہیں جن کے لئے ''**لفی خسراً**'' کی وعید قرآن نے سنائی ہے۔ اس طرح اب پہلے اور دوسرے درجہ کے حامل انسان ہمارے سامنے رہ جاتے ہیں دیکھنا یہ ہے کہ ان دو نوع کے افراد کو بعثتِ خاتم ولایت محمدیہ امامنا مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کیا فیضان ملا یا دوسرے الفاظ میں انہیں کیا عطا ہوا۔ یہاں یہ نکتہ نہیں بھولنا چاہئے کہ کلام کا محور عقیدہ نہیں بلکہ ''رحمتِ عام'' ہے

ایک بات اورخاص طور پراس تعلق سے عرض ہے کہ میرے پیش نظر مشہور ومعروف مفکر ڈاکٹر سید عالم خوندمیری مرحوم کا مفروضہ بھی ہے انہوں نے اپنے وسیع ترین مطالعہ اور تجربات کی روشنی میں کہا:

''امام علیہ السلام آئے اوران کا پیام پھیل گیا اب ایک گروہ میں محدودنہیں رہا 'ذات را بے پردہ دیدن' کی آواز گونجی اورروحانی دنیا کی فضاء پر چھا گئی'' (پیامِ عشق صفحہ ۹۶)

خاتمِ ولایت محمدیہ حضرت مہدی موعودؑ نے زمانۂ ہدایت کے آغاز ہی میں ارشادفرمایا تھا کہ حضورؐ کی بعثت ایسے زمانہ میں ہوئی تھی، جبکہ دین سے معنی دین نکل چکے تھے۔اسلام اورارکانِ اسلام اپنی جگہ میں موجود تھے مگران کی حیثیت صرف رسم، عادت اور بدعت کے سوا کچھ نہ تھی ۔معلوم ہوا کہ معنی موجودرہیں تو دین قائم رہتا ہے ورنہ مذہب ایک لایعنی اورغیر منفعت بخش شئے ہوکررہ جاتا ہے مدعا عنقا نہ ہواور پیکرِ تصویر بے روح نہ ہوتو کچھ بات بھی ہے معنیٔ دین رخصت ہوجانے کے بعد یہاں اس کا صرف کاغذی پیرہن رہ گیا تھا۔

مولوی وحیدالدین خاں صاحب مدیر''الرسالہ'' دین کے معنوی اورظاہری پہلو پر یوں اظہارِ خیال کرتے ہیں۔''کسی امت کا سواءالسبیل پر ہونا یہ ہے کہ دین اس کے اندرمعنوی (بہ الفاظِ دیگر خدائی پہلو کے)اعتبار سے زندہ ہو۔مگر جب امت میں بگاڑ آتا ہے تو اگرچہ اس کے درمیان اب بھی دین کے نام پر بہت سی سرگرمیاں جاری رہتی ہیں مگراس کی زندگی سے خدا حذف ہوجاتا ہے۔دین کا معنوی پہلو گم ہوجاتا ہے اوردین کا ظاہری پہلو مزیداضافہ کے ساتھ اس کے درمیان ابھرآتا ہے۔(ماہنامہ''الرسالہ'' شمارہ۱۰۴، جولائی ۸۵ء صفحہ ۱۷)

نماز و روزہ و قربانی وحج
یہ سب باقی ہیں تو باقی نہیں ہے (اقبالؔ)

میگ گل یونیورسٹی کے پروفیسر مائکل بریچر (Michael Brecher) نے پنڈت جواہر لال نہرو سے ۱۳/ جون ۱۹۵۶ء کوایک ملاقات میں سوال کیا: ''آپ مختصرطور پر مجھے بتائیں کہ آپ کے نزدیک اچھے سماج کے لئے کیا چیزیں ضروری ہیں؟ اورآپ کا بنیادی فلسفۂ زندگی کیا ہے؟''

پنڈت نہرو نے پروفیسر مذکور کے جواب میں کہا''میں کچھ معیاروں کا قائل ہوں۔آپ ان کو اخلاقی وروحانی معیار (Moral and spritual standards) کہہ لیجئے ۔ یہ معیار ہرفرد

اور سماجی گروہ کے لئے ضروری ہیں ۔ اگر وہ باقی نہ رہیں تو تمام مادی ترقی کے باوجود آپ کسی مفید نتیجے تک نہیں پہنچ سکتے ان معیاروں کو کیسے قائم رکھا جائے یہ مجھے نہیں معلوم ۔ ایک تو یہ مذہبی نقطہ نظر ہے لیکن یہ اپنے تمام رسوم اور طریقوں کے ساتھ مجھے تنگ نظر آتا ہے ۔ میں اخلاقی و روحانی قدروں کو مذہب سے علیحدہ رکھ کر بڑی اہمیت دیتا ہوں لیکن میں نہیں جانتا کہ ان کو عصر حاضر کی زندگی میں کس طرح قائم رکھا جا سکتا ہے یہ ایک مسئلہ ہے''

(Nehru:A Political Biography BY Prof:M.Breacher' Published In 1953.P.607-8)

خط کشیدہ الفاظ سے یہ حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ عصرِ حاضر کا انسان چاہے وہ بظاہر کسی بھی مذہب سے وابستہ ہو۔ وہ اپنے مذہب کی ظاہری عبادات کی موجودہ رسم و رواج کے مطابق بے مقصد سمجھتا ہے ۔ اور اعلیٰ روحانی اقدار کے حصول میں ایک طرح سے رکاوٹ ہی خیال کرتا ہے ۔ پنڈت جی بھی اپنے مذہب کے بے فیض ہونے پر یقین رکھتے تھے اور وہ عصرِ حاضر کی زندگی میں اعلیٰ روحانی قدروں کی ضرورت کا احساس رکھتے تھے ۔

مولوی وحید الدین خاں صاحب نے یہ بتاتے ہوئے کہ " زهد في الدنيا " کے معنی دنیا سے بے رغبتی ہے اس کی تصریح یوں کی کہ ''زہد صرف محرماتِ دنیا سے بچنے کا نام نہیں ہے بلکہ وہ ایک ایسی حالت ہے جس میں آدمی کو بہت سی جائز چیزوں سے بھی اپنے آپ محروم کر لینا پڑتا ہے ۔ شریعت کی قانونی حدود ہمارے ارتقاء کی آخری حدود نہیں ہے ۔ دائرہ ایمان میں داخل ہونے کے لئے یقیناً صرف اتنا ہی کافی ہے کہ آدمی احکام کے قانونی تقاضے پورے کر دے مگر ایمان کے اعلیٰ مراتب کو حاصل کرنے کا ذریعہ قانون نہیں' قربانی ہے ۔ اگر آپ خدا کی راہ میں مسابقت کا جذبہ رکھتے ہیں تو آپ کو اپنی نیند' اپنا آرام' اپنی لذتیں سب کچھ چھوڑنی پڑیں گی ۔ ذوق و عادت کو ہمیشہ خیر باد کہہ دینا ہوگا ۔'' (قرآن کا مطلوب انسان'' مطبوعات مرکز اسلامی صفحہ ۵۱'۵۲)

مولوی صاحب کی یہ تحریر مخلوق انسانی کو ترکِ دنیا کی ترغیب دے رہی ہے ۔ دنیا کی مذمت میں وہ کہتے ہیں: '' دنیا ہی وہ سب سے بڑا محرک ہے جو حق کی آواز کو آدمی کے لئے قابلِ فہم اور قابلِ قبول بننے نہیں دیتا ۔ اسلام کی بلند تر حقیقتوں کو وہی شخص پا سکتا ہے' جو دنیا اور دنیا کی چیزوں سے اپنے آپ

کو اوپر اٹھا چکا ہو۔'' (ایضاً صفحہ ۴۹)

یہ دراصل خاں صاحب کی تقریر کا ایک حصہ ہے جو ۱۲/ نومبر ۱۹۶۱ء کو حلقہ وار اجتماع جماعت اسلامی ہند کے موقع پر بمقام جونپور' کی گئی ہے اس کی روئیداد خود ان ہی کے زبانی سنئے کہتے ہیں: ''مجھ کو جب یہ حکم ملا کہ اس وقت کی مجلس میں مجھے کچھ کہنا ہے' تو میں نے سوچنا شروع کر دیا کہ وہ کیا بات ہے جو مجھے آپ سے کہنی چاہئے...... میں ابھی سوچ ہی رہا تھا کہ اچانک ایک سوال نے میرے سلسلۂ خیال کو توڑ دیا۔ تم جو باتیں سوچ رہے ہو کیا وہ سننے والوں کے لئے نئی ہیں؟ کیا ان کے کان بار بار یہ آوازیں نہیں سن چکے ہیں؟ پھر جن الفاظ نے اس سے پہلے کوئی اثر نہیں دکھایا وہی الفاظ ایک مرتبہ اور دہرانے سے کیا انقلاب آ جائے گا' اس سوال کا آنا تھا کہ میرے سارے خیالات اس طرح منتشر ہو گئے جیسے یکا یک ہوا کا تیز جھونکا آئے اور پتوں کے ڈھیر کو اڑا لے جائے۔ اب میں دم بخود تھا آخر اس بے حسی کی وجہ کیا ہے '...... عین اس وقت مجھے دور سے ایک آواز سنائی دی۔ مجھے نظر آیا کہ امام ترمذی سے لے کر کعب بن عیاض تک انسانوں کی ایک جماعت ایک دوسرے کو پکار رہی ہے کہ آخری رسول کا یہ پیغام اس بندۂ خدا (یعنی خاں صاحب) تک پہنچا دو' کیونکہ اسی پیغام میں اس کا جواب ہے: امام ترمذی سے کہا...... کعب بن عیاض نے...... نبی ﷺ نے فرمایا۔ ہر امت کا ایک فتنہ تھا اور میری امت کے لئے جو چیز فتنہ بنے گی وہ مال ہے' اس فقرے میں 'مال' دراصل 'دنیا' کا قائم مقام ہے۔'' (ایضاً بعنوان ''یہ بے حسی کیوں'' صفحہ ۴۸)

دیکھی آپ نے سرزمین جونپور کی تاثیر اور اس مولد مبارک کا عطیہ جہاں سے مہدیت کا آفتاب طلوع ہوا تھا۔ حاصلِ ترکِ دنیا کے طور پر الکسس کیرل' الہام کو صوفیانہ معرفت (Mysticison) قرار دیتا ہے۔ اس کے نزدیک خدا کی تلاش مکمل طور پر ایک ذاتی مہم (PERSONAL UNDER TAKING) ہے۔ ایک شخص ترکِ دنیا' مجاہدہ و مشاہدہ اور تپسیا کے ذریعہ روحانیت کے سائے میں پہنچنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔ وہ لکھتا ہے۔

''اپنے شعور کی مشق کر کے آدمی ایک ایسی نا قابل مشاہدہ حقیقت تک پہنچنے کی کوشش کرتا ہے جو ایک خلقی IMMANENT حقیقت بھی ہے اور مادی دنیا سے بالاتر بھی۔ اس طرح وہ اپنے آپ کو ایسے بڑے جوکھم میں ڈالتا ہے جس کی ہر کوئی شخص جراءت نہیں کر سکتا۔ وہ کسی کو ہیرو نظر آ سکتا ہے۔ کسی کو دیوانہ۔ مگر کوئی شخص یہ سوال نہیں کر سکتا کہ عارفانہ تجربہ صحیح ہے یا غلط۔ یہ کوئی خود ساختہ چیز ہے یا وہم یا

روح کا ہماری دنیا کے ابعاد DIMENSION سے پرے کوئی سفر۔ جہاں وہ اعلیٰ حقیقت سے جا کر مل جاتی ہے۔ معرفت آدمی کی اعلیٰ ترین آرزوؤں کو تسکین دیتی ہے۔ اندرونی قوت، روحانی روشنی، خدائی محبت، بے حد سکون۔ مذہبی وجدان اتنا ہی حقیقی ہے جتنا جمالیاتی احساس۔ مافوقِ آدمیت حسن کے تصور کے ذریعہ عارف آخری صداقت (ULTIMATE TRUTH) تک پہنچتا ہے۔''

(MAN THE UNKNOWN page 134)

حضور سیدنا امامنا مہدی موعودؑ نے ترکِ ہستی وخودی کی مخلوق انسانی کو تاکیداً تعلیم دی۔ اور اسی عمل کو عملِ صالح کا نام دیا۔ اور آج عصرِ حاضر کا انسان اس تعلیم کی اہمیت وافادیت کو کسی چون وچرا کے بغیر تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہا ہے۔ مولوی وحیدالدین خاں صاحب کو اعتراف ہے کہ: ''دین اپنے آپ کو انانیت کے تخت سے اتارنا ہے''۔

وہ اس کی وضاحت یوں کرتے ہیں کہ: ''اپنی انا کو کچلنا اور اپنے اندرون خدا کو بسانا، وہ چیز ہے جو اسلام کا اصل مطلوب ہے۔'' (الرسالہ شمارہ ۱۰۴ جولائی ۱۹۸۵ء صفحہ ۸)

ڈاکٹر اسرار احمد صاحب، امیر تنظیم اسلامی لاہور کی نگاہ میں عملِ صالح کا مطلب ہے ''انسان کو اپنا وہ اصل مقام حاصل کرنے کے لئے جس پر اس کی بالقوہ (POTENTIALLY) تخلیق ہوئی ہے ایک محنت اور جدوجہد کی ضرورت ہے اور ایک چڑھائی چڑھنی لازم ہے۔ جس کا جامع عنوان عملِ صالح ہے۔'' (''راہِ نجات'' مطبوعہ مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور صفحہ ۲۵)

حضرت مہدی موعودؑ نے مرحلۂ اول میں ذکرِ الٰہی کے بجائے کتب بینی اور حصولِ علم کی ممانعت فرمائی۔ اس ہدایت کی ہمہ جہت تاثیر اور قبولیت تامہ ملاحظہ کیجئے کہ کہاں سے کہاں تک اس کی روشنی پھیلی۔ یہی روشنی تھی جس نے اسرار احمد صاحب جیسے عالم کی زبان سے یہ الفاظ کہلوائے: اپنے اصل مقام کی بازیافت کے لئے لازم ہے کہ وہ (متلاشی حق) علم حقیقی بھی حاصل کرے۔ یعنے ایمان کے نور سے اپنے باطن کو منور کرے۔ اور عمل صحیح بھی اختیار کرے۔ یعنی اعمالِ صالح سے اپنے ظاہر کو مزیّن کرے اور شریعت وطریقت کی راہوں پر گامزن ہو۔ چنانچہ یہی اس کی نجات SALVATION کے ابتدائی لوازم ہیں۔'' (ایضاً صفحہ ۲۶)

ڈاکٹر صاحب موصوف داعیانِ دین کو آگاہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس بات کو دل سے نکال

دیں کہ دین کی دعوت کے لئے کسی لمبے چوڑے علم کی ضرورت ہے آج علم دین جن معلومات کا نام ہے میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ وہ اکثر صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کو آپ میں سے اکثر سے کم حاصل تھیں۔ انہیں جو علم بہ تمام وکمال حاصل تھا وہ ''علم ایمان' تھا جیسا کہ ایک صحابی فرماتے ہیں **تَعَلَّمْنَا الْاِیْمَانَ ثُمَّ تَعَلَّمْنَا الْقُرْاٰنَ** ۔''ہم نے ایمان پہلے سیکھا' قرآن بعد میں''۔(''دعوت الی اللہ'' مطبوعہ مرکزی انجمن خدام القرآن' لاہور صفحہ ۱۱)

کیا یہ سب بالواسطہ عالم انسانیت کے لئے عطائے مہدیؑ نہیں؟ خواہ اس عطا کے پہنچنے کا ذریعہ متعین طور پر معلوم نہ ہو اور اگر معلوم ہے تو اس کا اظہار نہ کیا جائے۔ کیوں کہ اس سے پہلے اس سلسلہ کے اساطینِ علم ظاہر میں اس ضرورت کی پرچھائیں تک نظر نہیں آتی جس کا احساس آج انہیں بے چین کئے ہوئے ہے۔

حضرت امام الکونین مہدی موعودؑ نے اپنے ایک صحابیؓ کے فقہی مسئلہ دریافت کرنے فرمایا تھا کہ ''بندہ مسئلہ مسائل حل کرنے نہیں آیا ہے۔ بھائیوں نے موشگافی کی ہے عالیت پر عمل کرو۔ بندے تو خدائے تعالیٰ کو دیکھنے دکھلانے آیا ہے''۔ اب اس آفاقی تعلیم کی ہمہ گیر مقبولیت کا اندازہ کیجئے۔ مولوی مفتی محمد شفیع دیوبندی بعنوان 'وحدت امت' اور 'اختلافاتِ امت اور ان کا حل' کے موضوعات پر اپنی ایک تقریر میں کہتے ہیں:۔'' امت کو اپنے فقہی اور مسلکی چھوٹے چھوٹے اختلافات کو چھوڑ کر اور گروہی وجماعتی حصاروں سے اوپر اٹھ کر ان وسیع تر مقاصد کے لئے کام کرنا چاہئے۔ جن کے لئے آخری نبی ﷺ سمیت تمام انبیاء کی بعثت ہوتی رہی ہے۔ فقہی اور مسلکی اختلاف بیجا تشدد' غلو اور تحزب اور دھڑے بندیوں کو جنم دیتا ہے۔ جس سے امت کا شیرازہ منتشر ہوتا ہے۔ اور اس کی وحدت واجتماعیت کو ناقابلِ تلافی نقصان پہنچتا ہے''۔(وحدتِ امت' مطبوعہ ۱۹۶۶ء مکتبہ المنبر لائل پور پاکستان)

محض علومِ ظاہر پر تکیہ کرنے اور روحانی اقدار سے صرفِ نظر کرنے کا خمیازہ مفاسد کے ابھرنے کے سواء اور کیا نکل سکتا ہے۔ مفتی صاحب موصوف اس سلسلہ میں اپنے ایک استاد اور علمائے دیوبند کے سرخیل مولوی انور شاہ کشمیری کا ایک واقعہ بھی نقل کیا ہے۔ وہ روایت کرتے ہیں کہ استاد موصوف ایک صبح سر پکڑے ہوئے بہت مغموم بیٹھے تھے۔ دریافتِ حال پر جواب دیا: ''عمر ضائع کردی۔ ہماری عمر کا' ہماری تقریروں کا اور ہماری ساری کدوکاوش کا خلاصہ یہ رہا کہ دوسرے مسلکوں پر حنفیت کی

ترجیح قائم کردیں۔امام ابوحنیفہؒ کے مسائل کے دلائل تلاش کریں اور دوسرے ائمہ کے مسائل پر آپ کے مسلک کی ترجیح ثابت کریں۔ یہ رہا ہے محور ہماری کوششوں کا' تقریروں کا اور ہماری زندگی کا۔اب غور کرتا ہوں تو دیکھتا ہوں کہ کس چیز میں عمر برباد کردی؟ ابوحنیفہ کو امام شافعی' مالک اور احمد بن حنبل اور دوسرے مسالک کے فقہا پر ترجیح قائم کرنے سے کیا حاصل؟ اس کے سوا کچھ نہیں کہ ہم زیادہ سے زیادہ اپنے مسلک کو' صواب محتمل الخطاء' (صحیح مسلک جس میں خطاء کا امکان ہے) ثابت کریں اور دوسرے کے مسلک کو' خطا محتمل صواب' (غلط مسلک جس میں صحت کا امکان ہو) کہیں۔اس سے آگے کوئی نتیجہ نہیں' ان تمام بحثوں' تحقیقات اور تدقیقات کا جس میں ہم مصروف ہیں۔ضروریاتِ دین تو لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہورہی ہے لیکن غمگین بیٹھا ہوں اور محسوس کررہا ہوں کہ عمر ضائع کردی۔'' ('وحدتِ امت' صفحہ ۱۸'۲۰)

آخر عمر کو پہنچنے کے بعد احساس جاگا کہ علوم ظاہری کی کنج کاوی محض' اکارت ہے مولوی انور شاہ کشمیری شہرۂ آفاق محدث ہیں۔ یہ کیا بات ہے جو اتنے بڑے عالم کی تشنگی اسے اپنے علمِ محصلہ سے نہیں ہوتی ہے اور وہ اس کو رائیگاں سمجھتا ہے۔مولوی محمد یوسف بنوری مصنف ''معارف السنن'' جو مولوی انور شاہ کشمیری مذکور الصدر کے شاگردِ خاص اور ان کے علوم کے بہت بڑے وارث اور ممتاز جانشین سمجھتے جاتے ہیں وہ بھی اپنی آخری عمر میں اس بے چینی میں مبتلا تھے اور یہی کیفیت ان پر اکثر طاری رہا کرتی تھی۔ (ملاحظہ ہو'الفرقان' ستمبر' اکتوبر ۱۹۷۸ء شمارہ خاص مضمون 'پیکرِ محبوبی' ڈاکٹر غلام محمد)

مخالفین میں سے کچھ لوگوں نے جب ایک سے زائد بار حضور امامنأ سے شکایتاً عرض کیا کہ'' آپ کے لوگوں کو نماز پڑھنا نہیں آتا ہے۔''تو حضورؒ نے جواباً فرمایا تھا''(چلوتم) ایسی نماز پڑھ کر تو بتادو' ،نمازِ زاہداں اور نمازِ عاشقاں کے درمیان جو بعد اور جو خلیج ہے اس کو یہ روایت متمائز اور نمایاں کرتی ہے۔ نماز ہی کے متعلق سے مولوی وحیدالدین خاں صاحب کہتے ہیں:''نماز خدا کا اپنے بندے کی طرف آنا اور بندے کا اپنے رب تک پہنچ جانا ہے۔'' (قرآن کا مطلوب انسان صفحہ ۲۴)

حضور سیدنا امامنأ کی تعلیمات میں فہم قرآن سے متعلق بڑی واضح اور بلیغ ہدایت ملتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا تھا:۔''قرآن کے سمجھنے کے لئے نورِ ایمان کافی ہے''۔

اور مولوی وحیدالدین خاں صاحب بھی کہتے ہیں:''قرآن کے ظاہری پہلو کو جاننے کے لئے

عربی دانی کی ضرورت ہے اور قرآن کے معنوی پہلو کے جاننے کے لئے خدا دانی کی''۔ (''الرسالہ'' شمارہ ۱۹۵ اکتوبر ۸۴ء صفحہ ۲۱)

حضور امامناؑ کے کوئی پانچ سو برس بعد خاں صاحب موصوف آج جو یہ کہہ رہے ہیں تو آخر یہ کس تعلیم و ہدایت کا پرتو ہے۔ خاں صاحب موصوف کے متذکرہ صدر بیان کی مزید توضیح خود ان ہی سے سنئے۔ فرماتے ہیں۔ ''دوسرے لفظوں میں کہہ سکتے ہیں کہ ایک قرآن وہ ہے جو آدمی کو لکھی ہوئی کتاب کی صورت میں مل جاتا ہے اور دوسرا وہ ہے جس کو اسے خود دریافت کرنا ہے۔ ایک قرآن وہ ہے جو آیتوں کا ترجمہ جاننے سے حاصل ہو جاتا ہے دوسرا قرآن وہ ہے جس کو خود اپنی کوششوں سے پانا پڑتا ہے۔'' (ایضاً صفحہ ۲۱)

مشکل یہ ہے کہ

میں بھی وہی کہوں تو کہے اک جہاں غلط
تم بھی وہی کہو تو کہے اک جہاں صحیح

وہی ارشادات جو امامِ دو جہاںؑ کی زبان مبارک سے ادا ہوئے تھے آج لوگ انہیں اپنی زبان میں چبا چبا کر بیان کرتے ہیں تو دنیا اس کو ایک نئی دریافت سمجھ کر بڑی دلچسپی سے پڑھتی ہے۔

حضرت سیدنا امامنا مہدی موعودؑ نے ایک خاتون کو ہدایت دی کہ وہ حضرت شاہِ دلاورؓ کے حجرہ کا طواف کرے۔ مقصودِ حج حاصل ہو جائے گا'' اس روایت پر باہر تو باہر ہے کچھ اندر سے بھی شکن آلود جبینوں کے ساتھ زیرِ لب بڑبڑایا گیا ہے۔ الفاظ پر غور کس نے کیا اور ان کے معنیٰ کی تہہ تک پہنچنے کی زحمت کس نے فرمائی۔ حضور نے ''حج ہو جائے گا'' نہیں فرمایا تھا اب دیکھئے یہی بات الٹ کر وحیدالدین خاں صاحب کس طرح اپنے الفاظ میں بیان کرتے ہیں۔ بات وہی ہے مگر تیور بدلے ہوئے ہیں۔ ''حج کے بہت سے پہلو ہیں مگر اس کا خاص پہلو یہ ہے کہ حج حق تعالیٰ سے ملاقات ہے'' (''الرسالہ'' شمارہ ۱۱۷ آگسٹ ۸۶ء صفحہ ۲۴)

امامناؑ نے فرمایا تھا ''مقصودِ حج'' حاصل ہو جائے گا۔ مقصودِ حج کیا ہوتا ہے؟ کیا مقصودِ حج خدا سے ملاقات اور خدا کے دیدار کے علاوہ کچھ اور ہے۔ خاں صاحب آگے تفصیل میں جاتے ہوئے لکھتے ہیں: ''کعبہ زمین پر خدا کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے...... یہ وہ مقام ہے جہاں بھٹکی ہوئی انسانی

روحوں کو خدا کا آغوش دیا جاتا ہے۔ وہاں بے نور آنکھوں کو خدا کی تجلیات دکھائی جاتی ہے تاہم اس دنیا میں 'فیض بقدر استعداد' کا اصول رائج ہے بیت اللہ کا فیض صرف اس کو ملتا ہے جو اس کی استعداد لے کر وہاں جائے۔ بے استعداد لوگوں کے لئے حج کا سفر بس ایک قسم کی سیاحت ہے وہ وہاں جاتے ہیں تاکہ جیسے گئے تھے ویسے ہی دوبارہ واپس چلے آئیں۔'' (ایضاً صفحہ ۲۷)

خاں صاحب ابہام سے کام چلاتے ہیں۔ کھل کر سامنے نہیں آتے۔ خط کشیدہ الفاظ ''خدا کی تجلیات'' اور ''فیض بقدر استعداد'' اشاروں کی زبان ہے۔

حضور سیدنا علیہ السلام نے حضرت بندگی عبدالمجیدؒ کو ''نورنوش'' کا لقب عنایت فرمایا۔ جنہوں نے اپنی عقیدت واشتیاق سے حضور امامناؑ کے آخری دنوں میں بحالتِ بخار قئے ہوجانے پر نوش فرمالیا تھا۔ جناب وحیدالدین خاں صاحب کا نظریہ بھی یہ ہے کہ: ''ایک بندہ جب اپنے رب کو حقیقی معنوں میں پاتا ہے تو اس کی ہستی خدا کے نور سے جگمگا اٹھتی ہے۔'' (''الرسالہ'' شمارہ ۱۰۸ نومبر ۸۵ء صفحہ ۱۸)

شاید اسی ایک مثال سے یہ محاورہ سمجھ میں آجائے کہ ''چراغ تلے اندھیرا''

حضور امامناؑ نے ارشاد فرمایا تھا'' مومن کا ایمان بڑھتا بھی ہے اور گھٹتا بھی ہے'' آج کے انسان کے لئے اس حقیقت کو تسلیم کرنے کے سوا چارہ نہیں ہے۔ مولوی خاں صاحب موصوف کو دیکھئے وہ بھی اقرار کرتے ہیں: ''ایمان کا معاملہ پتھر جیسا معاملہ نہیں ہے کہ بس ایک حالت میں پڑا رہے۔ وہ برابر بڑھتا رہتا ہے۔ اس پر کبھی ٹھیراؤ نہیں آتا'' (''الرسالہ'' شمارہ ۹۱ فبروری ۸۵ء صفحہ ۲۵)

اللہ تبارک وتعالیٰ اور ایک عبد میں تعلق واتصال کے حضور امامناؑ نے ذکرِ الٰہی کو مخلوقِ انسانی پر فرض قرار دیا تھا۔ آج کی دکھی انسانیت اس کی اہمیت کو سمجھنے لگی ہے۔ مولوی وحیدالدین خاں صاحب ذکر الٰہی کے تعلق سے رقمطراز ہیں: ''ذکر وہ ربّانی لمحہ ہے جب کہ آدمی اس خلاء کو عبور کر لیتا ہے جب وہ 'نہیں' سے گذر کر 'ہاں' تک پہنچ جاتا ہے جب کہ وہ مخلوقات کے پردہ میں اس کے خالق کو دیکھ لیتا ہے''۔ (الرسالہ' شمارہ ۹۸ جنوری ۱۹۸۵ء صفحہ ۲۵)

حضور امامناؑ نے تلقین فرمائی تھی کہ خدا سے خدا کی ذات طلب کرو۔ مولوی صاحب موصوف کہتے ہیں: ''انسان کی منزل خدا ہے اس سے کمتر کوئی چیز انسان کی منزل نہیں ہوسکتی''۔ (الرسالہ شمارہ ۱۰۴ جولائی ۸۵ء صفحہ ۹)

اور یہ حقیقت بھی ہے کہ ''جنت'' انسان سے کمتر بھی ہے اور منزل بھی نہیں۔ حضور مہدی موعودؑ نے ایمان کے بارے میں ارشاد فرمایا تھا: ''ایمان خدا کی ذات ہے''

ایمان سے خدا کی ذات عبارت ہونے کا آج دوسرے بھی اپنی اپنی عبارتوں میں اعتراف کرتے نظر آتے ہیں۔ یعنی ان کی نگاہ میں ایمان کا دارومدار مذہب کی ظاہری شریعت پر نہیں ہے۔ مولوی وحیدالدین خاں صاحب ہی کی زبانی سنیئے۔ وہ ایمان کی کیا تعریف بیان کرتے ہیں: ''ایمان خدا کو پالینا ہے اور خدا کو پانا سب کچھ کو پانا ہے۔'' (الرسالہ شمارہ ۱۰۴ جولائی ۸۵ء صفحہ ۳)

اتنے پر ہی وہ بس نہیں کرتے ہیں۔ بلکہ ایمان واسلام کا اصل مطلوب بھی خدا کو پالینا ہی قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ ایک دوسرے موقع پر اپنے اس اجمال کی تفصیل اس طرح بیان کرتے ہیں: ''ایمان واسلام کیا ہے؟ یہ دراصل ایک دریافت (Discovery) ہے خدا کی دریافت۔ ایک بندہ جب ظاہری چیزوں سے گذر کر حقیقت کو دیکھ لیتا ہے جب وہ مخلوقات سے اوپر اٹھ کر خالق کو پالیتا ہے تو اسی کا نام ایمان اور اسلام ہے۔'' (الرسالہ شمارہ ۹۱ فبروری ۱۹۸۵ء صفحہ ۲۴)

مولوی صاحب موصوف اسی پر اکتفا نہیں کرتے وہ خدا اور بندہ کے درمیان اتصال کے قیام کو بھی ایمان قرار دیتے ہیں۔ (دیکھیئے ''الرسالہ'' شمارہ ۱۰۸ نومبر ۸۵ء صفحہ ۱۸)

حضرت امامنا مہدی موعودؑ نے ایک بیت

بیزارم از آن کہنہ خدائے کہ تو داری
ہر لحظہ مرا تازہ خدائے دگرے ہست

پڑھ کر فرمایا کہ آپ ہر لحظہ تازہ خدا رکھتے ہیں۔ ارباب بصیرت اس بیت کی معنونیت کو خوب سمجھتے ہیں پتہ نہیں مولوی وحیدالدین خاں صاحب نے اس رمز کو اپنے اندر کس طرح جذب کرلیا وہ لکھتے ہیں: ''خدا پر عقیدہ کی بھی دو صورتیں ہیں ایک ہے خدا پر تقلیدی عقیدہ دوسرا خدا پر زندہ عقیدہ۔ خدا پر تقلیدی عقیدہ ایک بے جان عقیدہ ہے۔ ایسا عقیدہ آدمی کی روح کو نہیں تڑپاتا............خدا پر زندہ عقیدہ خدا کو اس کی اتھاہ قوتوں کے ساتھ اس کو دیکھ لینے کا نام ہے''۔ (الرسالہ شمارہ ۹۵ اکٹوبر ۱۹۸۴ء صفحہ ٦)

اپنے اسی مفہوم کا وہ ایک جگہ اس طرح اظہار کرتے: ''یہاں ایک اور چیز ہے جو اپنے انجام کے اعتبار سے کم اہم نہیں وہ ہے ایمان کے باوجود ایمان کا بے اثر رہنا۔ ایسا اس وقت ہوتا ہے جب آدمی

خدا پر ایمان لائے مگر وہ خدا کو دیکھ نہ سکے‘‘ (الرسالہ شمارہ ۹۸ جنوری ۸۵ء صفحہ ۲۰)

حضور امامنا مہدی موعودؑ کا ارشاد مبارک ہے: ’’ساری مخلوق خدا کو دیکھتی ہے مگر پہچانتی نہیں ہے‘‘

کارل مارکس (۸۳۔۱۸۱۸ء) نے جرمنی کی اعلیٰ تعلیم گاہوں سے ڈاکٹریٹ تک تعلیم حاصل کی تھی۔ یونانی، اطالوی، اسپینی، جرمنی، انگریزی، فرانسیسی، ڈچ اور فریشین زبانوں پر بھی عبور رکھتا تھا۔ ادب اور مذہب سے لے کر تاریخ اقتصادیات اور فلسفہ تک کوئی ایسا موضوع نہ تھا جس کا اس نے کافی مطالعہ نہ کیا ہو۔ اس کی زندگی کے آخری ۳۵ سال اس طرح گذرے ہیں کہ لندن میں برٹش میوزیم کے کتب خانہ میں صبح کو وہ سب سے پہلے داخل ہوتا تھا اور شام کو سب سے آخر میں نکلتا تھا۔ یہاں تک کہ ایک روز مطالعہ کے کمرہ میں آرام کرسی پر بیٹھے بیٹھے انتقال کر گیا۔ کارل مارکس کو یقین تھا کہ خدا داد غیر معمولی ذہانت اور بے پناہ مطالعہ نے اس کو اس قابل بنا دیا ہے کہ

’’وہ زندگی کے راز کو منکشف کر دے‘‘

معلوم ہونا چاہئے کہ یوروپی زبانوں میں حضور سیدنا امامنا کی سیرت وتعلیمات پر مبنی سب سے پہلی کتاب جرمن زبان میں شائع ہوئی تھی۔ اس کی ایک جلد برٹش میوزیم لائبریری میں موجود ہے جس کا سنہ اشاعت ۱۷۳۰ء ہے۔ پھر اسی کتاب کے بعد کے ادوار میں بزبان فرانسیسی وانگریزی تراجم ہوئے ہیں۔ سب سے پہلے جرمن زبان میں سیرت طیبہ کا شائع ہونا کوئی تعجب خیز بات نہیں۔ کیونکہ اہلِ جرمنی خصوصیت سے دیگر اقوام کے مقابلہ میں صوفیانہ تحریکات اور مولانا رومؒ سے بے حد متاثر رہے ہیں۔ یہاں میں خاص طور پر ہارورڈ یونیورسٹی امریکہ کی جرمن نژاد پروفیسر کا ذکر بے موقع نہیں سمجھتا۔ میری مراد ڈاکٹر انا میری شمیل سے ہے۔ حضور امامنا کے تعلق سے اس نے اپنے ایک لکچر میں کہا تھا کہ: ’’محمد رسول اللہ ﷺ کے بعد سید محمد جونپوری (مہدی موعودؑ) وہ پہلی شخصیت ہیں، جنہوں نے دنیا میں روحانی انقلاب برپا کیا تھا‘‘۔

یہ ایک شخصیت کا کھلا اعتراف ہے جس کا صوفیانہ تحریک موضوع مطالعہ تو ہے لیکن اس کو اسلام سے دور کا بھی واسطہ نہیں۔ یہ تعلیم کارل مارکس تک کن واسطوں سے ہو کر پہنچی معلوم نہیں۔ لیکن اس کا یہ یقین کہ وہ 'زندگی کے راز کو منکشف کر دے گا' صاف بتا تا ہے کہ یہ تعلیماتِ امامنا مہدی موعودؑ کا ہی ایک پرتو ہے۔ مذہبی قوانین ہوں کہ سرمایہ دارانہ نظام، مساویانہ تقسیم کے اصول ہوں یا سماجیات اور معاشیات

کے ضوابط یہ سب زندگی کے راز نہیں ہیں۔زندگی کا راز تو ''معرفت'' اور ''پہچان'' ہے ساری انسانیت کا کرب اس راز میں پوشیدہ ہے اور سارا عالمِ انسانیت اس اضطراب میں مبتلا ہے۔یہی کرب ایمان بھی ہے اور یہی اضطراب اسلام ۔ اَلَّذِیْنَ . بھی ہے سورۂ المائدہ کی آیت ۸۳ میں معرفتِ حق کو ایمان کہا گیا ہے۔ مِمَّا عَرَفُوْامِنَ الْحَقِّ یعنی حق کو پہچان لینا۔حدیث قدسی میں بھی آیا ہے کہ ''حق تعالیٰ پوشیدہ خزانہ تھا اور چاہا کہ پہچانا جاؤں۔'' اسی کے لئے گروہِ انسانی کی تخلیق ہوئی۔مارکس کے منکشف شدنی راز کو ڈاکٹر اقبال کے الفاظ میں سنئے کہتے ہیں:

'' ذات را بے پردہ دیدن زندگی است ''

مختصر یہ کہ انسانیت کو بعثتِ مہدی موعودؑ سے رازِ زندگی کا سراغ ملا۔بندگی کا سلیقہ ملا۔یعنی خدائے تعالیٰ تک پہنچنے کا قریب ترین راستہ ملا شریعتوں کا اختلاف ختم ہوا۔فقہائے اسلامیہ کو جانچنے کی اور عالیت کے استقرار کی راہ ملی' میں' میں نہیں رہا۔تو' تو' نہیں رہا اور وہی اہلِ ایمان قرار پایا' جس نے حق تعالیٰ کو پالیا' پہچان لیا اور دیکھ لیا۔

خاتم ولایت محمد یہ امامنا مہدی موعود خلیفۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ساری گروہِ انسانی یعنی ہر مرد وزن پر طلبِ دیدارِ خدا کو فرض قرار دیتے ہوئے اسی کو شرطِ نجات وایمان بھی قرار دیا تھا آپ برابر دیکھتے جایئے یہ تعلیمات امامناؑ ہی کی روشنی ہے جو اغیار کے قلم سے چھن رہی ہے۔اور ہمارا حال اس مچھلی کا سا ہے جو پانی میں رہ کر پانی کی تلاش میں سرگرداں ہے۔

فریڈرش انگلس کو دنیا ایک 'ملحد' انسان کی حیثیت سے جانتی ہے جس کی ابتدائی زندگی مذہبی ماحول میں گذری تھی جب وہ بڑا ہوا اور اس کی نظر میں گہرائی پیدا ہوئی تو اس کو رسمی اور روایتی مذہب سے بے اطمینانی پیدا ہوگئی وہ اپنے ایک دوست کو ایک خط میں اپنی طلب وجستجو کے بارے میں لکھتا ہے:''میں ہر روز دعا کرتا ہوں اور تمام دن یہی دعا کرتا ہوں کہ مجھ پر 'حقیقت' آشکار ہوجائے جب سے میرے دل میں شکوک پیدا ہوئے ہیں یہی دعا کرنا میرا مشغلہ ہے میں تمہارے عقیدہ کو قبول نہیں کرسکتا۔ میں یہ سطریں لکھ رہا ہوں اور میرا دل آنسوؤں سے اڈ چلا آرہا ہے میری آنکھیں رورہی ہیں۔لیکن مجھے احساس ہورہا ہے کہ میں راندۂ درگاہ نہیں ہوں۔ مجھے امید ہے کہ میں خدا تک پہنچ جاؤں گا جس کے دیدار کا میں دل وجان سے متمنی ہوں اور مجھے اپنی جان کی قسم! یہ میری جستجو اور عشق کیا ہے یہ روح القدس

کی جھلک ہے اگر انجیل مقدس دس ہزار مرتبہ بھی اس کی تردید کرے تو میں نہیں مان سکتا''۔(بحوالہ مذہب اور جدید چیالنج صفحہ ۲۰۵)

سری رام کرشنا(۱۸۳۶ء۔۱۸۸۶ء) نے ایک سوال کے جواب میں کہا: '' انسان صرف عشق کے ذریعہ خدا کو دیکھ سکتا ہے لیکن یہ عشق پختہ اور مستحکم ہونی چاہئے''

(SRI RAMA KRISHNA PROFHET OF INDIA PAGE : 115)

نیز نجاتِ انسانی کے متعلق کہا: ''تاوقتیکہ انسان اپنے خدا کو اپنی آنکھوں سے دیکھ نہ لے اس کی نجات ممکن نہیں''(SAYINGS OF SRI RAMA KRISHNA P: 247)

مولوی وحیدالدین خاں صاحب ''مومن کون'' کے عنوان کے تحت لکھتے ہیں ''دنیا کو ہر شخص دیکھتا ہے مگر جو شخص دنیا میں خدا کو دیکھ لے وہی مومن ہے''(الرسالہ شمارہ ۱۲۲ جنوری ۱۹۸۷ء صفحہ ۲)

مولوی صاحب موصوف ''ایک تقریر'' کے زیر عنوان لکھتے ہیں: ''یہ ایک حقیقت ہے کہ خدا ہر طرف اور ہر جگہ ہے وہ ہم سے بالکل الگ ہے اسی کے ساتھ ساتھ وہ ہم سے انتہائی قریب ہے۔ پھر بھی جو انسان خدا کو نہ دیکھے وہ اندھا ہے اس کے باوجود جو انسان خدا کو نہ پائے وہ محرومی کی اس انتہا پر ہے جس کے آگے محرومی کا کوئی درجہ نہیں۔ (الرسالہ شمارہ ۲۱ ڈسمبر ۸۶ء صفحہ ۲۷)

اوپر کے حوالہ جات میں خط کشیدہ الفاظ پر غور کیجئے کیا یہ سب اس بات کی علامت نہیں کہ یہ تعلیمات امامناؑ کی ہمہ گیر مقبولیت کا خاموش اعتراف ہے۔ کیا اس میں کوئی شبہ باقی رہ جاتا ہے کہ ان مفکرین کی فکر و نظر کا ماخذ اور سرچشمہ تعلیمات امامناؑ کے علاوہ کچھ اور ہے۔ اگر یہ سب قرائن غلط ہیں اور یہ یقین کرلیا جائے کہ ان تک تعلیماتِ مہدیؑ خواہ واسطہ در واسطہ پہنچی ہی نہیں تو پھر ڈاکٹر سید عالم خوندمیری مرحوم کی بات میں بے حد وزن ہے کہ: ''حضور امامناؑ نے کوئی نئی بات نہیں کہی بلکہ آپ نے تمام مذاہب کے مقصد اور اس کی روح کو مخلوق انسانی کے سامنے پیش کیا اور اس کو فرض فرمایا''(پیامِ عشق)

اس اعتبار سے اختلاف شرائع کی کوئی اہمیت باقی نہیں رہتی اور شریعتیں خیر تقسیم نہیں کرتیں۔ اگرچہ وحدتِ آدم باوجود اختلاف مذاہب نا قابلِ تقسیم ہے۔

حضور امامناؑ نے ارشاد فرمایا تھا ''جو خدا ہو سو خدا کو دیکھے'' ایک مخصوص وقت اور ایک مخصوص ''شخص'' کے لئے ارشاد کئے گئے اس جملہ میں ایک طرح سے گروہِ انسانی کے ہر فرد کے لئے ہدایت کا

عنصر موجود ہے اسی بات کو مارٹن لنگس یوں کہتا ہے: ''چشم یخ' یعنے چشمِ واہمہ صرف یخ یا برف کے سوا کوئی اور چیز نہیں دیکھ سکتی صرف 'چشم آب' ہی آب (پانی) کو دیکھ سکتی ہے 'حقیقت' میں 'وجود' اور 'رویت' ایک ہی ہیں اور وہ خدا کا مخصوص حق ہیں۔ یخ کی پگھلاہٹ خدا کے اس مخصوص حق کو غصب کرنے کے تمام ادعا سے دستبرداری ہے۔

اگر پوچھا جائے: چونکہ صرف خدا کو خدا ہی دیکھ سکتا ہے تو کیوں یہ وعدہ کیا گیا کہ پاک باطن اسے دیکھ سکیں گے، تو اس کا جواب یہ ہے کہ پاک باطن بالکل وہی لوگ ہیں جن میں یخ پگھل چکی ہے اور وہ 'چشم آب' سے دیکھتے ہیں''۔

("WHAT IS SUFISM "- MARTIN LINGS- PUBLISHED BY UNWIN PAPER BACKS 1981 PAGE 71)

مارٹن لنگس کے بموجب انسان کی ''انا'' یا ''خودی'' ختم ہوجائے تو پھر حق تعالیٰ کی ''ذات اور انا'' ہی انسان پر محیط ہوجاتی ہے اور پھر ''جو خدا ہو سو خدا کو دیکھے'' کی تکمیل ہوجاتی ہے اب سوال یہ ہے کہ مارٹن لنگس کو یہ بات کہاں سے ملی؟ اور پھر اس کی فہم اور اس کا ادراک کیوں کر ہوا؟ تو میں یہی کہوں گا کہ:

''یہ عالمِ انسانیت کو عطائے مہدیؑ ہے''

نقل: ''حلال انست کہ آنچہ در شرع حلال داشتہ اند'' یعنی حلال وہ ہے جس کو شرع نے حلال قرار دیا ہو۔

حلال غذا کھانے سے عبادت میں چاشنی، خدائے تعالیٰ سے الوہیت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ حلال کھانے سے اللہ صحت دیتا ہے، حلال کھانے سے روح کو سکون ملتا ہے۔ حلال کھانے سے گھر میں خیر و برکت آتی ہے۔ حلال کھانے سے نیک اولاد پیدا ہوتی ہے۔ حلال کھانے سے دل و ماغ میں سکون اور اطمینان نصیب ہوتا ہے۔ حلال کھانے سے چہروں پر اللہ کا نور پیدا ہوتا ہے۔ حرام غذا کھانے سے عبادت کا مزہ ختم ہوجاتا ہے۔ حرام کھانے سے جسم تو موٹا ہوتا ہے مگر روح کمزور اور بےچین ہوکر تڑپتی ہے۔ حرام کھانے سے عشق خدا سے دوری ہوتی ہے۔ حرام کھانے سے جسم میں بیماریاں پیدا ہوتی ہیں، حرام کھانے سے گھر میں افلاسی آتی ہے اور برکت چلی جاتی ہے۔ حرام کھانے سے نافرمان اولاد پیدا ہوتی ہے۔ حرام کھانے سے دل و دماغ پراگندہ و منتشر رہتا ہے۔ حرام کھانے سے چہرے داغ دار اور بےنور ہوجاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا فضل وکرم اور اس کا احسان عظیم ہے کہ ہمیں 600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام منانے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

ہم صمیم قلب سے برادران ملت کو میلاد کی مبارکباد پیش کرتے ہیں

اللہ پر ہمیشہ بھروسہ رکھو کیونکہ اللہ وہ نہیں دیتا جو آپ کو اچھا لگتا ہے بلکہ وہ دیتا ہے جو آپ کے لئے اچھا ہوتا ہے

زینب سلک ہاؤس

Zainab

Silk Emporio

600واں جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ مبارک

صدقہ وخیرات بلاؤں کوٹالتا ہے اور عذاب قبر سے نجات دلاتا ہے۔صلہ رحمی کی نمایاں صورت یہ ہے کہ آدمی اپنے والدین سے صلہ رحمی کرے۔اُن سے اچھا سلوک کرے اور اُن سے نہایت نرمی کے ساتھ پیش آئے

وائی۔کے۔کیو

نیو نورنگ کلکشن

Y.K.Q.

NEW NAURANG COLLECTION

Specialist:

Suit, Sarees & Dress Materials
Punjabi Suits, Shararah &
All Matching Varieties

S. No. B-27/B, M.J. Market, Lad Bazar,
Hyderabad-02

Cell : 9391113564 9290820055

Proprioter :M.G. Samdani

حضرت ابوالفتح سید جلال الدین صاحب

دائروں کا تربیتی نظام

تاریخ کے صفحات سے یہ حقیقت واضح ہے کہ نویں صدی ہجری کے وسط میں جب مہدویت کا سورج طلوع ہوا تو گیارہویں صدی کے آغاز میں برصغیر ہندو پاکستان کے سب ہی گوشے اس آفتابِ ہدایت سے رہبری حاصل کررہے تھے۔ دریائے گنگا و جمنا کے دوابہ کے ساتھ ساتھ نربدا کے ساحل پر آباد سب ہی علاقے اور خود راجستھان شمالی گجرات کے علاوہ جنوب میں کاویری کے پاس تک مہدوی آبادیاں اپنے قدم جمادیئے تھے۔ مہدویہ دائروں سے ذکر و فکر کی بھینی بھینی خوشبو ساری فضاء میں عرفانیت کا رس گھول رہی تھی اور صاحب فکر نظر افراد کے پاس رویئت باری کوئی ڈھکی یا ناقابل حصول شئے نہیں رہی تھی۔ اس کی بڑی وجہ وہ تعلیمات تھے جس پرعمل آواری سے منزل عرفان آنکھوں کے سامنے آجاتی تھی۔ یہ تعلیمات ہر دائرہ میں جاری وساری تھے۔ دائروں کا نظام زندگی اور یہاں کا تربیتی نظام آج کے دور میں مفقود ضرور ہے لیکن آج بھی اپنے اندر روح کی گہرائیوں تک رسائی حاصل کرنے والی خوشبو لئے ہوئے ہے اور اسی خوشبو کو آپ تک پہنچانے کی ان سطور کے ذریعہ کوشش کی جارہی ہے۔

دائروہ کی زندگی میں جس حقیقت سے سب سے پہلے آشنائی ہوتی ہے وہ نوارد سے مخاطبت ہے۔ جونپور سے لے کر فراہ مبارک تک پورے سفر کے واقعات پر آپ ایک نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ صاحبِ دائرہ نے دائرہ کے مکینوں کو کبھی نام لے کر نہیں پکارا بلکہ جب بھی آواز دی تو ''بھائی'' یا ''برادر'' کہہ کر خطاب کیا۔ میرانسید محمود بیٹے ہیں لیکن سیرت کی سب ہی کتابیں اس بات کی گواہ ہیں کہ حضور میراں علیہ السلام نے کبھی بھی ''محمود'' تو کجا ''سید محمود'' کہہ کر خطاب نہیں کیا۔ جب بھی ضرورت لاحق ہوئی ''بھائی سید محمود'' کہہ کر خطاب کیا۔ پھر یہ طریقہ تخاطب کچھ میراں سید محمود سے مخصوص نہیں تھا۔ شاہ دلاورؓ ہوں یا شاہ نعمتؓ، میاں یوسف سہیتؓ ہوں یا ملک گوہرؓ سب ہی کو بھائی سے خطاب کیا گیا۔ بھائی کہہ کر خطاب کرنے اور نام لے کر خطاب کرنے میں نفسیاتی طور پر جو تفاوت ہے وہ صاحبانِ فکر ونظر سے مخفی نہیں۔ نام سے مخاطبت، اجنبیت، عدم واقفیت اور غیریت کی علامت ہے۔ اس کے برخلاف جب

آپ کسی کو بھائی کہہ کر مخاطب کرتے ہیں تو اس چھوٹے سے لفظ میں پیار و محبت، خلوص اور اپنائیت کا جو سمندر پنہاں ہے وہ ایٹم کے جواہر سے کم نہیں۔ آپ اس ایک لفظ کے سہارے اپنے بدترین دشمن کو بھی رام کر لے سکتے ہیں اور منجملہ کئی اور وجوہات کے یہ بھی ایک اہم وجہ تھی کہ جس نے ایک بار دائرہ میں قدم رکھا اپنا سب کچھ چھوڑ چھاڑ کر دائرہ کا ہی ہو رہا۔ یہی کچھ بندگی شاہ نعمتؓ کے ساتھ ہوا۔ جائیس کے شہزادہ (شاہ نظام) والیٔ گوڑ کے بھانجے (شاہ دلاورؓ) بنگالہ کے خزانہ دار (ملک گوہر) مانڈو احمد نگر کے حکمرانوں (سلطان غیاث الدین، اسماعیل شاہ بحری) ناگور کے حاکم میاں ملک جی شاہ بیگ ارغون، شیخ صدر الدین سندھی، قاضی قاضن پر گذری۔ کن کن کا ذکر کیا جائے۔ بات صرف اتنی تھی کہ ہر نو وارد کو، ہر آنے والے کو بھائی کا جامِ شیریں پیش کرنا دائروی نظامِ تربیت کا پہلا سبق تھا جس پر ہندوستان میں مہدویہ تحریک کے مصنف نے صفحہ نمبر 92 پر ان الفاظ میں خراج تحسین پیش کیا ہے۔

مہدویوں کے اخلاص اور بے خوفی اور سب سے بڑھ کر ان کی انکساری کے سبب وہ لوگ بھی جنہوں نے حضرت سید محمد صاحب کے دعویٔ مہدیت کو قبول نہیں کیا تھا اُن کا (مہدویوں کا) دل کی احترام کرنے پر خود کو مجبور پاتے تھے۔

تربیتی نظام میں جن اُمور کی طرف صاحبانِ دائرہ نے سب سے زیادہ توجہ مرکوز کی وہ اتباعِ شریعت ہے۔ امام علیہ السلام سے علماء نے قیام قندھار کے دوران یہ سوال کیا کہ آپ کونسے مذہب پر عمل پیرا ہیں، تو ارشاد فرمایا ماہیچ مذہب مقید نه داریم ۔ مذہبما کتاب الله و اتباعِ رسول الله است۔ حضور کی سیرت مبارکہ ایک کھلی کتاب کی طرح ہمارے سامنے موجود ہے اور غیر جانبداری کے ساتھ مطالعہ بتاتا ہے کہ 63 سالہ زندگی میں کوئی لمحہ ایسا نہیں آیا جہاں اتباعِ شریعت کی حرفاً حرفاً پابندی نہیں ہوئی ہو۔ ایک موقعہ پر کسی صحابی نے نمازِ باجماعت کی ادائی کے موقع پر قبل اس کے کہ امام قعدہ اُخریٰ میں دوسرا سلام پھیرتا ایک ہی سلام کے بعد مسبوق کی صورت میں کھڑے ہو گئے تو امام نے بطور تنبیہ فرمایا کہ اگر امام پہ سجدہ سہو ہوتا تو تم کیا کرتے، تو عرض کیا کشائش باطنی سے مجھے اس کا علم ہو گیا تھا کہ امام پر سجدہ سہو نہیں ہے تو زبانِ گہر بار سے یہ الفاظ نکلتے ہیں ''خاک پڑے ایسے کشف پر جس میں شرعیت محمدیؐ کی پاسداری نہ ہو'' مانڈو میں امام کا آنا ہوتا ہے تو سلطان غیاث الدین امامنا کے حضور میں (60) قنطار زر و جواہر بطور نذرانہ پیش کرتا ہے۔ شریعت محمدیؐ کی اتباع میں حضور تمام زر و جواہر تقسیم

کر دیتے ہیں۔کسی نے عرض کیا اس نذرانہ میں ایک قیمتی تسبیح بھی ہے،حکم ہوا کہنے والے نے قل متاع الدنیا قلیل کہہ دیا ہے پھر تسبیح کی کیا حقیقت۔ایک اور موقع پر ارشاد ہوا جس نے رسم، عادت اور بدعت کو اختیار کیا اس کو تصدیق مہدیت سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔سیرت نگاروں نے ان واقعات کو تفصیل کے ساتھ محفوظ کیا ہے جہاں امام عالی مقام نے فرمایا بندہ تم کو گائے، بیل کے چمڑے کے ذریعہ سے نجاتِ اُخروی دلانے نہیں آیا۔ایک موقع پر یہ بھی ارشاد ہوا، بندہ کا آنا جوتیاں اُٹھوانے کے لئے نہیں ہوا۔ بروز قیامت خدا یہ نہیں پوچھے گا کہ تو احمد کا بیٹا ہے یا محمد کا بلکہ وہاں تو صرف عمل با اخلاص پر تمہاری نجات کا حساب ہوگا۔پھر جب ہم تربیت کے عنوان پر اصحاب عالیہ کے دائروں پر نظر ڈالتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہاں عالیت کو رخصت پر عملاً مقدم کیا گیا۔نماز باجماعت کے اہتمام میں اس درجہ سختی تھی کہ اگر کوئی ایک آدھ رکعت ہونے کے بعد جماعت میں شریک ہوتا تو اس پر منافقت کا حکم لگایا جاتا۔ بندگی میاں شاہ نظامؒ کے قیام بڑلی کے دوران میاں خوند شیخ کے ساتھ یہی کچھ پیش آیا۔خوند شیخ عرض کرتے ہیں کہ جس وقت اذاں ہوئی بندہ کھانا کھا رہا تھا،جس کی وجہ سے ایک رکعت چھوٹ گئی۔فقہہ کہتی ہے کہ ایک رکعت کے بعد جماعت میں شریک ہونے والا جماعت کے ثواب سے محروم نہیں ہوتا۔لیکن عالیت مطالبہ کرتی ہے کہ اذاں کی آواز سنو تو شریعتِ محمدی اور عمل مطالبہ کرتا ہے کہ کھانا چھوڑ دو اور **فسعوا الی ذکر الله** کی طرف بڑھو اور یہی کچھ دائرہ کے نظامِ تربیت کے اسباق تھے جس پر ایک دو سو سال قبل بھی عمل جاری تھا۔ بندگی نور محمد خاتم کار کے تعلق سے مورخین لکھتے ہیں کہ آپ نے دائرہ میں تمام اعمال کو عالیت پر برقرار رکھتے ہوئے رخصتی افعال کو ختم کر دیا۔ایک مرتبہ آپ کے دائرہ میں ایک فقیر آ کر صحبت اختیار کی اور پھر چند ماہ قیام کے بعد دائرہ سے جانے لگے تو دوسرے فقراء نے پوچھا بھائی آئے کدھر تھے اور اب کہاں جا رہے ہو۔انہوں نے جواب میں کہا بھائی دائرہ کی بڑی شہرت سن کر آیا تھا کہ کچھ حاصل کروں گا لیکن یہاں تو کوئی کرامت نظر نہیں آئی، اس لئے جا رہا ہوں۔ بھائیوں نے جب یہ بات صاحب دائرہ کے علم میں لائی تو حضرت نے شخص مذکور کو بلوایا اور کہا بھائی جہاں جا ہو جاؤ لیکن جاتے ہوئے یہ تو بتادو کہ تم نے دائرہ میں کوئی ایسا عمل تو رائج نہیں دیکھا جس کی شریعت میں ممانعت ہے۔میاں کے ان الفاظ نے اس کے دل کی حالت متغیر کر دی، اس نے محسوس کیا کہ اس سے بڑھ کر شرع کی پاسداری اور کیا ہو سکتی ہے کہ یہاں عالیت سے کم کا سوال ہی نہیں ہے۔

دائرہ کے تربیتی نظام پر گفتگو چلی ہے تو دیکھئے ہر چہ خواہی از خدا خواہ بہتر است پر کس درجہ عمل آوری تھی۔ صاحب تذکرہ الصالحین لکھتے ہیں کہ میاں ابوبکر اور میاں الہداد حمید کا ایک ہی دائرہ تھا جہاں غالب خاں نامی ایک امیر ان بزرگوں کی ملاقات کے لئے حاضر ہوئے تو اثنائے گفتگو میاں الہداد حمید نے غالب خاں سے اپنے اور بھائی کے لئے ملازمت دینے نوکر رکھنے کی خواہش کا اظہار کیا۔ غالب خاں نے بطور عقیدت ومحبت دونوں کو نوکر رکھ لیا۔ آج کے دور میں ہمارے پاس یہ بات معمولی ٹھیری کہ اس پر کسی قسم کی گفتگو ہو۔ بات آئی گئی ہوگئی۔ لیکن یہ نہ بھولئے کہ یہ دورِ حاضر کا کوئی عام واقعہ نہیں ہے۔ یہ تو اس وقت کی بات ہے جب میراں سید محمود صاحب دائرہ تھے۔ تمام اصحاب میراں علیہ السلام کی رحلت کے بعد ثانی مہدیؓ کے ہمراہ ہندوستان واپس ہو چکے ہیں۔ گو بصد مجبوری ہر ایک نے علیحدہ علیحدہ دائرہ باندھ رکھا ہے۔ لیکن مرکزیت ذہنی، دینی اور سماجی اعتبار سے بھیلوٹ کو حاصل ہے۔ جب یہ خبر میراں سید محمودؓ کے گوش اقدس تک پہنچی تو ایک طویل خط ان دونوں کے نام لکھا جس میں تحریر کیا ''ہم کو کام ایسا کرنا چاہیئے کہ کل کے روز حسرت کا سامنا نہ ہو، تم کو ایک بھی فرد گداشت زیبا نہیں تا کہ کل کوئی تمہارے کام کی سند نہ لے، مخالفین طعنہ نہ دیں۔ میاں الہداد کو نہ چاہئے تھے کہ رفتار وگفتار میں سستی کریں جبکہ تم جانتے ہو کہ دنیا کسی سے وفا نہیں کرتی اور نہ بقا حاصل ہے۔ اس حیاتِ فانی کے لئے آخرت کا گھاٹا اور ندامت مول لینا خوب نہیں۔ میاں الہداد پر کیا مصیبت آ پڑی تھی کہ ان سے ایسی حرکت سرزد ہو جو ہمارے نزدیک نہایت ناپسندیدہ ہے'' دیکھا آپ نے ہر چہ خواہی از خدا خواہ کے برخلاف ایک امیر سے یوں ہی سرسری طور پر اگر دنیاداری کی راہ میں کوئی عمل خواہ آپ کی اور ہماری نظروں میں کتنا ہی غیر اہم، معمولی اور رسمی نوعیت کا ہو انجام پائے تو صاحب دائرہ اس کو کس زاویۂ نگاہ سے دیکھتے ہیں، صاحبانِ دائرہ کا یہ اندازِ فکر بتا رہا ہے کہ نظامِ دائرہ میں اصحاب کی تربیت میں کیا ڈھنگ اختیار کیا جاتا تھا۔ اگر چہ کہ اقتدار نام ہے جس شئے کا اس کو غیر مرکوز کرنے کے لئے عملی اقدام شروع ہو چکے تھے۔ میاں ابوبکرؓ اور میاں الہداد حمیدؓ سے رادھن پور میں دائرہ باندھنے کے لئے بصد اصرار بھیلوٹ چھڑوایا گیا تھا۔ اُن کا اپنا علیحدہ دائرہ عملاً قائم ہو چکا تھا۔ لیکن بھیلوٹ سے ان کے قول فعل عمل پر نگرانی بہر حال جاری تھی۔ مقصود صرف یہ تھا کہ حضور نبی کریم ﷺ کا ارشادِ گرامی ہے میرے اصحاب ستاروں کے مانند ہیں ان میں سے تم جس کسی کی پیروی کرو گے راہ پر رہو گے۔ بناء بریں امامنا علیہ السلام کے اصحاب سے دین اور معاملات دین میں

وہی ترقی ہونی چاہیے جس کی اصحابِ مہدی سے توقع کی جاتی ہے۔ رخصت کو عالیت پر ترجیح نہیں دی جاسکتی یہاں تو ہر قدم عالیت پر ہواور بس

دائروں میں فتوح کی وصولی اور سویت کی تقسیم کے لئے جو عمل جاری وساری تھا وہ خود ایک علیحدہ مضمون کا طلب گار ہے لیکن اختصار کو ملحوظ رکھتے ہوئے یہ عرض کرنے کی اجازت چاہوں گا کہ صاحبانِ دائرہ نے کبھی بھی دائرہ کے کسی فقیر کو اس بات کی اجازت نہیں دی کہ وہ کسی دنیا دار کے گھر جائیں اور کاسبین کو اُن کی خدمت کا موقع فراہم کریں۔ اگر کوئی جا گیر دار کسی فقیر کے ہاتھوں دائرہ کے مکینوں کی خدمت کرتا تو مدح وثنا کا کیا سوال دھتکار اور پھٹکار سے نوازا جاتا۔ اگر کوئی مرید یا واقف کار کسی دائرہ میں متواتر خدمت کے بہانے قدم رکھتا تو اس کی سختی سے مخالفت کی جاتی تھی۔ اس انداز سے دائروں میں تربیت ہوتی رہی کہ وابستگانِ دائرہ کے ذہن میں یہ بات جاگزیں ہو جائے۔ دولتِ دنیا سے زیادہ عظیم وہ چیز ہے جسے فقر وفاقہ کہا جاتا ہے، جس کے لئے سرورِ کائنات نے فرمایا الفقر ....

آیئے مضمون کو ختم کرتے ہوئے دو واقعات ان کے بھی رکھ دوں جنہیں ان دائروں کے تربیت یافتہ کہا جاسکتا ہے۔ بات زیادہ پرانی نہیں کوئی 70 یا 80 سال اُدھر کی ہے۔ کاچی گوڑہ اور بسیط پورہ میں ہمارے کئی ایک دائرہ تھے۔ ایسے ہی ایک دائرہ کے بزرگ کے متعلق وہیں کے رہنے والے ایک جمعدار سے کسی نے دبے الفاظ میں کہا ''جمعدار میاں کے گھر میں دو روز سے چولہا نہیں سلگا'' جمعدار ہڑ بڑا کر اُٹھ کھڑے ہوئے اور اندر زنان خانہ میں گھس گئے اور کچھ دیر بعد باہر آئے تو ساتھ میں ایک خدمتگار کے سر پر بڑا خوان تھا۔ دونوں کو لوگوں نے میاں کے گھر جاتے دیکھا۔ جمعدار نے میاں کو آواز دی۔ میاں باہر آئے۔ جمعدار نے خدمت گار کے سر پر سے خوان لیا اور میاں کی خدمت میں اللہ دیا کہہ کر پیش کر دیا اور پھر کچھ دیر بعد خدمت گار خالی خوان لئے واپس ہو گیا، رات گزر گئی۔ صبح ہوئی، دن چڑھا تو جمعدار کو خیال آیا کہ نہ معلوم میاں کے گھر کا آج کیا حال ہے۔ نکلے، پڑوس سے گفتگو کی۔ سُن گُن لی اور پھر دیوڑی کو واپس آئے۔ کچھ دیر بعد پھر وہی ڈرامہ کا ریہرسل ہوا۔ خوان کا لے جایا جانا۔ جمعدار کا میاں سے عرض کرنا اور پھر خوان کا واپس ہونا، پھر تیسرے دن بھی جمعدار نے وہی ڈرامہ کیا لیکن اب ڈرامہ کا اختتام حیرتناک تھا۔ میاں جمعدار پر اظہار خفگی کر رہے تھے۔ الفاظ کی ترشی اور میاں کے اندازِ برہمی نے خدمت گار کو انواعِ نعمت سے بھرے خوان کو خالی کرنے کا موقع نہیں دیا۔ جمعدار ندامت کے آنسو بہاتے کف

افسوس ملتے بھرے خوان کو دربارِ عالی میں اس شرط کے ساتھ پیش کیا کہ آئندہ ایسی جرأت نہیں کریں گے

ایک اور واقعہ بھی سن لیجئے۔ بات اُسی زمانے کی ہے۔ 70 تا 80 سال ہوئے ہوں گے۔ ایک صاحب حیثیت فرد راستے سے گذر رہے تھے۔ دیکھا اُن کے مرشد کسی چھوٹی سی دوکان سے چھوٹی سی تھیلی میں کچھ اناج کی قسم کا سامان لے رہے ہیں۔ ہوسکتا ہے چاول ہوں۔ دال یا آٹا۔ انہوں نے دور سے اس منظر کو دیکھا۔ نہ جانے کیا خیال آیا۔ گھر لوٹ گئے۔ گھنٹہ دیر گھنٹہ گزرا ہوگا وہ صاحب میاں مرشد کے دروازے پر نظر آئے۔ ساتھ میں بھوئی کے سر پر اناج کے تھیلے تھے۔ اللہ دیا کہہ کر پیش کیا۔ میاں نے قبول کرلیا۔ اُن کی آنکھیں فرطِ مسرت سے جھوم گئیں۔ وہ واپس ہوگئے مگر دوسرے دن جب پھر میاں کو بقال کی دوکان پر اسی طرح سودا خریدتے دیکھ کر فرطِ حیرت میں ڈوب گئے۔ اب اُن کا رخ میاں کے دائرے کی طرف تھا۔ وہاں پہنچے، دائرہ کے ایک فقیر کو اشارہ سے بلوایا اور پوچھا کل میں نے اناج کے جو بورے بھجوائے تھے اس کا کیا ہوا۔ فقیر نے کہا ''کیا بولوں میاں، رات آدھی سے زیادہ گزر گئی، میاں تھیلیاں بھر بھر ساتھ لیتے اور فلاں فلاں کے گھر پر پہنچاتے رہے، یہاں تک کہ ایک دانہ نہیں بچا۔ اب کون بتائے کہاں گئے وہ لوگ جوان دائروں میں تربیت پا کر نکلتے تھے۔ دل کہتا ہے

رہ گئی رسم اذاں روح بلالی نہ رہی
فلسفہ رہ گیا تلقین غزالی نہ رہی

علماء کرام اور مقررین سے اپیل

ادارۂ تنظیم مہدویہ کی جانب سے گزشتہ 15 سال سے ہر اتوار کو دینی محفل 2 تا 3 بجے دن مسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں منعقد ہوتی ہے۔ مقامی مرشدین اور کاسبین مخاطبت کرتے آرہے ہیں۔ اس محفل کے انعقاد کا مقصد یہی ہے کہ قوم کا نوجوان طبقہ ان محفلوں سے وابستہ ہوجائے اور عقیدہ میں پختگی آئے۔ اس کے لئے مقامی علماء کا تعاون ضروری ہے۔ بیرون حیدرآباد کے علماء سے گزارش ہے کہ جب بھی حیدرآباد آنے کا پروگرام ہو ہمیں اطلاع دیں تا کہ ہم آپ کے علم سے استفادہ کرسکیں۔ 9885237858 یا 9110510844 پر اطلاع دیں۔ آپ کی آمد کے منتظر ہیں

600 سالہ جشن میلاد مہدی موعودؑ مبارک

مہدوی دائرہ ہدایت اور دعوت دین کے مرکز ہوا کرتے تھے۔ ایمان وتصدیق کے بعد جو کام عملی طور پر کیا جاتا تھا وہ دعوت دین کا ہوا کرتا تھا۔ کاش یہی کام ہمارے دائروں سے شروع ہوجائے۔

EXCEL ENTERPRISES
&
EXCEL AGENCIES
HAVELLS GALAXY

Sindhanur Road, Manvi - 584123

Distrubuters in :

- ☆ Havells all products
- ☆ LLOYD Air Conditioners
- ☆ LLOYD Refrigerators
- ☆ LLOYD Washing Machind
- ☆ LLOYD LED Television

Standard, Reo & all Crabtree switches

Reputed electricals and Electronics Brand Dealers

Saber Pasha
9845417842

Mohammad Asif
9845098734

600 سالہ میلاد خلیفۃ اللہ مہدی موعود علیہ السلام مبارک

ارشاد نبی اکرم ﷺ: جو شخص شہرت کے لئے کوئی عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اس کے عیوب ظاہر کردے گا اور جو دکھاوے کے لئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ اُسے رسوا کردے گا

اسٹار انٹرپرائزس

Star Enterprises

Authorised Dealers

Atlas, Hero, Hercules, All Ranger Cycles

Bedrock, Metro, Hartex, Ralco Tyres & Tubes

Opp. Telephone Exchange, Bus Stand Road,

Manvi, Raichur - 584123

پروپرائٹر

سید نظام پاشاہ

Cell No. 091-9845463801

سید سراج پاشاہ

Cell No. 09901942339

جناب سید افتخار اعجاز صاحب

دافع ہلاکت (اُمّتِ محمدیہ ؐ)

امام مہدی علیہ السلام کی خصوصیات میں یہ بھی ہے کہ آپ اُمتِ محمدیہ سے ہلاکت کو دور کریں گے۔ چنانچہ آپؑ کی یہ خصوصیت اس حدیثِ شریف میں بیان کی گئی ہے۔

کیف تھلک امۃ انا اولھا والمھدی وسطھا والمسیح آخر ھا ولکن بین ذالک فیج اعوج لیسوا منی ولا انا منھم (رواہ رزین) ترجمہ: وہ اُمت کیسے ہلاک ہوگی جس کی ابتداء میں، میں ہوں اور مہدی اس کے وسط میں اور مسیح اس کے آخر میں۔ لیکن اس کے درمیان غیر مستقیم لوگ ہوں گے جو نہ مجھ سے ہیں اور نہ میں اُن سے ہوں۔

کتب حدیث میں اس حدیث کی سند کو ''**سلسلۃ الذھب**'' کہا گیا ہے اور اس کے راوی حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ عنہ ہیں اور سنن نسائی میں یہ حدیث موجود تھی۔ اس لئے یہ صحیح حدیث ہے۔ آج مطبوعہ شکل میں جو سنن نسائی دستیاب ہے اُس میں یہ حدیث موجود نہیں ہے۔ لیکن قدیم کتب میں اس کا موجود ہونا ہمارے لئے کافی ہے۔

بہ نظرِ غائر دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس حدیثِ شریف میں تین باتیں بیان کی گئی ہیں۔ اور وہ یہ ہیں: (۱) ہلاکتِ اُمت (۲) اول، وسط اور آخر (۳) اور ایک ٹیڑھی جماعت کا وجود۔ ذیل میں ان تینوں باتوں پر بالاختصار بحث کی جاتی ہے۔

تاریخ الاُمم کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ سطحِ ارض پر متعدد قومیں نمودار ہوئیں اور اُن میں سے بہتوں کو ہلاکتوں سے دوچار ہونا پڑا۔ ان میں سے بعض قوموں کا تذکرہ تو قرآن مجید میں بھی موجود ہے۔ جیسے ثمود، عاد وغیرہ۔ اور ہلاک ہونے والی یہ قومیں ارضی وسماوی آفات کا شکار ہوگئیں۔ اور ان پر آفات ومصائب مختلف شکلوں میں نمودار ہوئے۔ جیسے زمین کا پھٹنا، زلزلے کا آنا، سیلاب کا اُمنڈنا، آتش فشاں پہاڑوں کا لاوا برسانا، آندھیوں کا چلنا وغیرہ وغیرہ۔ غرض ان مصائب نے اکثر قوموں کو صفحہ ہستی سے مٹا ڈالا۔ اور بعض قوموں کو تو اس حال میں چھوڑا کہ وہ ناقابل شمار ہوگئیں۔ خصوصاً اُن کا ورثہ بالکل باقی نہ رہا۔

لیکن تاریخ عالم میں اُمت محمد یہ کا معاملہ جدا گانہ ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے اُمّتِ محمد یہ کو خیر الاُمم بنایا اور شاہدِ اقوام عالم کے منصب پر فائز کیا ہے۔ اس لئے اس اُمت سے ہلاکت کو دور رکھنا لازم قرار پایا۔ لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے عین لطف وکرم سے

(۱) خیر المرسلین، خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کو ابتدائے اُمت میں قائم فرمایا۔ (۲) امام مہدیؑ کو درمیانِ امُت میں مقرر کیا اور اُمت کے آخر زمانہ کو (۳) نزول مسیحؑ کے ذریعہ محفوظ کر دیا۔ الغرض بفضلہٖ تعالیٰ اُمتِ محمد یہ ہلاکت وفنا سے محفوظ و مامون ہوگئی ہے۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کونسی ہلاکت ہے جس سے اُمّتِ محمد یہ کو تحفظ حاصل ہو چکا ہے اور وہ ہلاکتِ ظاہری تو نہیں ہوسکتی کیونکہ اُمّتِ محمد یہ جس پیام کی حامل ہے اُسے قیام قیامت تک باقی رہنا ہے۔ پس حقیقت یہ ہے کہ یہ ہلاکت باطنی یا روحانی، مذہبی یا دینی ہے جس سے مسلمانوں کو محفوظ رکھا گیا ہے۔

حدیث شریف کا دوسرے نکتہ اول۔ وسط اور آخر کے الفاظ پر مشتمل ہے اور اس نکتہ کا مطلب بھی جاننا ضروری ہے۔ ان میں سے ہر لفظ ایک خاص عہد کو بتلاتا ہے کہ جس کو عددوں میں محصور نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ عہدِ رسالت کی ضیاء پاشیاں ایک طویل دور پر چھائیں رہیں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بوالہوی تحریکیں بھی کام کرتی رہیں۔ یہاں تک کہ تحریکِ اسلامی میں پژمردگی نمودار ہوگئی۔ پھر احیاء اسلام کے لئے حضرت مہدی موعودؑ کا ظہور ہوا۔ اس نشاۃ ثانیہ سے اسلام دوبارہ زندہ ہوگیا۔ اسی عہد کا نام عہدِ وسطیٰ ہے۔ اس بیان کی تائید ذیل کی حدیثِ شریف سے بھی ہوتی ہے۔

اذا خرج المهدی بای سیرة یسیر؟ قال یهدم ما قبله کما صنع رسول الله ﷺ و یستانف الاسلام جدیداً (عقدالدرر، سراج الابصار صفحہ ۲۱۴)

ترجمہ: جب مہدیؑ کا ظہور ہوگا تو کس سیرت پر چلیں گے تو اُنہوں نے فرمایا۔ اپنے سے پہلے کی ناسزا باتوں کی بنیادوں کو ڈھادیں گے۔ جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے کیا تھا، اور اسلام کو از سرنو قائم فرمائیں گے۔

بندگی میاں عبدالملک سجاوندی عالم باللہؒ نے یہ بھی تصریح فرمائی ہے کہ ’’(مہدی موعود) بدعتوں کو دور کردیں گے اور اُن خطاؤں کو بھی جو مجتہدین سے اعمال وعقائد میں واقع ہوگئی ہیں۔ اور یہ امر اُن کی خصوصیتوں میں سے جیسا کہ پہلے بیان کیا جاچکا ہے اور اس پر آنحضرت ﷺ کا یہ ارشاد بھی

دلالت کرتا ہے کہ وہ آخر زمانے میں دین کو اس طرح قائم کر دیں گے جس طرح کے اول زمانے میں، میں نے اس کو قائم کیا ہے۔ اس لئے کہ اگر مہدی موعود خطا کاروں کی خطا کا حکم نہیں فرمائیں گے تو وہ دین کو اس طرح قائم کرنے والے نہیں ہوں گے جس طرح کہ آنحضرت ﷺ نے قائم فرمایا تھا۔ پس معلوم ہو گیا کہ مہدی علیہ السلام جیسا کہ پہلے ذکر کر چکا ہوں، مذہبوں کے درمیان بھی فیصلہ کرنے والے ہیں۔ اور منجملہ ان کے وہ روایت ہے جو مروی ہے حضرت علی ابن ابی طالبؓ سے مہدی موعودؑ کے قصہ کے ذیل میں، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ مہدی موعود کسی بدعت کو بغیر مٹائے اور کسی سنت کو بغیر قائم کئے ہوئے نہ چھوڑے گا۔ (عقد الدرر میں بھی اس طرح ہے) اور حضرت علیؓ کے اس ارشاد کے معنی یہ ہیں کہ وہ خود کرنے والا اور دوسروں کو اس کے کرنے کا حکم دینے والا ہوگا۔ (صفحہ ۲۱۷، سراج الابصار) طبع اول

مندرجہ بالا مضمون پر مشتمل یہ نقل بھی بصیرت افروز ثابت ہوگی۔ **وھو ھذا**

قد نقل عن الامام المهدی الموعودؑ . ان الله بعث رسوله علی الكفار ليقلع الكفر ويظهر الاسلام فيكون الدين كله لله تعالیٰ كما قال الله تعالیٰ هو الذی ارسل رسوله بالهدیٰ ودين الحق ليظهره علی الدين كله . وبعثنا علی امة رسولنا لنكون هادياً الی الله وعاملاً بكتاب الله وتابعاً لجيبه محمد. ويبعث عيسیٰؑ علیٰ قومنا المقرين بالهدويه ويوجد فيهم بعض البدعة فيدفع عيسیٰ البدعة فيو صلهم الی المقام المحبة والمودة بل يو صلهم الیٰ مقام المشاهدة والروية

ترجمہ: امام مہدی موعودؑ سے منقول ہے (آپ نے فرمایا کہ) اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کو کافروں پر مبعوث کیا تا کہ کفر کو جڑ سے اُکھیڑ دے۔ اور اسلام کو غالب کرے تا کہ سب پر اللہ کا دین غالب ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اُسی نے بھیجا اپنے رسول کو ہدایت اور سچا دین دے کر تا کہ اس کو غالب کرے ہر دین پر۔ اور بھیجا ہم کو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسولؐ کی اُمت پر تا کہ ہم ہدایت کریں اللہ کی طرف، عمل کریں اللہ کی کتاب پر اور پیروی کریں اس کے حبیب محمدؐ کی۔ اور بھیجے گا اللہ تعالیٰ عیسیٰ کو ہماری قوم پر جو مہدوی ہونے کا اقرار کرے گی۔ ان میں بعض بدعتیں پائی جائیں گی جن کو عیسیٰؑ دور کریں گے اور اُن (مہدویوں) کو عشق و محبتِ الٰہی کے مقام تک پہنچائیں گے۔ بلکہ اُن کو مقامِ مشاہدہ اور دیدار

تک پہنچا دیں گے۔(خلاصۃ الکلام)

الحاصل عہد اول میں یہ ہوا کہ آنحضرت ﷺ نے اُمت کی تشکیل کی۔ جب اہلِ ایمان آپؑ کے اطراف جمع ہوگئے تو آپؐ نے اُن کو توحید کا سبق پڑھایا اور کفر وشرک کے ارتکاب سے ہلاکت میں پڑنے سے بچایا اور ملکِ عرب اور اطراف کے ممالک پر اسلام کو غلبہ حاصل ہوگیا۔

عہدِ دوم میں رسم وعادات وبدعت پر عمل پیرائی مسلمانوں کو ہلاک کئے دے رہی تھی۔ باوجود موحد ہونے کے مسلمانوں میں شرکِ باطنی کا بڑا زور وشور تھا۔اس دوسرے عہد میں اللہ تعالیٰ نے مہدی موعودؑ کو مبعوث کیا تا کہ مسلمانوں کو ہدایتِ حقیقی حاصل ہو۔اللہ تعالیٰ کے حبیب(محبوب) محمد ﷺ کی پیروی کرکے لوگ ولایت مقیدہ محمد یہ کا فیضان حاصل کریں۔لیکن تیسرا زمانہ وہ ہوگا جس میں بدعتوں کی دھوم دھام ہوگی۔عشق ومحبت الٰہی فراموش ہوجائے گی۔مشاہدہ روحانی اور دیدارِ الٰہی محض الفاظ کی حد تک رہ جائیں گے۔لیکن اس ہلاکت سے روکنے کے لئے حضرت عیسیٰؑ کا نزول ہوگا اور اسلام میں نئے سرے سے جان ڈال دی جائے گی۔

حدیث شریف میں تیسرا بیان'' فیج اعوج'' کا ہے۔فیج کے لغوی معنوں پر غور کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے یہ وہ کاہل،سُست اور ناپسندیدہ لوگ ہیں جن کو معاشرہ یا سماج میں کوئی بار حاصل نہیں۔اس لفظ کے ساتھ اس کی صفت اعوج کا بیان ہوا ہے کہ یہ لوگ کج فہم اور تیڑھے مزاج کے ہیں۔ ان کی خصوصیت ناپختگی ہے،جوان میں پائی جاتی ہے۔بہرحال یہ ایک ایسی جماعت ہے جو ناپسندیدہ ہے اور حضور رسالت مآب ﷺ نے بھی ان سے اپنی بے تعلقی کا اظہار فرمایا ہے۔یعنی وہ لوگ نہ رسول اللہ صلعم سے وابستہ ہیں اور نہ رسول اللہ صلعم نے اُن کو قبول فرمایا ہے۔مختصر یہ کہ یہ علمائے سوء کی جماعت ہے۔ جو ظہورِ مہدیؑ کے پہلے ہی سے موجود رہے گی اور مہدی موعود کے مبعوث ہونے کے بعد اُن کی مخالفت کرے گی۔اور عوام کو تصدیق مہدیؑ سے روکے گی۔اسی طرح علمائے سؤ مہدی موعود کے بعد نزولِ عیسیٰ تک رہیں گے۔اور بالخصوص مہدی علیہ السلام کی وہ وہ تعلیم،جن سے ولایت محمدیہ کے فیضان کا حصول ہوتا ہے۔علمائے سوء ہمیشہ عوام کو اس نعمت غیر مترقبہ سے روکیں گے اور حضرت مہدی کی روحانی تعلیم کو پوشیدہ کردیں گے۔

اللّٰھم احفظنا من ھٰولاء العلماء

600واں جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک

جس طرح حصول رزق کیلئے ہم اپنی ملازمت کا، کاروبار اور تعلیم وغیرہ پر جدوجہد اور کوشش کرتے ہیں، جان و مال اور وقت کی قربانیاں دیتے ہیں۔ اس طرح قرآن اور حدیث کی روشنی میں ذکر کیے گئے۔ ان اسباب کو بھی اختیار کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری روزی میں وسعت اور برکت عطا فرمائے گا۔

مجیب جویلرس

Mujeeb Jewellers

17-4-609، فتح یاب خاں بازار، چنچل گوڑہ

خالص سونے اور اصلی موتی و نگینے کے زیورات

- ☆ شادی بیاہ اور دیگر تقاریب پر اپنی پسند کے خالص سونے کے زیوارات کی بنوائی واجبی اجرت پر
- ☆ بہترین کاریگر کی خدمات ہمیں حاصل ہیں

بھروسہ مند دوکان جہاں دھوکہ نہیں ہے

24579644 ٹیلیفون دکان

24520153 ٹیلیفون رہائش

ہم تمام برادران قوم کو 600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ کی
دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

''اللہ تعالیٰ نے کان دیئے تا کہ اللہ کی آیتوں کو سنو، آنکھیں دیں تا کہ اللہ کی نعمتوں کو دیکھو، دل دیا تا کہ ان دونوں کو سمجھو لیکن بہت کم لوگ ان نعمتوں کا حق ادا کرتے ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے (آمین)

معروف ٹورس اینڈ ٹراویلس

MAROOF

Tours & Travels

Services

Air Ticketing, Umra Groups, Visit Visa, Passport Service, Hotel Booking, Holiday Packages.

16-4-609, Fatheyab Khan Bazar Road,
Chanchalguda, Hyderabad - 500024, Telangana
Cell No. 98489554980 , 8331910153
marooftravels22@gmail.com

K. Shoeb Uddin Khan
Managing Partner

حضرت سید باقر منظور صاحب

اسلامی فلسفۂ معیشت اور تعلیمات امامنا علیہ السلام

اسلامی فلسفۂ معیشت پر مہدی موعود علیہ السلام کی تعلیمات کا اثر روز روشن کی طرح عیاں ہے اس موضوع پر گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے پہلے مختصراً بعثت مہدی موعودؑ کے وقت اسلام جس منزل نازک سے گزر رہا تھا اس کا اجمالی طور پر یہاں تذکرہ ضروری ہے۔

خلیفۃ اللہ امام مہدی موعودؑ کی ولادت باسعادت ۱۴/ جمادی الاول ۸۴۷ ہجری کو شہر جون پور میں ہوئی مہدی موعودؑ کی اس دنیا میں تشریف آوری کے وقت اسلام اور پیروانِ اسلام کی جو حالت تھی اس کا واضح نقشہ اس نقل امامنا علیہا لسلام کے لفظوں سے ظاہر ہے۔حضرت امامنا مہدی موعودؑ نے فرمایا کہ مہدیؑ کو خدائے تعالیٰ نے ایسے وقت بھیجا کہ دین کا باطن دنیا سے اُٹھ گیا تھا۔

اس موضوع پر اور ایک نقل امامنا علیہ السلام ملاحظہ فرمایئے جس میں اُس دور کے اسلام کی ذہنی اور فکری سطح کا پتہ مل جاتا ہے۔

”نقل است از حضرت میرانؑ فرمودند خدائے تعالیٰ ایں بندہ را مہدیؑ کردہ آنگہی فرستاد کہ از تمام عالم دین رفتہ بود مگردر مجذد بال ماندہ بود“ نقل ہے کہ مہدیؑ نے فرمایا خدائے تعالیٰ نے اس بندہ کو مہدیؑ مقرر کر کے اس وقت بھیجا کہ ساری دنیا سے دین اُٹھ گیا تھا البتہ مجذوبوں میں باقی تھا۔گویا حالات بعثت مہدیؑ کے متقاضی ہو چکے تھے دین سے معنیٔ دین رخصت ہو چکے تھے دین کی امانت کے صرف مجذوب نگہباں رہ گئے تھے ایسے عالم میں ہم سوچ بھی نہیں سکتے کہ اسلام کی روحانی اخلاقی معاشی تہذیبی تمدنی اور معاشرتی اقدار کا حُسن اور تقدس باقی رہا ہوگا۔ چونکہ میرا موضوع گفتگو فلسفۂ معیشت اور تعلیمات امامناؑ ہے اس لئے میں اپنی گفتگو صرف فلسفہ معیشت کی حد تک محدود رکھوں گا ورنہ ایک مختصر مضمون میں ان تمام موضوعات پر خیالات کا اظہار مشکل ہے اور یوں بھی فلسفہ معیشت کا تنہا موضوع بھی۔ع

سفینہ چاہیئے اس بحرِ بیکراں کے لئے

کا متقاضی ہے اس موضوع پر میری گفتگو فکر ہر کس بقدر ہمت اوست کی ترجمان ہے۔

اسلام کے فلسفۂ معیشت پر تعلیمات امامناؑ کی اثر اندازی کا جائزہ لیتے ہوئے خاص طور پر اس حقیقت کو پیش نظر رکھنا چاہئے کہ فرایض ولایت جیسے ترک دنیا، توکل، ہجرت عزلت، صحبت صادقین، ذکر دوام اور طلب دیدار خدا کی تکمیل وتعمیل کرنے والے افراد انقلابی فکر ونظر کے حامل للہیت کے مظہر اور تحریک عمل کے پیکر بن جاتے ہیں اور ان کا ہر قول وفعل قرآنی سانچے میں ڈھل کر نکلتا ہے یوں تعلیمات امامناؑ کی عملی صورت گری ہوتی ہے۔ اس پس منظر میں جب اسلام کے فلسفۂ معیشت پر نگاہ غور وفکر ڈالی جاتی ہے تو دیگر معاشی فلسفوں کے برخلاف اسلام کا فلسفۂ معیشت اپنی خصوصیات کے باعث منفرد وممتاز نظر آتا ہے چونکہ یہ فلسفۂ معیشت کسی ذہن انسانی کی پیداوار نہیں بلکہ اس کا ماخذ ومصدر قرآن حکیم اور احادیث رسولؐ اکرم ہیں۔ مزید برآں اسلام کے فلسفۂ معیشت کو اس نقطہ نظر سے دیکھا جانا چاہئے کہ وہ امور حیات انسانی کا ایک جزو ہے کل نہیں اور اس کی انفرادی اہمیت بھی دیگر علوم عمرانی سے متحد ومربوط ہے اور اس کو مذہبی اقدار، اخلاقی محاسن معاشرتی اصولوں اور روحانی رشتوں سے منقطع کر کے نہیں دیکھا جاسکتا چونکہ اس کے بنیادی اصول دستور الٰہی سے اخذ کردہ ہیں۔ اس لئے فطرت سے ہم آہنگ ہیں۔

فلسفۂ معیشت یعنی معاش کا مسئلہ کیا کھائیں کیسے کمائیں کس طرح خرچ کریں اور کہاں رہیں اور اسی نوعیت کے سوالات پر محیط ہے گویا اس مختصر سی حیات فانی میں سفر حیات کیسے طے کریں اس کا جواب فلسفۂ معیشت دیتا ہے۔ مہدی موعود علیہ السلام نے کسب معاش کے چند حدود متعین فرمادیئے ہیں۔ اس راہ بصیرت پر چل کر فرزندان توحید معاش ومعاد کے پل صراط سے بلاخوف وخطر گزر جاسکتے ہیں۔ چند ملاؤں نے ایک مرتبہ امامنا مہدی موعودؑ سے سوال کیا۔

''کیا آپ کسب کو حرام قرار دیتے ہیں''

جواب امامؑ دعوت بصیرت کا آئینہ دار ہے۔

''میراںؑ فرمودند کہ مومن راکسب حلال است''

(حضرت میراں مہدیؑ نے فرمایا مومن کے لئے کسب حلال ہے)

بھلا تابع تام رسول اللہؐ سے کیسے یہ توقع کی جاسکتی کہ وہ کاسب کو اللہ کا دوست قرار دیئے جانے کے باوجود کسب کو حرام قرار دے گا۔ البتہ مہدی موعودؑ نے کسب کو شرط ایمان سے متحد کر دیا فرمان امامؑ ذیشان میں لفظ مومن صاحبان بصیرت کے لئے دنیائے فکر ہے مومن کی یہ صفت ہوتی ہے کہ وہ

طالب مولیٰ اور پابند ذکر الٰہی ہوتا ہے اور وہ ان صفات سے متصّف ہو کر ہی مشغول کسب ہوتا ہے اس لئے مومن کو کسب معاش کی اجازت ہے نفس کسب کو حرام قرار دینے کے بجائے مہدیؑ موعود نے غفلت از خدا کی کیفیت کو حرام قرار دیا ارشاد امامنؑا ہے۔

''غفلت حرام است وہر چه موجب غفلت است حرام است''

یعنی اگر کوئی مشغول کسب ہو کر محو دنیا ہو جائے اور یہ مشغولیت ومحوّیت غفلت از خدا کی حد میں داخل ہو جائے اور ذہن خدا فراموشی پر مائل ہوتا نظر آئے تو نہ صرف ایسا کسب حرام ہوگا بلکہ ایسا عمل کرنے والا احکام خدا اور رسولؐ کو نظر انداز کرنے والا تصور کیا جائے گا تعلیمات امامنؑا کی اتباع میں جو راہ کسب اختیار کی جاتی ہے وہ ''دست بکار ودل بیار'' کی مظہر ہوتی ہے۔

مہدی موعودؑ کی ہدایت کی یہ خصوصیت ہے کہ وہ فرزندان توحید کی نظر کو اسباب سے ہٹا کر مسبّب کی طرف متوجہ کر دیتی ہے اس منزل میں عزیمت ورخصت کے مناظر بھی ہیں حلال وحلال طیب کی توضیحات بھی ہیں فرمان امامنؑا ہے۔

''یکی حلال است و یکی حلال طیب ۔ حلال آنست که انچه در شرع حلال داشته اند و حلال طیب آنست که یکایک بے گمان و بے اختیار برسد'' جو رزق بے اختیار و بے گماں ملے وہ حلال طیب ہے اور حلال وہ جسے شرع محمدیؐ حلال قرار دے تعلیمات امامنؑا نے رزق طیب کو عالیت دی اور رزق حلال کو درجۂ رخصت میں رکھا۔

رزق حلال طیب پروردگار عالم بصورت انفاق سبیل اللہ ان فقراء کو پہونچا دیتا ہے جن کا ذکر قرآن میں مذکور ہے۔

للفقر آ ء الذین احصر و فی سبیل الله (سورہ بقرہ) یعنی انفاق فی سبیل اللہ کے وہ لوگ مستحق ہیں جو اللہ کی راہ میں خود کو روکے ہوئے اپنی ساری توانائیاں دین کے کاموں میں صرف کر دیتے ہیں۔

ایسے فقراء کا ترک کسب نہ کسب کو حرام سمجھنے کا نتیجہ ہے اور نہ سعیٔ وجد و جہد سے دامن بچانے کا عمل بلکہ **توکل علی اللّٰہ** کی معراج کمال ہے انفاق فی سبیل اللہ کے تعلق سے رسول اکرمؐ سے بھی سوالات پوچھے جاتے تھے جیسے قرآن میں یہ سوال درج ہے۔

یسئلو نک ماذا ینفقون (سورہ بقرہ) تجھ سے پوچھتے ہیں کہ کیا خرچ کریں۔

پھر اس کا جواب اپنے حبیبؐ مکرم کو اللہ تعالیٰ ان لفظوں میں دیتا ہے۔

قل ماانفقتم مّن خیر فللو الدین و الا قربین و الیتمیٰ و المسٰکین وابن السبیل (سورہ بقرہ) ترجمہ: کہہ دو کہ جو کچھ تم خرچ کرو مال سو ماں باپ کے لئے قرابتداروں کے لئے یتیموں مسکینوں اور مسافروں کے لئے۔

یوں تو انفاق فی سبیل اللہ کے مستحقین میں سماج کے تمام ضرورت مند شامل ہیں۔ اور یہ صورت انفاق موجب اجر و باعث ثواب بھی ہے سماجی ضروریات کی تکمیل کا ذریعہ بھی لیکن تعلیمات امامنؑا کی روشنی میں مسکین کا اطلاق ایسے فرد پر کیا جاتا ہے جس کا اپنا کچھ نہ ہو اور اپنا سب بنام خدا دے چکا ہو۔ جس طرح اصطلاح مسکین کا مفہوم عزیمت کا ترجمان ہے اسی طرح ان تعلیمات میں ایثار و قربانی کی منزل عالیت بھی ہے۔

چنانچہ **لن تنالو البرّ حتیٰ تنفقو ا مما تحبون** کی خلیفۃ اللہی تفہیم رموز قرآن کی یوں گرہ کشائی کرتی ہے۔ مہدی علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر طالب کو حصول ذات خدا مطلوب اور خوشنودیٔ معبود مقصود ہو تو اس کو راہ خدا میں اپنی سب سے زیادہ عزیز اور محبوب شئے کو پیش کرنا چاہئے جس وقت اس آیت شریفہ کی تشریح و توضیح زبان امام آخر الزماںؑ سے بیان ہو رہی تھی اس وقت بیان قرآن سماعت کرنے والوں میں بندگی ملک برہان الدینؓ بھی تھے جن کا نام عشرۂ مبشرہ میں شامل ہے۔ بیان قرآن کی تاثیر نے ملک برہان الدینؓ کی زندگی کی کایا پلٹ دی سب کچھ بنام خدا لٹا کر صحبت امام الکائناتؑ اختیار کر لی اور گوہر مقصود پالیا اسیر حلقۂ توکل ہو کر **انّ اللہ یحب المتو کلین** (آل عمران) اللہ کو محبت ہے صاحبان توکل سے کی بشارت کے حق دار ہو گئے۔ **وعلی اللہ فلیتو کل المومنون** (آل عمران) اور اللہ ہی پر بھروسہ چاہئے مومنوں کی عملی تفسیر بن کر رہنمائے راہ توکل بن گئے۔ تاریخ ہدایت میں تعلیمات امامنؑا کی اثر انگیزی کی ایسی سینکڑوں مثالیں ملتی ہیں یوں تو اسلام ایک دین فطرت ہے اور اس کا معاشی نظام بھی مطابق فطرت ہے اس نظام معیشت میں فقرا مساکین کم معاش پانے والے کمانے کی صلاحیت سے محروم اور ضرورت مندوں کی امداد کی قابل عمل منصوبہ بندی کی گئی ہے اسلام معاشی انصاف کا حامی ہے لیکن وہ معاشی کشمکش میں سماجی بھلائی اور صالحیت کے معیار کو حصول دولت کے

لئے نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں دیتا حصول دولت کے لئے جائز و ناجائز ذرایع کی نشاندہی کرتا ہے اسلامی فلسفۂ معیشت کے مقابل سرمایہ دارانہ اور اشترا کی نظم معیشت جبر فطرت اور لوٹ کھسوٹ کے اصولوں پر مبنی ہیں معاشی ضرورتوں کی تکمیل کے نام پر اشترا کی فلسفۂ معیشت فرد کی انفرادی آزادی شخصی ملکیت تصرف مالکانہ۔فطری صلاحتیوں اور فکر وعمل کی آزادی کا گلہ گھونٹ دیتا ہے اوراسی طرح سرمایہ دارانہ نظام فرد کو بلاشرکت غیرے مال کا مالک وسائل وذرائع معیشت پر بے رحمانہ قبضہ وتصرف اور جمع شدہ دولت کو مزید پیداوریٔ دولت کے لئے اپنی مرضی ومنشاء کے مطابق استعمال کر کے معیشت پر اجاداری حاصل کر لینے کے مواقع فراہم کرتا ہے ایسے متضاد اور غیر فطری نظم معیشت کے بالمقابل اسلام کا نظم معیشت متوازن معتدل اور متوسط فطری اقدار کا حامل ہے جو شخصی آزادی فطری حقوق کی فراہمی اور معاشی انصاف کا علمبردار ہے اور اشترا کیت وسرمایہ داری کی بے رحمی وشقاوت کے برخلاف رضا کارانہ جذبۂ ہمدردی کے ساتھ صالح معاشرہ کی تشکیل میں اپنا اہم رول ادا کرتا ہے اور فرد کو فطری صلاحیتوں سے استفادہ کرتے ہوئے آزادانہ فضاء میں جدوجہد پر مائل کرتا ہے چونکہ اس نظم معیشت کا راست تعلق خدائی قانون سے ہے اس لئے یہ دنیا کے لئے پیامِ رحمت اور سامانِ راحت بھی ہے۔اس فلسفۂ معیشت کی بنیاد عشق خدا اور خوفِ آخرت پر رکھی گئی ہے اور کم سے کم خارجی مداخلت کے ساتھ صالح اخلاقی قدروں کو نشونما دے کر انسانیت کو معراجِ کمال پر پہونچانا اس کا نصب العین ہے۔

اس فلسفۂ معیشت نے مہدی موعود علیہ السلام کی ولایت کی خصوصی کیفیات کے اظہار کے ساتھ ایک انقلاب پرور فضاء پیدا کردی۔خصوصاً حکم عشر کی فرضیت نے اسلامی نظم معیشت میں اور اسلامی معاشرہ میں انسانی بنیادوں پر ہمدردی تعاون۔جذبۂ غمگساری اور بالخصوص للٰہیت کا ایسا ماحول پیدا کردیا کہ دنیا یہ منظر رشک کی نگاہوں سے دیکھنے لگی۔**وانفقو فی سبیل الله** اور اللہ کی راہ میں خرچ کرو۔اور اس کیساتھ ساتھ **یآ یّها الّذین اامنو انفقو ا من طیّبٰت ما کسبتم و ممّآ اخرجنا لکم من الارض** . (البقرہ) اے ایمان والو خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی سے اور اس چیز میں سے کہ جو ہم نے پیدا کیا ہے تمہارے واسطے زمین سے اور خرچ کرو تو خوشنودیٔ معبود برحق کے لئے **وما تنفقون الاّ ابتغاء وجه الله** (البقرہ) اور جب تک خرچ کروگے اللہ کی رضا جوئی میں ان احکام قرآنی کو بعثت مہدی موعودؑ سے حیات نول گئی **انفقو ا من طیّبٰت ما کسبتم** (خرچ کرو ستھری چیزیں اپنی کمائی

سے) کے حکم خالق کی تعمیل میں جو کہ بصیغۂ امر دیا گیا ہے۔ امام آخرالزماںؑ نے انفاق فی سبیل اللہ کو بہ حکم خدا بصورت عشر فرض قرار دیا......نقل مہدی علیہ السلام ہے۔

ہر چہ خدائے تعالیٰ بشما بد ہد عشر آں بد ہید ، جو کچھ رزق خدائے تعالیٰ تم کو عطا کرے اس کا دسواں حصہ راہ خدا میں دے دو گویا ہر رزق جدید سے کم از کم دسواں حصہ دینے کی تاکید بھی آیت قرآنی کے مطابق ہے۔

من جا ء بالحسنة فله عشر امثالها (سورہ انعام) جو کوئی لاتا ہے ایک نیکی تو اسکے لئے اس کا دس گناہ ہے یعنی مرد مومن آمدنی یا پیداوار کے دس حصوں میں سے صرف ایک حصہ ہی راہ خدا میں دے کر کامل دس حصے دینے کا اجر وثواب پا سکتا ہے ہم صاحبان تصدیق تو قول خلیفۃ اللہ کو قابل تعمیل سمجھتے ہیں ۔لیکن فقہا اشیائے عشر یہ مقدار عشر عشر واجب ہے یا مندوب کی حد تک اختلاف رائے رکھتے ہوئے بھی عشر کی اہمیت وادائی کو نص قرآنی سے مانتے ہیں ان فقہی ائمہ کا مکسوبہ چیزوں کو چھوڑ کر صرف زمین سے اُگنے والی اشیاء پر حکم عشر کا اطلاق فقہی آئمہ کے استخراج نتائج اور احکام خدا سے اخذ مسائل میں لغزش فکر کا نتیجہ ہے ۔فقہیہ مجتہد کا علم بھی خطا وثواب کا متحمل ہوتا ہے اس لئے صاحب عصمت خلیفۃ اللہ امام مہدی موعودؑ کا حکم فرضیت عشر حرف آخر ہوگا اور فقہی آئمہ کے اقوال کو قول معصومؑ پر ترجیح نہیں دی جاسکتی معصومؑ کا قول تابع منشائے خدا ہوتا ہے اس کو تسلیم کرنے کے لئے خارجی دلیل وحجت کی ضرورت نہیں ۔اسی لئے گروہ مہدویہ میں نفس زکواۃ مع ارکان وشرایط کی فرضیت کو تسلیم کرتے ہوئے عشر کی ادائی پر زور دیا جاتا ہے یہ تسلیم کرتے ہوئے کہ عشر حکم قرآنی اور قول معصومؑ کے واسطے سے فرض ہے

زکواۃ ، اور عشر کو علیحدہ ، علیحدہ انفاق کی صورتیں ماننا ضروری ہے انفاق کو بھی منجملہ زکواۃ نہیں کہا جا سکتا ذہن انسانی بھی تا بحد فکر و تجسس عشر وزکواۃ کے مندرجۂ ذیل اخلاقی ، تمدنی ، معاشرتی اور دینی فوائد کا انکار نہیں کر سکتا زکواۃ سے انفاق فی سبیل اللہ کو علیحدہ تصور کر کے ہی ان فوائد سے استفادہ کیا جا سکتا ہے۔

۱۔ ادائی عشر کی صورت میں ہر مومن انفاق فی سبیل اللہ کی تعمیل کر سکتا ہے جب کہ زکواۃ کا ثواب صاحبان نصاب ہی پا سکتے ہیں۔

۲۔ عشر کی ادائی قلت وکثرت اشیاء واجناس پر منحصر نہیں جبکہ زکواۃ مخصوص اشیاء اور ایک مقرر مقدار و قیمت پر واجب ہوتی ہے۔

۳۔ رزق جدید کے حصول یا مکسوبہ اشیاء یا زمین سے اگنے والی پیداوار تیار ہوتے ہی ادائی عشر کی منزل شروع ہوجاتی ہے جب کہ زکواۃ کی ادائی بموجب نصاب مال ایک سال تک تحویل میں رہنے کے بعد واجب ہوتی ہے۔

۴۔ زکواۃ صاحب نصاب مستطیع ہی ادا کر سکتے ہیں کہ جب کہ عشر غریب مالدار مستطیع غیر مستطیع سب کو ادا کرنا ہے۔

۵۔ غیر مستطیع تا حیات صاحب نصاب نہ ہو تو اس پر زکواۃ کی ادائی واجب نہ ہوگی اس کے برعکس عشر ہر رزق جدید پر دیا جاتا ہے۔

۶۔ زکواۃ کا مصرف معین ومحدود اور اس سے استفادہ کا حق رکھنے والے بھی صرف چند زمروں سے تعلق رکھتے ہیں۔ جب کہ عشر کی جمع شدہ رقم مختلف بھلائی کے کاموں میں قابل امداد افراد کی مدد کیلئے اور دیگر اسباب خیر پر خرچ کی جاسکتی ہے ماضی میں عملاً عشر صاحب دائرہ کے حوالے کر دیا جاتا تھا جمع شدہ عشر کے چار حصے کئے جاتے تھے۔

ایک حصہ خود صاحب دائرہ کے اہل وعیال کے لئے دوسرا حصہ فقرائے دائرہ کے لئے تیسرا مستحق امداد صاحبان تصدیق کے لئے چوتھا حصہ بلا تخصیص مذہب امداد کا استحاق رکھنے والوں کے لئے اس مرحلے پر صاحب دائرہ کی امانت اس کے مسلک کے شایان ہوتی اور اس کے ذاتی ایثار وقربانی کا یہ اعلیٰ معیار ہوتا کہ تقسیم عشر کے بعد اگر کوئی سائل آ کر بنام خدا سوال کر دیتا تو صاحب دائرہ اس کو خالی ہاتھ لوٹانا اس حکم قرآنی کے خلاف سمجھتا۔ اور وہ حصہ جو اس کے اہل وعیال کے لئے مختص کیا گیا تھا **واماالسّآئل فلا تنهر** کی تعمیل میں وہ سائل کے حوالے کر دیتا۔ ان ساری تفصیلات کو پیش کرنے کا مقصد عشر وزکواۃ کا تقابلی مطالعہ وموازنہ نہیں بلکہ عشر کو واجب ماننے سے لامحدود حاصل شدہ زاید فواید پر غور کرنا ہے جن سے صاحب استحقاق فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

چونکہ عشر انفاق فی سبیل اللہ کی ایک معین شکل ہے اس لئے گروہ مہدویہ میں برضا ورغبت اس کی ادائی کا رجحان پایا جاتا ہے اور عشر کی آدائی کرتے ہوئے مصدقین کی نظر اس آیت شریفہ پر رہتی ہے **انفقو اممّا رزقهم الله** (سورۃ النساء) خرچ کرو اللہ کے دیئے ہوئے رزق میں سے۔

اللہ اللہ اس حکم ربانی کی تعمیل میں مومن ومصدق کسی مال پر اپنے مال کا تصور نہیں کرتا وہ تو اللہ کا

مال سمجھ کر اللہ کے حکم کے مطابق خرچ کرتا ہے تعلیمات امامناً کے تصدق میں وہ خودنمائی، خودستائی خود پسندی، خود پرستی اور بے جا غرور وتکبر کا شکار نہیں ہوتا بوجہ اللہ اور بنام خدا کے ساتھ ہی دینے والا مغرور نہیں لینے والا مجبوب نہیں کی کیفیت پیدا ہوتی ہے جو انسان کی کردار سازی میں اہم رول ادا کرتی ہے۔ جب مال ورزق کو اللہ کی دین اور اس پر اس کی ملکیت کا تصور دل نشین ہو جائے تو مال کو خرچ کرتے وقت بھی اصلی مالک کی مرضی ومنشاء پیش نظر رہتی ہے اور یہ ارشاد رب العزت عملی زندگی میں رہنما بن جاتا ہے۔

کلو او شربو و لا تسر فو اانه لایحب المسرفین . (سورہ اعراف) کھاؤ اور پیو اور بیجا خرچ نہ کرو وہ خوش نہیں بے جا خرچ کرنے والوں سے۔

ایک عاشق رب **ولاتسرفوا** کے واضح حکم کے خلاف اعلان بغاوت کرتے ہوئے نمود ونمایش اور فضول رسومات پر بے دریغ خرچ نہیں کرسکتا بہرحال رسومات وغیرہ پر بے دریغ خرچ کی ممانعت ہے اور سختی سے اس پرعمل کا حکم دیا گیا ہے۔ بنام خدا سب کچھ لٹا دینا عاشقان مہدی موعودؑ کی صفت ہے ایثار قربانی کا درس تعلیمات امامنا علیہ السلام کا اہم موضوع ہے خصوصاً بخل اور زر پرستی کا تصّور مصدقین کے ذہن سے نکال دیا گیا ہے۔ چونکہ بخیل کو دوزخی قرار دیا گیا اور بخل مال سے محبت کا نتیجہ ہے بے جا اسراف سے روکنا بخل کا جواز نہیں بن سکتا صاف صاف حکم خدا ہے۔

ولا تجعل ید ک مغلولةً الیٰ عنقک ولا تبسطها کلّ البسط . (بنی اسرائیل) اپنے ہاتھ کو گردن سے نہ باندھو نہ ہی بالکل کھلا چھوڑ دو گویا شریعت مطہرہ خیرالامور اوسطها کی تعلیم دیتی ہے۔

خرچ کیلئے قرآن اعتدال کا راستہ تجویز کرتا ہے اور تقسیم دولت کا قابل قبول طریقہ سکھاتا ہے جہاں بخلّ منافیٔ توکل ہے وہیں راہ انفاق فی سبیل اللہ میں مزاحم بھی بخل مسّبب سے زیادہ اسباب کو موثر ماننے کا نتیجہ ہے جب کہ مہدی علیہ السلام نے مومن ذخیرہ نکنند کے حکم سے اسباب کی اہمیت اور اثر ہی کو زائل کر دیا تعلیمات مہدی موعودؑ میں ذخیرۂ اسباب کا کیا سوال بقول امامنا علیہ السلام

"حضرت میراں فرمودند کسے که دو جامه دار دیکے برادر برہنه باشد اور ابد مہید و گرنه منافق است" "جو شخص دو کپڑے رکھتا ہوا ایک کپڑا اس بھائی کو دے دے جو برہنہ ہے ورنہ وہ منافق ہے"

یہاں بھی مال از خود دینے کا حکم ہے چونکہ سوال ہی نہیں صورت سوال بھی منافیٔ توکل ہے ایسی تعلیمات کی ورثہ دار امت بھلا بخل کا راستہ کیسے اختیار کر سکتی آیت کلام اللہ کی روشنی میں بخیل تو اسیر دام شیطانی ہوتے ہیں۔

سورہ بقر میں ارشاد مالک ارض وسما ہے۔ **الشیطٰن یعد کم الفقر و یا مر کم بالفحشاء و الله یعد کم مغفرۃً منه و فضلاً و الله واسع علیم** . (سورہ بقرہ) شیطان تم کو وعدہ دیتا ہے تنگ دستی کا اور حکم کرتا ہے بے حیائی کا اور اللہ اپنی بخشش اور فضل کا وعدہ دیتا ہے اور اللہ کشایش والا ہے۔ سب کچھ جانتا ہے۔

اس آیت شریفہ کا معنی ومفہوم ذہن نشین ہوتے ہی بخل کے تمام اعتبارات مٹ گئے صدقات وخیرات مال میں ترقی وبرکت کا موجب بن گئے اور صدقات وخیرات سے تنگدستی اور افلاس پیدا ہونے کا خیال وسوسۂ شیطانی ٹھہرا فتوکل **علی الله کا سهارا ملا و الله یرزق من یّشاء بغیر حساب** اور اللہ روزی دیتا ہے جسے چاہتا ہے بے شمار کا علم یقین محکم سے بدلا بفیض شہنشاہ ولایت ہر مصدق کے دل میں بصورت یقین یہ بات جاگزیں ہے کہ بنام خدا سب کچھ لٹا دینے کی ادا خوشنودی رب کا باعث بن سکتی ہے اور ہر مومن ومصدق خود کو اس حکم خالق کی عملی تصویر بنا لینا دلیل تصدیق سمجھتا ہے **ینفقون اموا لھم ابتغا ء موضات الله** . خرچ کرتے ہیں اپنے مال اللہ کی رضا جوئی کے لئے۔

ساری تعلیمات امامناؑ کا محور عشق خدا اور اتباع رسولؐ ہے عشق خدا کے ساتھ تصّور آخرت کا رشتہ جوڑا ہوا ہے۔ اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ امامنا مہدی موعودؑ کی تعلیمات جو احکام قرآنی اور سیرت رسولؐ کا آئینہ ہیں ان کا اثر اسلام کے فلسفۂ معیشت پر اتنا گہرا ہے کہ قال حال اور نظریہ عمل بن گیا ہے اس نظم معیشت کا مثبت پہلو یہ ہے کہ اس کو جس رخ سے بھی دیکھیں للّٰہیت کا پیکر نظر آئے گا اس کی منزل مقصود رضائے الٰہی خوشنودی معبود ہے اور اختتام سفر کی حد خدا کو طلب کرنا ہے۔

الغرض اسلام کے اس فلسفۂ معیشت میں ذکر خدا کی لذت دیدار خدا کی تڑپ ہجرت کا سوز و گداز، ترک دنیا کی حقیقت عزلت کا سکون صحبت صادقین کی حلاوت اور توکل کی استغنائی شان بزبان حال کرشمہ دامن دل میکشد که جا انیجا ست کا منظر پیش کر رہی ہے۔

☆☆☆

600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعودؑ مبارک

بہادر یار جنگ فنکشن ہال

1-6-699، دائرہ زمستان پور، مشیر آباد، حیدر آباد 500020 (تلنگانہ) الہند

ٹرسٹریز بورڈ مہدویہ کلب (وقف) مشیر آباد (قائم 1926ء)

کے زیر انتظام چلائے جانے والا بہادر یار جنگ فنکشن ہال کو جدید طرز کی دلکش ہال بنایا گیا ہے۔
اس کی آمدنی سے مشیر آباد کے قوم مہدویہ کے ساکنان کو حسب ذیل کاموں میں اعانت کی جاتی ہے۔

☆ فلاحی، دینی و دنیوی تعلیمی میڈیکل ایڈ کی سہولت مہیا کرتی ہے
☆ غریب و نادار لڑکیوں کی شادی کے لئے ہال مفت دیا جاتا ہے۔
☆ جن لڑکیوں کی شادی کیلئے ہال دستیاب نہیں ہوتا اُن کو مبلغ -/5,000 روپے امداد دی جاتی ہے
☆ غریب اور فقراء کرام حضرات کے انتقال پر مبلغ -/5,000 روپے سویت دی جاتی ہے۔
☆ محلّہ کے مساجد کے برقی بلس ادا کئے جاتے ہیں۔
☆ گروہ مہدویہ مشیر آباد کے ضرورتمند، مستحق، بیوہ خواتین اور معذور افراد کو ہر ماہ مبلغ -/500 روپے دیا جاتا ہے۔
☆ ہندوستان کے تمام دائروں کے مجاوروں کو مبلغ -/500 روپے ہر ماہ ادا کئے جاتے ہیں۔
☆ محلّہ کے تمام عوام کے لئے حضرت سید یوسف تصور صاحب میموریل کلینک کے نام سے ایک کلینک بھی چلایا جا رہا ہے۔ جس سے عوام کو بہت سہولت دی جا رہی ہے۔

Bahadur Yar Jung Hall

1-6-699, Daira Zamistanpur, Musheerabad, Hyderabad-500020
Managed by: Trustees' Board Mahdavia Club
An Ideal Vennue for All Occasions .We provide all required facilities to make your function memorable

Your Booking is a contribution towards the welfare of Community

Please Remember: Income through the Function Hall is spent for community welfare activities like Medical and Health Services, Girls Education , Religious Education, Scholarship to students, Marriage Fund, Aid to Fuqara, Widows belonging to Mahdavis of Musheerabad and Mujavirs of Dairahs across the country and other Socio-religious Activities.

patronize our function hall to support all the above cited activities

600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک

مشیر آباد جونیر کالج فار گرلز	مشیر آباد ڈگری کالج فار ویمن
انگلش میڈیم۔ مسلمہ تلنگانہ انٹرمیڈیٹ بورڈ	انگلش میڈیم۔ ملحقہ جامع عثمانیہ

زیر اہتمام: مہدویہ کلب ایجوکیشنل سوسائٹی

زیر انتظام: ٹرسٹریز بورڈ مہدویہ کلب (وقف)

جوکہ غیر سرکاری غیر نفع بخش اساس پر چلایا جانے والا ادارہ، معاشرہ کی ترقی بذریعہ بہترین تعلیم، برائے نسواں کے حدف پر گامزن ہے

Musheerabad Junior College for Girls

English Medium, Recognised by Board of Intermediate (T.S)

Musheerabad Degree College for Women

English Medium, Affiliated to Osmania University

1-6-699, Bahaduryarjung Hall Building, Zamistanpur,
Musheerabad, Hyderabad. Ph. 040-27602118
Mobile :9392079281 , 9866612547 , 9515332118

Managed by: Mehdavia Club Educational Society

Under the Aegis of

TRUSTEE'S BOARD MAHDAVIA CLUB (Wakf)

A Nonprofit Organization with mission to provide Excellent Education to women who will make a difference

محمد خلیل خان
کرسپانڈنٹ

محمد غفور خاں
جنرل سکریٹری

600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ کی دلی مبارکباد

گیا وقت پھر ہاتھ نہیں آتا۔ آج وقت ہے قدر کرلو اور نیکیاں اپنے نامۂ اعمال میں
بڑھالو، کیا پتہ کہ کل ہم تم نہ رہیں

TATA AIA
Life Insurance

email:naeemmanzil@gmail.com
SLP Code 5619787
16-8-35, SFN Residency, Chanchalguda, Hyderabad -24

Syed Faizullah Nayeem
Senior Life Planner

SFN

Edu. & Welfare Society

H. No. 16-8-35, SFN Residency
Chanchalguda, Malakpet, Hyderabad - 500024
Cell No. 9346624012
nayeemmanzil@gmail.com

Syed Faizullah Nayeem
Founder

حضرت ابوالفتح سید نصرت صاحب تشریف اللّٰہی علیہ الرحمہ

مہدیت موعودہ

بِمُسْمِلاً وَ مُحَمَّد و مُصَلیاً

خاتم النبین ، افضل المرسلین ، شافع المذنبین ، رحمت للعالمین محمد رسول اللہ ﷺ سے مروی صحیح اور مستند احادیث شریفہ کے مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نبوت اور رسالت کی طرح مہدیت موعودہ بھی خلافت الٰہی کا ایک عظیم منصب ہے جو امت محمدیہ میں مبعوث ہونے والی صرف ایک برگزیدہ ہستی کے لئے مختص ہے۔ یہاں یہ بات خاص طور پر نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ جہاں رسالت مآب ﷺ نے اپنی امت کو یہ قطعی خبر دی کہ لا نبّی بعدِی یعنے میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا وہیں نہایت ،صراحت اہتمام اور تاکید کے ساتھ یہ بھی آگاہ فرمایا کہ آپ کے بعد آپ کی آل سے ایک اللہ کے خلیفہ کی بعثت ہوگی جو اللہ تبارک وتعالیٰ سے ہدایت یافتہ یعنی ''مہدی'' ہوگا۔ جس طرح حدیث شریف لانبی بعدی کی توثیق وتائید قرآن مجید کی آیات کریمہ سے ہوتی ہے۔ جیسے ولکن رّسول اللّٰہ و خاتم النبّین.

اسی طرح بعثت مہدی کی خبر جو آپ نے دی ہے اس کی توثیق وتائید بھی کلام اللہ کی متعدد آیات کریمہ سے ہوتی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ ''مہدیؑ'' کا لقب کلام رسول میں پایا جاتا ہے کلام اللہ میں نہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن مجید میں اس آنے والی ہستی کا ذکر اجمالاً آیا ہے۔ جیسے محمد رسول اللہ ﷺ کا ذکر بھی اگلے کتب سماویہ میں اجمالاً آیا تھا۔ حضرت اسعد العلماء مولانا ابوسعید محمود صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے توضیحات نقلیات میاں عبدالرشیدؒ میں ''قرآن مجید میں لفظ مہدی'' کا ذکر'' کے عنوان کے تحت اس کی یہ توجیہہ فرمائی ہے:

''قرآن مجید میں بہت سارے مسائل ایسے ہیں جن کی تفسیر وتطبیق احادیث شریفہ کے بغیر ممکن نہیں مثلاً قرآن مجید میں صرف اقیمو الصلواۃ ہے لیکن صلوٰۃ الفجر اور صلوٰۃ الظہر وغیرہ نمازوں کی خصوصیتیں اوران کوادا کرنے کی ترکیبیں ذات سرور کائناتؐ ہی سے معلوم ہوئی ہیں۔ ان خصوصیتوں اور ترکیبوں کا قرآن میں مذکور ہونا مخالف استدلال کے لئے مفید نہیں ہوسکتا کیونکہ یہ سب ان آیات ہی کی تفسیر تسلیم کی جاتی ہیں''۔

’’اسی طرح رسول اللہ ﷺ کے بعد امت رسول میں ایک شخص کی بعثت کا ذکر قرآن میں اجمالاً موجود ہے جیسا کہ آنحضرت کا ذکر اگلے کتب سماویہ میں اجمالاً پایا جاتا ہے اسکی توضیح ان آیات کی بحث میں آگے معلوم ہو جائے گی۔ان آیات میں صرف ایک شخص کی بعثت کا ذکر ہے اسکا نام ولقب مخصوص نہیں کیا گیا ہے۔حضرت رسول اللہ ﷺ کی احادیث شریفہ جومہدی موعود کی بعثت کے متعلق پائی جاتی ہیں وہ فی الحقیقت ان آیات ہی کی تفسیر ہیں۔صرف آنحضرتؐ کے فرامین ہی سے معلوم ہوسکتا ہے کہ اس شخص کا نام ’’محمد‘‘ اور لقب ’’مہدی‘‘ ہے اور وہ نسلاً نبی فاطمہؓ سے ہوگا اور اس کے والدین کا نام آنحضرتؐ کے والدین کے نام پر ہوگا۔یہ توضیحات جب کہ ان آیات کی تفسیر وتطبیق ہیں تو ماننا پڑے گا کہ قرآن میں جس شخص کی بعثت کا ذکر ہے وہ مہدیؑ ہی ہیں۔اس لئے احادیث شریفہ میں مہدی کے مامور من اللہ کی خصوصیت بھی بیان ہوئی ہے۔‘‘

’’اس سے ظاہر ہے کہ لفظ ’’مہدی‘‘ کا قرآن میں نہ ہونا مخالف استدلال کی بنا نہیں ہوسکتا۔ ورنہ نعوذ باللہ احادیث صحیحہ ومتواتر کا مخالف قرآن ہونا لازم آئے گا حاصل یہ کہ ’’مہدی‘‘ حضرت رسول اللہ صلعم کا دیا ہوا خطاب ہے اس لئے کلام رسولؐ میں موجود ہے لہذا کلام اللہ میں نہ پایا جانا خارج از بحث ہے۔اسی لئے حضرت بندگی میاں عبدالرشیدؒ نے خطبۂ افتتاحیہ میں یہ الفاظ استعمال کئے ہیں۔

والسلام علی الامام فی آخرالزمان من حضرت الرحمان الموعود فی القرآن المخاطب بالمھدی باللسان من نبی الرحمن علیہ الصلوٰۃ والسلام . ترجمہ: اور بارگاہ رحمان سے سلام نازل ہوامام آخرالزماں پر جن (کی بعثت) کا وعدہ قرآن میں کیا گیا ہے۔اور جن کو نبی الرحمٰن علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زبان مبارک سے ’’مہدی‘‘ کا خطاب دیا گیا ہے

بعثت مہدی موعود کے بارے میں جتنی کثیر احادیث شریفہ وارد ہوئی ہیں اسلام کے کسی اور مسئلے کے بارے میں اتنی کثرت نہیں پائی جاتی۔اہل سنت والجماعت اور اہل تشیع دونوں اسلام کے دور اوّل سے بعثت مہدی موعود کا عقیدہ رکھتے آئے ہیں۔اگر چہ علامات اور تعین شخصی میں اختلاف رہا ہے۔ احادیث بعثت مہدی موعود میں بھی جو اختلاف پایا جاتا ہے وہ صرف علامات میں ہے لیکن سب احادیث اس امر میں متفق اور متحد المعنی ہیں کہ مہدی کی بعثت ہوگی اس کے خلاف کوئی صحیح اور قوی حدیث موجود نہیں ہے۔اکابر علماء اہل سنت نے انسب احادیث کے قدر مشترک کے طور پر بحیثیت تواتر معنوی دوامور

کا استنباط کیا ہے۔ ایک یہ کہ مہدی موعود کی بعثت ضروریات دین سے ہے دوسرا یہ کہ مہدیؑ موعود نبی فاطمہؓ سے ہوں گے۔ یہ بات مسلمہ ہے کہ جس مسئلہ کا ثبوت احادیث متواتر سے ہوتا ہے وہ ایسا قطعی اور یقینی ہوتا ہے کہ اس کا انکار کفر قرار دیا جاتا ہے۔ (ماخوذ از ''مغیبات'' تالیف مرشدی ومولانا حضرت میاں ابوسعید سید محمود صاحب رحمۃ اللہ الرحمٰن)

آنخضرت ﷺ نے مہدی موعود کی بعثت کی ضرورت سے متعلق کئی طریقوں سے اہمیت اور تفصیل کے ساتھ خبریں دی ہیں۔ جن کو اس مختصر سے مضمون میں بیان نہیں کیا جاسکتا۔ یہاں صرف دو روایات پیش کی جاتی ہیں:

دار قطنی، طبرانی، ابونعیم، حاکم وغیرہ محدثین نے ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے کہ **قال رسول اللہ ﷺ لایذھب الدنیا حتیٰ یبعث اللہ تعالیٰ رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی الخ** ترجمہ:۔ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دنیا ختم نہ ہوگی جب تک اللہ تعالیٰ ایک ایسے شخص کو مبعوث نہ کرے جو میرے اہل بیت سے ہوگا۔ اس کا نام میرے نام کے اور اس کے باپ کا نام میرے باپ کے نام جیسا ہوگا۔ الخ

ابوداؤد نے یہ روایت کی ہے: **عن زر بن عبد اللہ عن النبی ﷺ قال لولم یبق من الدنیا الاّ یوم واحد لطّول اللہ ذالک الیوم حتیٰ یبعث رجلا من اھل بیتی یواطی اسمہ اسمی و اسم ابیہ اسم ابی** ترجمہ:۔ حضرت زر بن عبد اللہؓ سے مروی ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر بالفرض دنیا ختم ہونے کو ایک ہی دن باقی رہ جائے تو اللہ تعالیٰ اس ایک ہی دن کو اتنا طویل فرما دے گا کہ میرے اہل بیت سے ایک شخص پیدا ہو جائے گا جس کا نام میرے نام کے اور جس کے والد کا نام میرے والد کے نام کے مشابہ ہوگا۔

اس حدیث شریف کے الفاظ " **لطول اللہ ذالک الیوم** "ضرورت بعثت کی قطعیت کو ثابت کر رہے ہیں۔

رزین نے یہ روایت کی ہے کہ جس سے مہدی موعود کا دافع ہلاکت ہونا ظاہر ہوتا ہے: **کیف تھلک امتی انا فی اوّلھا والمھدی فی وسطھا و المسیح فی آخر ھا** ۔ترجمہ: میری امت کیسے ہلاک ہوگی جس کے آغاز میں ہوں اور مہدی اس کے وسط میں اور عیسیٰ اس کے آخر میں ہیں

صاحب ''مرقاۃ'' نے اس کی شرح میں لکھا ہے کہ اس حدیث کی جو سند ہے ایسی سند کو سونے کی زنجیر کہا جاتا ہے ۔ یہ حدیث " **اشعة اللمعات** "میں زرین سے اور مسند امام احمد جنبلؒ میں عبداللہ ابن عباسؓ سے اور کنز العمال میں حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اور مشکواۃ میں باختلاف الفاظ مروی ہے ۔اب اس منصب عظیم کے چند مراتب کا نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے تاکہ اس کے شرف اور علوے مرتبت کا اندازہ ہوسکے ۔

العرف الوردی فی اخبار المہدی میں ابن ماجہ ،حاکم اور ابونعیم کے حوالے سے حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے جو روایت کی گئی ہے اس میں یہ الفاظ آئے ہیں ۔**ثم یجئ خلیفته الله المهدی فاذا سمعتم به ناتوه فبایعوه ولو حبواً علی الثلج نافه خلیفته الله المهدی** . ترجمہ: پھر اللہ کا خلیفہ مہدی آئے گا پس جب تم اسکی خبر سنو تو اس کے پاس جاؤ اور اس کی بیعت کرو اگر چہ کہ تمہیں برف سے رینگتے ہوئے جانا پڑے کیونکہ مہدی اللہ کا خلیفہ ہے ۔

اس حدیث شریف سے ثابت ہے کہ مہدی موعودؑ خلیفۃ اللہ ہیں اور ان کی بیعت فرض ہے ۔ کیونکہ فبایعوہ (یعنی پس اس سے بیعت کرو) مستفاد یہی ہے اور " **لو حبواً علی الثلج**"(یعنی اگر چہ کہ تمہیں برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے) کے الفاظ سے تاکید ہورہی ہے ۔اور " **فانه خلیفته اللّٰه المهدی** " (یعنی کیونکہ وہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے) کے الفاظ فرضیت بیعت کی وجہ بتارہے ہیں ۔ یہ حدیث شریف اتنی جامع ہے کہ اس سے امام مہدی موعودؑ کے کئی اہم مراتب وخصائص پر روشنی پڑ رہی ہے:

پہلی بات تو یہ ہے کہ مہدی موعود علیہ الصلوٰاۃ والسلام خلیفۃ اللہ ہیں ۔اسی سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ منصب نبوت کی طرح منصب ''مہدیت موعودہ'' بھی ایک وہبی منصب ہے ۔خدائے تعالیٰ اپنے فضل سے جس کو چاہے یہ منصب عطا فرماتا ہے ۔انسان اپنی کوشش اور عبادت وریاضت سے یہ مرتبہ حاصل نہیں کرسکتا ۔اور پھر اسی سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے امام مہدی موعود علیہ السلام مامور من اللہ ہیں اور اس دنیا میں خلق کی ہدایت کے لئے بہ ارسال خداوندی مبعوث ہوئے ہیں ۔ارشاد نبویؐ کی تعمیل میں مہدی موعود علیہ السلام کے ان مراتب کو ماننے سے یہ ماننا لازم نہیں آتا کہ آپ مطلقاً ''نبی'' یا مطلقاً ''رسول'' بھی ہیں اس لئے کہ یہ مراتب مہدی موعودؑ حق میں خود ارشاد رسالت پناہیؐ سے ثابت ہوئے ہیں ۔اور

آپ نے اس خلیفۃ اللہ کا ذکر ایک خصوصی اصطلاح ''مہدی'' سے فرمایا ہے۔ ''نبی'' یا ''رسول'' کی اصطلاح سے نہیں۔ مہدی موعود علیہ السلام کے مامور من اللہ ہونے کے ثبوت میں اس کے علاوہ اور بھی احادیث شریفہ آئی ہیں مثلاً سنن ابن ماجہ میں آیا ہے کہ **یصلحه اللّٰه فی لیلته** ترجمہ: اللہ تعالیٰ مہدی کو ایک رات میں (اس خدمت کی) صلاحیت عطا کر دے گا۔

دوسری بات یہ کہ اس سے مہدی موعود علیہ السلام کا معصوم عن الخطا ہونا بھی ثابت ہو رہا ہے کیونکہ آپ خلیفۃ ہیں خلیفۃ اللہ نبی کی طرح معصوم ہوتا ہے۔ اس کی تائید مزید اس مشہور حدیث شریف سے بھی ہوتی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: **المهدیّ منیّ یقفو ااثری و لا یخطی** (المیز ان جلدا فصل ۲۹) ترجمہ: مہدی میری اولاد سے ہیں۔ میرے نقش قدم پر چلیں گے اور خطا نہ کریں گے۔

شیخ اکبر محی الدین عربیؒ نے فتوحات مکّیہ کے باب (۳۶۶) میں تحریر فرمایا ہے کہ

مانصّ رسول الله صلی الله علیه و سلم علی امامته من ائمته الذّین یکون بعده یر ثه و لا یخطی الاّ المهدی خاصتةً نقد شهد بعصمته کما شهد الدّلیل العقل بعصمته رسول الله صلی الله علیه و سلم. ترجمہ: رسول اللہ نے کسی امام کی نسبت یہ نہیں فرمایا کہ وہ میرے بعد وارث ہوگا اور میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہیں کرے گا۔ یہ خاص مہدی ہی کے بارے میں فرمایا ہے۔ آنحضرت ﷺ نے مہدی اور معصومیت مہدی کے بارے میں اسی طرح شہادت دی ہے جس طرح خود آنحضرت ﷺ کی معصومیت پر دلیل عقل شاہد ہے۔

مہدی موعود علیہ السلام کے معصوم عن الخطا ہونے کی اس سے بڑھ کر دلیل اور کیا ہو سکتی ہے کہ حضور رسالت مآبؐ کے خلق عظیم کی شہادت اللہ تبارک وتعالیٰ نے قرآن مجید میں دی ہے کہ **انّک لعلیٰ خلق عظیم** یعنے بے شک آپ خلق عظیم پر فائز ہیں اور مہدی موعود علیہ السلام کے خلق عظیم کی شہادت رسالت مآب ﷺ نے دی ہے کہ **خُلقُه خُلقُی** یعنے مہدی موعود علیہ السلام کے اخلاق میرے اخلاق ہوں گے۔ طبرانی اور ابونعیم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے اس کی روایت کی ہے۔ ظاہر ہے کہ جس کا خلق رسول اللہ کا خلق ہوگا اور وہ معصوم عن الخطا نہ ہوگا تو اور کیا ہوگا؟

تاریخ شاہد ہے کہ امامنا حضرت سید محمد جونپوری علیہ الصلوٰۃ کے دعویٔ مہدیت کے دلائل و

براہین میں سے دلیل اخلاق ایک نہایت روشن اور تابناک دلیل کی حیثیت سے پیش کی جاتی رہی ہے۔ مختصراً یہ عرض ہے کہ ہماری تاریخ کے پانچ سو سالہ طویل دور میں آپؑ کا بڑے سے بڑا معاند بھی کبائر تو کبائر ہیں کوئی گناہ صغیرہ بھی آپ کے دامن معصومیت کی طرف منسوب نہ کر سکا۔ تیسری بات یہ ہے کہ اللہ کے خلیفہ کو تعلیم اور احکام، اللہ تبارک وتعالیٰ ہی سے حاصل ہوں گے اور خلیفۃ اللہ کے معصوم عن الخطا ہونے کی وجہ سے خطا ونسیان سے بری قطعی اور واجب الیقین اور واجب التعمیل ہوں گے۔ اس لحاظ سے آپ نے جن احکام کو منجانب اللہ فرض قرار دیا ہے ان فرائض ولایت کی فرضیت کو کتاب اللہ اور احادیث رسول اللہ سے بھی ثابت فرمایا ہے۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ وحی بالتوسط اور تنزیل کتاب نبوت و رسالت کی خصوصیت ہے۔ قبلہ گاہی حضرت پیرومرشد مولانا ابوسعید سید محمود صاحب نورؔ **اللہ مضجعہ** ''حضرت مہدی موعود علیہ السلام اور مجدد کا فرق'' کے عنوان کے تحت تحریر فرماتے ہیں کہ

''تابع تام رسول اللہ ﷺ وہی ہو سکتا ہے جس کو اللہ تعالیٰ وحی سے مشرف فرماتا ہو۔ وحی جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے ہو یا بلا واسطہ یعنی راست ذات باری تعالیٰ سے ہو۔ صاحب قرآن ہونے کی حیثیت سے حضرت رسول اللہ ﷺ خاتم الانبیاء ہیں۔ قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی آخری کتاب ہے۔ قیامت تک پھر کوئی کتاب اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوگی۔''

''**ثم ان علینا بیانہ**'' (پھر بے شک قرآن کا بیان ہم پر ہے) آیۂ قرآن مجید کے مطابق مہدی موعودؑ صاحب بیان قرآن ہیں۔ حضرت رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرئیلؑ قرآن کے آیات لانے کے سوا بھی آیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت مہدی موعود علیہ السلام کے پاس بھی آیا کرتے تھے۔ اسی لئے امامنا علیہ السلام نے فرمایا۔ ایں جاہم جبرئیل ہست اماّ دعوےٰ جبرئیل نیست ترجمہ: یہاں (مہدی موعود علیہ السلام کے پاس) بھی جبرئیل ہیں مگر دعویٰ جبرئیل نہیں ہے۔

اس کا یہ مطلب ہے کہ لوازم رسالت سے نزول کتاب بذریعہ وحی متلو، بتوسط جبرئیل علیہ السلام جس طرح ہے ویسی وحی متلو نہیں ہے۔ اس لئے قرآن کے سوائے کسی اور کتاب اللہ کا یا وحی متلو کا دعویٰ نہیں ہے۔ آپؑ نے ارشاد فرمایا **علّمت من اللہ بلا واسطۃ جید الیوم** ترجمہ: ''مجھے روزانہ اللہ کی طرف سے بلا واسطہ تعلیم دی جاتی ہے''۔

امامنا علیہ الصلواۃ والسلام کی بعثت کی غرض وغایت اور آپ کی تعلیمات کے حقیقی مقصد پر

آپ کے اس ارشاد سے روشنی پڑ رہی ہے۔

" حق تعالیٰ مارا فرستادہ است محض برائے ایں است کہ آں احکام وبیان کہ تعلق بہ ولایت محمدیؐ دارد وبواسطۂ مہدی ظاہر شود ونیز فرمود قولا تعالیٰ **ثم ان علینا بیانہ** ایں بیان بزبان مہدی ظاہر شود "ترجمہ: یعنے خدا تعالیٰ نے مجھے خاص طور پر اس لئے بھیجا ہے کہ وہ احکام و بیان جو ولایت محمدیؐ سے تعلق رکھتے ہیں بواسطہ مہدی ظاہر ہوں اور فرمایا کہ خدائے تعالیٰ کا ارشاد **ثم ان علینا بیانہ** یہ بیان مہدیؑ کی زبان سے ظاہر ہوتا ہے۔

چوتھی بات عرض کرنے سے پہلے ایک اصطلاح کی وضاحت کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے۔" مہدیت موعودہ" کے خصائص میں ایک اہم ترین خصوصیت یہ ہے کہ مہدی موعودؑ رسول اللہ ﷺ کے" تابع تام" ہوں گے یعنی آپ کی پیروی میں کامل اکمل ہوں گے۔ اس کی شرح خود ارشاد رسول اللہ ﷺ سے کچھ ایسی وضاحت کے ساتھ ہوئی ہے کہ گویا آپؐ نے" اتباع تام" کی تعریف ہی بیان فرما دی ہو۔ حدیث شریف **المہدیّ منّی یقفو اثری ولایخطی** (یعنی مہدی مجھ سے ہیں میرے نقش قدم پر چلیں گے اور خطا نہیں کریں گے) سے ظاہر ہے کہ" اتباع تام" کے معنی ہیں نقش قدم پر ایسا چلنا کہ کہیں کوئی خطا نہ ہو۔

قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ **قل ھٰذہ سبیلی ادعو الی اللّٰہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتّبعنی و سبحان اللّٰہ و ما انا من المشرکین** (سورہ یوسف) ترجمہ: کہو (اے محمدؐ) یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ بھی بلا ئیگا جو میرا تابع ہے اور سبحان اللہ میں مشرکین سے نہیں ہوں۔

اس آیت کریمہ سے ظاہر ہے کہ رسول اللہؐ داعی الی اللہ (اللہ کی طرف بلانے والے) ہیں اور مامور من اللہ ہیں (یعنی اس کام پر آپ اللہ کی طرف سے مامور) ہیں۔ آپ کی دعوت خطا ونسیان سے پاک ہے اس لئے کہ آپ معصوم عن الخطا ہیں اسی سے یہ نتیجہ بھی نکلتا ہے کہ **من اتبعنی** (جو شخص میرا تابع ہوگا) میں جس تابع کا ذکر ہوا ہے وہ بھی داعی الی اللہ ہو، مامور من اللہ ہو اور دعوت الی اللہ میں معصوم عن الخطا ہو اسی صورت میں اس پر" اتباع" کا حقیقی مفہوم، کامل طور پر صادق آئے گا۔ ورنہ نہیں۔ رسول اللہؐ نے اپنی پوری امت میں ایسے" تابع تام" کی خبر سوائے مہدی موعود کے اور کسی کے حق میں

نہیں دی ہے کہ وہ میرے نقش قدم پر چلے گا اور خطا نہ کریگا۔اس لئے جس تابع رسول کا ذکر اس آیت میں ہوا ہے وہ مہدی موعود کی ذات مبارکہ ہی ہے۔اللہ تعالیٰ نے بعثت امامنا مہدی موعودؑ سے ایک عرصہ قبل ہی بعض اہل بصیرت مفسرین پر اس آیت کریمہ کے معانی منکشف فرمادئے تھے۔ چنانچہ شیخ اکبر محی الدین ابن عربی رحمتہ اللہ نے تفسیر القرآن میں اس آیت کریمہ کے الفاظ " من اتبعنی "کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ''مہدی علیہ السلام ،محمد علیہ السلام کے ''تابع تام'' ہوں گے۔(تفسیر محی الدین ابن عربیؒ) نیز فتوحات میں اس آیت کریمہ کی تفسیر میں مہدی موعود کے اتباع کی خصوصیت یہ بیان فرماتے ہیں کہ: **وصلی اللّٰہ علیہ و سلم لایخطی فی دعا ئہ فمتبعہ و لا یخطی فانہ یقفوا اثرہ** ترجمہ: رسول اللہ ﷺ دعوۃ میں خطانہیں کرتے۔اسی طرح آپ کا تابع (مہدی) بھی خطانہیں کرے گا کیوں کہ وہ آپ کے نشان قدم کی پیروی کرے گا۔

شیخ اکبرؒ نے فتوحات کے باب نمبر ۳۶۶ میں جو مزید صراحت فرمائی ہے اس کا ترجمہ یہ ہے ''البتہ مہدی علیہ السلام اپنے اہل زمانہ پر حجّت اللہ ہیں اور یہ انبیاء علیہ السلام کا وہ درجہ ہے۔جس میں مہدی علیہ السلام کو مشارکت واقع ہے۔اللہ تعالیٰ نے نبی علیہ السلام کو یہ کہنے کا حکم دیا ہے کہ کہو میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور میرا تابع بھی بلائے گا۔'' پس مہدی علیہ السلام آپ کے تابع تام ہیں۔رسول سے اللہ کی طرف دعوت کرنے میں خطانہیں ہوتی۔اسی طرح آپؐ کے تابع سے بھی خطانہیں ہوتی کیونکہ وہ (مہدیؑ) آپ کے نقش قدم پر چلتے ہیں۔اس کے علاوہ حدیث میں مہدیؑ کا یہی وصف وارد ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہدی میرے نقش قدم پر چلیں گے اور خطانہیں کریں گے۔یہ معصومیت دعوت الی اللہ ہے'' (ماخوذ ''ازکحل الجواہر'' جلد اول بجواب ''ہدیہ مہدویہ'' مولفہ حضرت مولانا سید نصرت صاحب رحمتہ اللہ علیہ)

اس کے علاوہ علمائے حق نے قواعدِ نحویہ سے بھی یہ ثابت کیا ہے کہ آیت کے الفاظ اَنَا و مَنِ اتَّبَعَنِی میں ''مَنْ'' کا عطف آنا پر ہوا ہے اور چونکہ یہاں ''اَنَا'' خاص محمد رسول اللہ ﷺ کی ذات مبارکہ ہے اس لئے معطوف بھی خاص ہونا چاہیئے نہ کہ عام۔اس لئے کہ معطوف اور معطوف علیہ دونوں کا حکم ایک ہے۔اگر ''مَنْ'' سے ہو،ایک تابع محمدی مراد لی جائے تو لازم ہوگا کہ ہر ایک داعی حضرت رسول اللہ ﷺ کی طرح معصوم ہو حالانکہ یہ صحیح نہیں ہوسکتا (تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو''دعویٰ مہدیت کی بنیادی

دلیل‘‘از حضرت اسعد العلماء مولانا میاں ابوسعید سید محمود صاحبؒ)

مختصر یہ کہ حدیث شریف **یقفوا اثری یخطی** سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہو رہی ہے کہ اس آیت کریمہ میں جس ’’ تابع تام‘‘ کا ذکر ہو رہا ہے وہ وہی ذاتِ اعلیٰ واقدس ہے جس کا ذکر حدیثِ ثوبانؓ میں رسولؐ نے خلیفہ اللہ المہدی کے الفاظ سے کیا ہے اسی سے یہ بھی واضح ہے کہ رسول اللہ کا یہ ’’ تابع تام‘‘ اللہ کی طرف بصیرت پر بلانے والا یعنی داعی الی اللہ بھی ہے۔اور پھر اسی سے یہ بات بھی واضح ہو رہی ہے کہ آپ کی بیعت اور تصدیق کیوں فرض ہے اور حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ کی حدیث شریف میں رسول اللہؐ نے اپنی امت کو کیوں یہ وصیت فرمائی تھی کہ برف پر سے رینگتے ہوئے جانا پڑے تب بھی جاؤ اور اس سے بیعت کرو۔اب اگر یہ شبہ پیدا ہو کہ کامل اتباع کے کیا معنی ہیں اور بے خطا اتباع رسول کیسے ممکن ہے تو اس کا جواب حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیق ولایت رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد میں موجود ہے کہ **و ان قیل مالمعنی کاملانی اتباعه قلنا ای یتبعه فی احکام الشریعة بالوحی فی الدعوة الی الله فی احواله و افعاله واقواله وغیره لا یتبع الرسل الا باستماع الاخبار والمهدی یکون اعلیٰ بینة من ربه** (بعض الآیات)

ترجمہ:۔اگر کہا جائے کہ اتباع میں کامل ہونے کے کیا معنی ہیں تو ہم کہیں گے کہ مہدی احکام شریعت میں اور دعوت الی اللہ میں اور تمام احوال وافعال اور اقوال میں آنحضرت کا اتباع وحی سے کریں گے اور آپ کے سوائے دوسرا شخص رسولوں کا اتباع احادیث اور روایات سن کر کرتا ہے اور مہدی اپنے رب کی طرف سے بینۃ (حجت واضحہ) پر ہوتا ہے

سیرت مبارک کے مطالعہ سے پتہ چلتا ہے کہ امامنا وسیدنا حضرت سید محمد مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بے خطا اتباع ہی آپ کے تابع تام حضرت رسول اللہ ہونے کی بین دلیل ہے اور منجانب اللہ ایک اعجاز عظیم ہے۔اقوال،اعمال اور احوال میں بے خطا اتباع کا دعویٰ اور اس کا ثبوت اسی وقت ممکن ہوسکتا ہے جبکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے معصوم عن الخطا ہونے کا منصب بھی عطا کیا گیا ہو اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کا اتباع وحی سے کیا جارہا ہو۔کوئی ایسا شخص جو مامور من اللہ نہ ہو اور جسے اللہ تبارک وتعالیٰ کی حمایت حاصل نہ ہو۔اپنے دعوے کی صداقت میں ایسی روشن اور اتنی قوی دلیل کیسے پیش کرسکتا ہے؟ امامنا علیہ السلام نے طالبانِ صداقت کو یہ دعوت دی ہے کہ:

اگر کسے خواہد کہ صدق مارا معلوم کندباید کہ از کلام خدا واتباع محمد رسول اللّٰہ در احوال و اعمال و اقوال مابجویہ و فہم کند کما قال اللہ تعالیٰ۔ ترجمہ:۔اگر کوئی ہمارے دعویٰ مہدیت کی صداقت معلوم کرنا چاہتا ہے تو اس کو چاہئے کہ کلام اللہ اور اتباع محمد رسول اللہ کے معیار پر ہمارے احوال، اعمال اور اقوال میں جستجو کرے اور سمجھے۔

قل ھذہ سبیلی ادعو الیٰ اللّٰہ علیٰ بصیرۃ انا و من اتّبعنی و سبحان اللہ و ما انا من المشرکین (سورۂ یوسف) ترجمہ: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہو (اے محمد) یہ میرا راستہ ہے میں اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں اور وہ (مہدی) بھی بلائے گا جو میرا تابع (تام) ہے۔سبحان اللہ میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

آخر میں چند جملے آیت کے آخری الفاظ **سبحان اللہ و ما انا من المشرکین** سے متعلق بھی عرض کئے جاتے ہیں۔محققین صوفیاؒ کا مذہب یہ ہے کہ آنحضرت ﷺ عشق حقیقی کے مظہر کامل ہیں موجودہ عالم میں عشق کی مظہر اکمل ذات سرور کائنات ہے اور یہی حبّ ذاتی اور عشق حقیقی مبدء ولایت محمدیہ ہے جسے عام اصطلاح میں تعیّن اوّل کہتے ہیں اس ولایت سے حضرت خاتم الانبیاء سرور کائنات موصوف ہیں اور اس کے خاتم حضرت مہدی موعودعلیہ السلام ہیں یعنی خاتمین علیہما السلام کی اہم خصوصیت یہ ہے کہ حبّ ذاتی اور عشق حقیقی کے بھی مظاہر ہیں اسی لئے شیخ محی الدین اکبرؒ خصوص میں حدیث **کنت نبیاً و آدم بین الماء و الطیّن** (میں نبی اس وقت تھا جب آدم کی مٹی خمیر کی جارہی تھی) کے تحت فرماتے ہیں:

وغیر ہ من الانبیا ء ما کان نبیّاً الاّ حین بعث و کذالک خاتم الاولیا کان ولیّا و آدم بین المأ و لیّا الا بعد تحصیل شرایط الولایتہ ترجمہ:۔ازلی نبی ہونے کی خصوصیت حضرت رسولؐ کے لئے ہی مخصوص ہے آپکے سوائے جتنے انبیاء ہیں وہ نبی اس وقت ہوتے ہیں جب کہ ان کی بعثت ہو اسی طرح خاتم الاولیاً اس وقت سے ولی ہیں جب کہ آدمؑ کی مٹی خمیر کی جارہی تھی۔خاتم الاولیاء کے سوائے جو ولی ہوتے ہیں وہ اس وقت ہوتے ہیں جب کہ ان کو ولایت کے شرایط کی تحصیل ہو۔

مختصر یہ کہ حضرت مہدی موعودعلیہ السلام ولایت محمدیہؐ کے خاتم ہیں جس کا ازلی شرف آپ کو

منجانب اللہ حاصل ہے۔ مقام توحید کی انتہا دیدار باری تعالیٰ ہے محققین نے یہ واضح فرمایا ہے کہ تمام انبیاءعلیہم السلام بعض صفات اور بعض اسمائے الٰہیہ کے مظہر ہیں اور حضرت محمد ﷺ خاص اسم ذات باری تعالیٰ کے مظہر ہیں جو جمیع صفات کا جامع اور اسم اعظم ہے یہ اعلیٰ مقام کسی نبی کو حاصل نہیں ہے اور حدیث شریف میں اسی کا بیان ہے جو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا **لی مع اللّٰہ وقت لا یسیعنی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل** ترجمہ: اللہ تعالیٰ کے ساتھ مجھے ایسا وقت حاصل ہے کہ جس میں میرے ساتھ کوئی مقرب فرشتہ کی گنجایش ہے نہ نبی مرسل کی۔

محقق روز بہانؒ نے اس اعلیٰ مقام حقیقۃ الحقیقۃ کو مقام بصیرت کہا ہے۔ صوفیائے محققین کے پاس فنائیت اور بینائی کے مقام میں ''بصر'' اور ''بصیرت'' میں کوئی فرق نہیں ہوتا۔ یہ بات قرآن مجید سے بھی ثابت ہے۔

ما کذب الفؤ ادمارأی ترجمہ: (یعنی معراج میں) آپ نے جس کو دیکھا (یعنے خدا کو) آپ کا دل نہیں جھٹلایا۔ یعنی دل کو یقین کامل تھا کہ یہی ذات کبریائی ہے

نیز قرآن مجید میں آیا ہے: **مازا غ البصر و ما طغیٰ** ترجمہ: (یعنی (آپکی) آنکھ جھپکی نہ حد سے بڑھی۔

اس سے ثابت ہے کہ آپ نے جلوۂ حقیقی کا نظارہ دیکھا اور یہ معلوم ہوا کہ ''بصیرت'' کے انتہائی درجات سے بصارت کا وہ انتہائی درجہ حاصل ہوتا ہے کہ خدا کا دیدار چشم سر سے بھی ممکن ہو جاتا ہے اگر چہ کہ مفسرین اور محدثین کو اس مسئلہ میں کچھ اختلاف ہے مگر کثیر احادیث شریفہ سے معراج میں دیدار خدا ہونا ثابت ہوتا ہے۔ چنانچہ مسلم، ترمذی، نسائی، حاکم، طبرانی وغیرہ نے حضرت ابن عباسؓ سے جو روایتیں کی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ **انه** ﷺ **رأی ربّه بعینه و بفاده** ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے اپنے رب کو اپنی آنکھوں اور اپنے دل سے دیکھا ہے (''تنویر الابصار'' تالیف حضرت العلماء مولانا سید نجم الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ)

اسی لئے اقبال نے کہا

سیدِ کُل صاحبِ اُمّ الکتاب　　پردگیہا برضمیرش بے حجاب
گرچہ عین را بے پردہ دید　　رَبِّ زِدْنی از زبانِ اوچکید

غرض مقام توحید شرک خفی سے تزیہہ کا اعلیٰ ترین مقام ہے۔اسی لئے وما انا من المشرکین (اور میں مشرکین سے نہیں ہوں) کہا گیا ہے۔

خاتم ولایت محمدیہؑ جو آپ کے تابع تام ہیں وہ بھی اسی مقام توحید پر فائز ہیں اسی لئے امامنا مہدی موعود علیہ الصلواۃ السلام آغاز دعوت مہدیت سے اپنے وصال مبارک تک اس آیۂ شریفہ کو پیش فرماتے رہے اور وصال مبارک سے عین قبل آپ کے خلیفہ بندگی میاں سید خوندمیر رضی اللہ عنہ کے زانو پر اپنا سر مبارک رکھے ہوئے اس کی تلاوت فرما کر بیان فرمایا اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ ''ما ہر دواز جملہ مشرکان نہ ایم '' یعنی ہم دونوں (رسول ومہدی) جملہ مشرکین سے نہیں ہیں۔ یہ سن کر بندگی میاں سید خوندمیرؓ نے بندگی میراں سید محمودؓ سے آہستہ کہا کہ یہ کونسا شرک ہے اگر آج اس کی تحقیق نہ ہوئی تو آئندہ مشکل ہوگی۔امامنا علیہ السلام نے فوراً آنکھ کھولی اور فرمایا سید خوندمیر جو خدا کو مقید دیکھے وہ مشرک ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ خاتمین علیہما السلام ذات احدیت کا آئینہ ہیں ان کو کسی کی مشکواۃ میں یہ روایت نہیں ہوتی۔یہی رویت مطلقہ سے تعبیر کی جاتی ہے۔خاتمین کے سوا جو بھی خدا کو دیکھتے ہیں وہ مشکواۃ خاتم ولایت محمدیہ سے دیکھتے ہیں اس کو رویت مقیدہ کہتے ہیں۔اس لئے رویت مطلقہ کے مقابلے میں رویت مقیدہ پر شرک کا اطلاق ہوتا ہے خاتمین علیہما السلام اس سے منزّہ ہیں۔ **وما انا من المشرکین** اسی شرک اعتباری کی نفی ہے۔

اس مضمون میں ''مہدویت موعودہ'' کے صرف چند مراتب وخصائص جو نہایت اختصار کے ساتھ عرض کئے گئے ہیں۔ان سے ناظرین کرام یہ اندازہ فرما سکتے ہیں کہ اسلام میں یہ کیسا عظیم المرتبت منصب خلافت الٰہی ہے ان مراتب کی روشنی میں اس وسوسہ کا بھی ازالہ ہو جاتا ہے کہ ''نبوت'' کی طرح ''ولایت'' کوئی منصب نہیں ہے۔اگرچہ کہ حضرت امامنا علیہ السلام کی بعثت بہ ارسال خداوندی ہوئی ہے لیکن آپ کو بطور اصطلاح والقاب ''نبی'' و''رسول'' نہیں کہا جاتا کیونکہ آپ نے دعوئ نبوت اور رسالت نہیں کیا یہ بھی آپ کے مہدئ برحق ہونے کی واضح دلیل ہے۔لاریب آپ خلیفۃ اللہ، معصوم عن الخطا، داعی الی اللہ، پیغمبر صفات، دافع ہلاکت امت محمدیہ ہیں۔نیز آپ کی جلالت مرتبت یہ ہے کہ آپ مہدئ موعود ہیں اور خاتم ولایت محمدیہؑ ہیں۔ **صلی اللہ علیہما و علیٰ آلھا و اصحابھا اجمعین.** 000

600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی پرخلوص مبارکباد
دعوت دین کا کام کرنے والی تنظیموں اور افراد کو یہ بات گرہ میں باندھ لینی چاہیئے کہ مسائل کے شکار عوام کو محض وعظ و نصیحت کرنا مفید ثابت نہ ہوگا جب تک انہیں پریشانیوں اور مصیبتوں سے نجات دلانے کی جدوجہد نہ کریں

عبدالجبار اینڈ سنس
جنرل اینڈ کرانہ اسٹور

203-4-16، فتح یاب خاں بازار، چنچل گوڑہ

شادی بیاہ اور دیگر تقاریب پر سپلائی کا معقول انتظام

صاف ستھرا نمبر ایک ایٹمس اعلیٰ کوالٹی کے ساتھ اور واجبی نرخ

شہرت یافتہ

پسا ہوا ادرک لہسن ہمیشہ تر و تازہ تیار رہتا ہے

آرڈر پر سپلائی کیا جاتا ہے

برادرانِ ملت کو 600 سالہ میلادِ مبین کلام اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

جمعیتِ مہدویہ

میڈیڈ ہلی، بنگلور

جمعیت مہدویہ مٹیڈ ہلی بنگلور قوم مہدویہ کا ایک کارگرد ادارہ ہے جو گذشتہ 42 سال سے بنگلور کے مہدویوں کی دینی ضروریات، نماز، بہرہ عام، وغیرہ کا اہتمام کررہا ہے۔ قوم کے طلباء اور نوجوانوں جو بغرض تعلیم یا روزگار بنگلور آتے ہیں، ان کے قیام وطعام کی سہولت جماعت خانہ کی عمارت میں ہورہی ہے۔ تین منزلہ عمارت کی تعمیر تقریباً تکمیل کے قریب ہے۔ اس نئی تعمیر کو مکمل کرنے کے لئے کچھ رقم درکار ہے۔ آپ سے گذارش ہے کہ اس منصوبہ کی تکمیل کے لئے ہماری مدد فرمائیں اور ثواب جاریہ حاصل کریں۔ آپ کے عطیاجات اس اکاونٹ میں جمع کرکے رسید کیلئے ہمیں اطلاع دیں۔

Account Name: Jamiat-e-Mahdavia	Account Number: 0793101021736
Bank: Canara Bank, RT Nagar, Bangalore	IFSC Code:CNRB0003246

صدر: سید میرانجی **نائب صدور:** شاہ سلیم، شاہ کلیم عقیل، سید ولی صغیر، سید ارشد مہدی

سکریٹری: سید اظہر مہدی **خازن:** سید عیسیٰ سمیر

جمعیت کی سرگرمیاں

☆ پنج وقتہ نماز، تراویح، عیدین، ☆ دوگانہ، بہرعام کا انتظام

☆ میلاد وسیرت خاتمینؑ کا انعقاد ☆ مذہبی کتابوں کی اشاعت

مدیر

خدایا گامزن فرمادے ہم کو راہِ مہدیؑ پر

تصدیق خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ قرآن اور احادیث کی روشنی میں فرض ہے۔ خوش نصیب ہیں وہ بندگانِ خدا جنہیں تصدیق کا شرف حاصل ہوا اور صحبت حضرت مہدی موعودؑ میں رہنے کی سعادت و عزت حاصل ہوئی۔ تصدیق خلیفۃ اللہ دراصل ایک نعمت ہے جس کا جتنا بھی شکر بجالائے کم ہے

یہ بات سچ ہے گھر بیٹھے ہمیں تصدیق حضرت مہدی موعودؑ کا شرف حاصل ہوا جس کی وجہ سے اس شرف کی، اس اعزاز کی ہم وہ قدر کرنہیں پار ہے ہیں جو کہ کرنا چاہیئے۔ ہر جگہ، ہر قدم میں نادانوں کی کمی نہیں ہے۔ بعض نادان اس نعمت عظمیٰ کو ٹھکرا کر دور جاہلیت میں داخل ہورہے ہیں۔ حضرت نوح علیہ السلام کے فرزند کو مقام و عظمت و مرتبۂ نوح کا علم نہیں تھا اس طرح بعض ہمارے برادروں کا بھی یہی حال و کیفیت ہوگئی ہے۔ روشنی سے وہ تاریکی میں اپنا گھر بنا چکے ہیں اور تاریکی کو روشنی سمجھ بیٹھے ہیں

مقام و عظمتِ حضرت مہدی موعودؑ کیا ہے حضرت محمد رسول اللہ ﷺ سے پوچھئے۔ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کے ارشادات میں ڈھونڈیئے۔ قرآنی آیتوں میں تلاش کیجئے تو معلوم ہوگا کہ تصدیق حضرت مہدی موعودؑ فرض ہے۔ دانا پور میں حضرت بندگی میاں سید محمودؓ اور حضرت شاہ دلاورؓ کی کیفیت کو دیکھئے۔ ام المصدقین بی بی الہدائیؓ کی احتیاط کو دیکھئے۔ حضرت شاہ خوندمیرؓ کے جذبہ تلاش کو دیکھے، حضرت شاہ نعمتؓ کی سیرت میں تبدیلی کو دیکھئے۔ حضرت شاہ نظامؓ کا وہ کیا مقصد تھا جو آپ نے شیخ اسلام کے کہنے پر مکہ مکرمہ سے ہندوستان تشریف لاتے ہیں۔ ان تمام بزرگوں کے واقعات سے یہ بات صاف اور روشن دلیل کے ساتھ سامنے آتی ہے کہ تصدیق حضرت مہدی موعودؑ فرض ہے اور داخل ایمان ہے۔

مقام غور ہے تصور کی دنیا میں جائیے دیکھئے کہ ایک دُلہا ہے، چند منٹوں قبل نکاح ہوا ہے اور دلہن پاس بیٹھی ہوئی ہے۔ رشتہ دار اطراف میں جمع ہیں خوشی و مسرت کا ماحول ہے ایک دوسرے سے ہنسی و مذاق چل رہا ہے ایسے حال و ماحول میں کسی نے کہا کہ حضرت مہدی موعود یہاں آئے ہوئے ہیں۔ دولہے کے کان میں یہ آواز پڑتے ہی دولہے کے مزاج میں تبدیلی پیدا ہوجاتی ہے وہ خوشی و مسرت کے دلفریب تصور و خیالوں سے نکل آتا ہے۔ دلہن سے کہتا ہے مہر میں یہ تلوار ہے اور ہم حضرت مہدی موعودؑ

کی صحبت میں جاتے ہیں، تمہارا اختیار تمہارے ہاتھ میں ہے۔ یہ دولہا حضرت میاں بھائی مہاجرؓ ہیں۔ ادھر دلہن کی کیفیت کو دیکھئے حضرت بھائی مہاجرؓ صحبت حضرت مہدی موعودؑ میں رہتے ہیں ادھر دلہن کے عزیز دوسری شادی کرنے کی ترغیب دے رہے ہیں لیکن قربان جائیے اس دلہن کے وہ کہتی ہے میں دوسری شادی نہیں کرونگی بلکہ آپ کا انتظار کرونگی۔ حضرت بھائی مہاجرؓ کچھ مدت صحبت حضرت مہدی موعودؑ میں رہ کر واپس آتے ہیں اور اہلیہ کو لے کر مہدی موعودؑ کے حضور پہونچتے ہیں۔قربان جائیے اس صبر واستقامت کے۔ان ہستیوں سے پوچھیئے تصدیق مہدی موعودؑ سے، صحبت حضرت مہدی موعودؑ سے کیا کیا ملتا ہے۔آج کوئی لحن سے متاثر ہورہا ہے، کوئی چرب زبانی اور لفاظی سے حیرت زادہ ہوکر اُن تماش بین حضرات کا دیوانہ ہورہا ہے۔ذہن کی آنکھیں کھلی رکھ کر ان ایکٹروں کی اندرونی زندگی کا جائزہ لیں تو وہاں اندھیرا ہی اندھیرا دکھائی دے گا۔ یہ اسلام کی حقیقت سے کافی دور ہیں۔ظاہری مذہبی رنگ سے دنیا پانے کی کوشش میں سدا مصروف رہتے ہیں۔ان کی عبادت میں نہ خضوع رہتا ہے نہ خشوع بلکہ فکر یہی رہتی ہے کس طرح سے مال آجائے، دنیا آجائے۔اللہ تعالیٰ ایسے افراد کی چکر سے ہماری قوم کے نوجوانوں کو بچائے آمین

ملک جی جنہیں حضرت مہدی موعودؑ نے شہزادہ لاہوت کہکر پکارتے تھے آپ ناگور ریاست کے حاکم تھے۔ریاست کی تولیت کے سلسلے میں بھائی سے لڑائی ہوجاتی ہے۔سلطان گجرات سے مدد کے لئے گجرات آتے ہیں لیکن راہ میں خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ سے ملاقات ہوتی ہے۔آپ کے بیان قرآن سے اس قدر متاثر ہوجاتے ہیں کہ تصدیق سے مشرف ہوکر صحبت اختیار کر لیتے ہیں۔ریاست کی تولیت وغیرہ کو ٹھکرا دیتے ہیں اور ولایت کی تولیت حاصل کرتے ہیں۔

تاریخ مہدویہ میں سفر خراسان ایک نہایت ہی کٹھن ودشوار سفر ہے لیکن صحابہ حضرت مہدی موعودؑ نے اس سفر کو نہایت آسانی کے ساتھ ایمان وتصدیق کی چھاؤں میں طے کیا۔حضرت بندگی میاں یوسفؓ کے جسم پر پھٹا پرانا تہبند تھا اور سر پر عمامہ کے بجائے رسی بندھی ہوئی تھی، کھانے کو جھاڑوں کے پتے اور جنگل کا پانی تھا۔آپ کے تلوے میں کانٹا چبھ کر اوپر ظاہر ہوگیا تھا لیکن یہ عاشق مہدی موعودؑ نے اس فقر و فاقہ اور کٹھن سفر کے دوران صحبت خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ سے کنارہ کشی اختیار نہیں کی۔اس لئے کہ انہیں اس بات کا علم تھا کہ تصدیق مہدی موعودؑ داخل ایمانیت میں سے ہے اور آپ کی صحبت فرض ہے۔ بلکہ

الثانیہ پوچھا جارہا ہے حضرت ہمارے سفر میں ایک بہت کٹھن مقام ہے وہ کب آئے گا۔ حضرت مہدئؑ موعودؑ فرماتے ہیں یہ وہی ہے تمہارا صبر بڑا ہے اس لئے تمہیں معلوم نہیں ہورہا ہے۔ حضرت ضیاء الدین بیدری جنہیں حضرت مہدی موعودؑ نے عاشق اللہ کا خطاب عطا کیا تھا آپ بیدر کے مشہور ومعروف سجادے تھے اور کثیر تعداد میں آپ کے مرید تھے۔ مریدوں کے اصرار پر حضرت مہدی موعودؑ آپ کو اپنے مقام پر ہی رہنے کی تاکید کرتے ہوئے واپس بھیج دیتے ہیں۔ حضرت مہدی موعودؑ کے حضور میں پہونچنے کا جنون پیدا ہوجاتا ہے۔ مرید اس کیفیت کو دیکھ کر کہیں حضرت مہدی موعودؑ کے حضور نہ پہونچ جائیں آپ کو حجرہ میں بند کردیتے ہیں۔ یہ عاشق مہدئؑ کھانا پینا سب کچھ چھوڑ دیتا ہے اور ایک دن جوش عشق میں دروازے پر ہاتھ مارتے ہیں اور قفل کھل جاتا ہے اور سیدھا حضرت مہدی موعودؑ کے حضور پہونچ جاتے ہیں۔ یہ عشق و محبت کے واقعات ہمیں دعوت فکر دے رہے ہیں۔ وقت گزرا نہیں ہے، آنکھیں کھولیں، اکثریت واقلیت کے چکر میں صراط مستقیم سے نہ ہٹیں۔ بفضل اللہ تبارک وتعالیٰ جو نعمت عظمیٰ حاصل ہوئی ہے اس کا شکر بجا لائیں اور یاد رکھیں تصدیق واطاعت فرض ہے ہر حال میں حضرت مہدی موعودؑ کی۔

سیرت حضرت مہدی موعودؑ میں ہمیں ایسے بھی واقعات ملتے ہیں۔ بغیر کسی مباحث یا دعوت کے آپ کی مہدیت کو قبول کیا گیا۔ یہ بھی دکھائی دیتا ہے کس طرح نامور علماء کی تنبیہ کی گئی اور ڈرایا گیا۔ مہدئؑ نے ارشاد فرمایا ''بندہ کی بعثت اُس وقت ہوئی جب دین مجذوبوں میں باقی رہ گیا تھا۔ مجذوب وہ ہوتا ہے جس پر اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے حق کی آگہی کے ساتھ، آگے کے واقعات کا بھی علم عطا کرتا ہے۔ حضرت مہدئؑ پٹن میں آمد سے پہلے ہی شاہ رکن الدین مجذوب کو علم ہوجاتا ہے کہ حضرت مہدی موعودؑ پٹن تشریف لارہے ہیں۔ وہ 6 میل پہلے پہنچ کر آپ کا استقبال کرتے ہیں۔ پٹن میں قیام کے دوران آپ کی ضیافت کا اہتمام شاہ رکن الدین کرتے ہیں۔ خادموں کے ذریعہ روٹی اور موز بھیجتے ہیں۔ دائرہ کے اصحاب اس کا ذکر مہدی موعودؑ سے کرتے ہیں۔ حضرت مہدی موعودؑ فرماتے ہیں ایک روٹی اور دو موز کی سویت کرو۔ اس طرح دائرہ کے تمام برادروں میں برابر تقسیم ہوجاتی ہے۔ اس موقعہ پر کسی نے کہا کہ شاہ نے گن کر بھیجے ہیں۔ حضرت مہدئؑ فرماتے ہیں شاہ اہل کشف اور اہل باطن سے ہیں۔ یہ خلیفۃ اللٰہی شان ہے۔ شاہ رکن الدین کو ستر کا لحاظ نہیں رہتا تھا۔ ایک روز مہدی موعودؑ کا گزر آپ کے گھر پر سے ہوا۔ صحابہ نے ذکر کیا کہ یہ شاہ کا مکان ہے۔ آپ ملاقات کا ارادہ کرتے ہیں۔ ادھر شاہ رکن

الدین اپنے خادموں سے کہتے ہیں جلد میرے کپڑے لاؤ، مجھے پہناؤ، شریعت کا حاکم آ رہا ہے۔ شاہ کی حضرت سے ملاقات ہوتی ہے۔ نظر پڑتے ہیں شاہ ادب سے اے دین کے تاجدار کہتے ہوئے خیر مقدم کرتے ہیں۔ مقام غور ہے شاہ بغیر کسی دعوت و حجت کے آپ کی دعوت کو قبول کرتے ہیں۔

حضرت مہدی موعودؑ دعویٰ موکدا کے بعد سلاطین، علماء، امراو غیرہ کو دعوت نامہ تصدیق کا روانہ کرتے ہیں۔ پٹن کے علماء کو بھی دعوت نامہ ملتا ہے۔ ملا معین الدین پٹن کی سرپرستی میں پٹن کے علماء مہدیؑ سے مباحثہ کا ارادہ کرتے ہیں۔ مباحثہ سے پہلے وہ شاہ رکن الدین مجذوب کے پاس حاضر ہوتے ہیں اور غلبہ کی فال نکالنا چاہتے ہیں۔ شاہ رکن الدین جو دلوں کا حال جانتے تھے ان پر غضب ناک ہوتے ہیں اور فرماتے ہیں کہ تم لوگ حق سے مقابلہ کرتے ہو تم پر قہر نازل ہوگا اور آگے فرماتے ہیں تم تمام دین کے چور ہو، مسلمانوں کے رہزن جمع ہوئے ہو۔ چوہوں کی طرح گھنٹی تیار کر کے لائے ہو لیکن بلی سے کون مقابلہ کرے گا، جو آگے آ کر اس کے گلے میں باندھے۔ اس کے بعد شاہ فرماتے ہیں سید محمد کا خنجر اس قدر تیز اور دراز ہے کہ تمہارے سر سے حلق تک پہنچ کر پیٹ کے آنتوں کو پھاڑ دے گا۔ مقام اور عظمت مہدی موعودؑ کو خدارا سمجھئے۔ یہ کوئی معمولی بعثت نہیں ہے، یہ خدائی بعثت ہے۔ اس بعثت کا انکار حضرت محمد رسول اللہ کا انکار ہے اور حضرت محمد رسول اللہ کے انکار خدا کا انکار ہے۔ ہم اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں کہ حضرت محمد رسول اللہ ﷺ کا کلمہ اور تصدیق حضرت مہدی موعودؑ کا شرف حاصل ہوا۔ اگر ہم صدق دل کے ساتھ غور کریں تو علم ہوگا کہ ہمیں اسلام کی سب سے بڑی اور عظیم نعمت ملی ہے۔

الحمد للہ ہم کو ہماری حیات میں 600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ منانے کی سعادت حاصل ہو رہا ہے۔ اس کے لئے ہم ہر لمحہ خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں۔ اس مبارک و مسعود موقعہ پر یہ فقیر آپ کو ''دوڑ پیچھے کی طرف اے گردش ایام تو'' کی سمت لیکر چلتا ہے۔ ہمارے دائرے کیا تھے، روحانی مراکز تھے جہاں روحانی کے ساتھ جسمانی علاج ہوتا تھا۔ یہ سب للّٰہیت کے جذبہ کے ساتھ ہوتا تھا۔ روپیہ، پیسہ، نام و نمود، شہرت کوسوں دور ہوتی تھی۔ ان اللہ والوں کے ذہن میں ایک لمحہ بھی اس کا خیال نہیں آتا تھا۔ ہر حال میں انہیں خوشنودی رب العالمین عزیز تھی۔ اسی راہ میں ان کی تمام زندگی گزری تھی۔ جب ہی ان کے نام کے آگے رضی اللہ عنہ یا بندگی میاں لکھا جاتا ہے۔ آج دائرہ کی زندگی کا احیاء کرنا اولین فریضہ ہے۔ قوم پیاسی ہوگئی ہے۔ پیاس بجھانے کی ضرورت ہے۔ اس کے لئے قولی نہیں عملی

زندگی گزارنا ہوگا۔آیئے دائرہ کی کیفیت دیکھئے۔

تاریخ شاہد ہے کہ دائروں میں جہاں آٹھوں پہر کا ذکر سلطان اللیل وسلطان النہار کی پابندی نوبت وغیرہ تھی وہیں پسخوردہ کا نظام بھی رائج تھا۔عقیدتمند اپنی اپنی تکالیف، پریشانیوں کو صاحب دائرہ کے سامنے پیش کرتے تھے۔صاحب دائرہ یا تو اپنا پسخوردہ عنایت کرتے یا اپنے دائرہ کے کسی فقیر کی طرف اشارہ کرکے ان سے پسخوردہ لینے کے لئے کہتے۔بفضل تعالیٰ یہ پسخوردہ اپنا اثر دکھاتا تھا۔تکالیف و پریشانیاں وغیرہ دور ہوجاتی تھیں۔ پسخوردہ کا جو عمل ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ کی سنت ہے کیونکہ حضور کا ارشاد ہے مومنوں کا پسخوردہ شفاء ہے۔پسخوردہ وہی دے سکتا ہے جس کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو جس کا ظاہر و باطن ایک ہو، جو احکام نبوت وولایت پر کما حقہ پابندی کے ساتھ عمل پیرا ہو۔ جو تارک الدنیا ہو قید و قدم کی پابندی کرتا ہو،عزلت از خلق اختیار کئے ہوئے صبح وشام میں اللہ کے ذکر میں رہتا ہو۔جس کو اپنے سلسلہ کے مرشد سے اجازت ہو۔

حضور نبی اکرم ﷺ جب اللہ تعالیٰ کے حکم پر مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی اور غار حرا میں آپ نے قیام فرمایا حضرت سیدنا ابوبکر صدیقؓ نے غار کے اندرونی حصہ کی صفائی فرمائی۔تمام سوراخ کو بند کردیا۔حضور نبی اکرم ﷺ استراحت فرمارہے تھے ایک سوراخ جس کو بند نہیں کیا گیا تھا اس میں ایک سانپ نے اپنا سر نکالا۔حضرت ابوبکر صدیقؓ کی نظر جیسے ہی اس پر پڑی تو آپ نے فوراً اپنا پیر آگے کرکے سوراخ کو تلوے سے بند کردیا ادھر سانپ آپ کو کاٹنے لگا۔تکلیف سے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھ سے آنسو نکل پڑے اور اسکے خطرے حضور نبی اکرم ﷺ کے رخسارِ مبارک پر پڑے۔حضور بیدار ہوتے ہیں۔جب یہ کیفیت دیکھتے ہیں تو دہن مبارک کا لعاب تلوے پر لگاتے ہیں جہاں سانپ نے کاٹا تھا۔لعب کے لگتے ہی زہر اور تکلیف دفع ہوجاتی ہے۔یہ لعاب دراصل حضور نبی اکرم ﷺ کا پسخوردہ تھا۔
اس طرح ایک مشہور واقعہ یہ بھی ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سے عرض کی کہ آپ جو ارشادات فرماتے ہیں وہ مجھے یاد نہیں رہتے ہیں۔ذہن سے محو ہوجاتا ہے۔یہ سننے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ارشاد فرمائے ابوہریرہ تم اپنا دامن پھلاؤ اس کے بعد حضور اکرم ﷺ اپنے دونوں ہاتھوں سے کوئی چیز دیئے جیسا ابوہریرہ کے دامان میں ڈالتے ہیں اس طرح تین مرتبہ یہ عمل ہوتا ہے اس کے بعد ابو ہریرہؓ کا حافظہ بہت قوی ہوجاتا ہے،بھول جانا ختم ہوجاتا ہے۔یہ بھی ایک حضور اکرم ﷺ کا فیض تھا، یہ فیض بھی پسخوردہ کی طرح اہم تھا جو حضرت ابوہریرہؓ کو دیا گیا تھا۔

خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ نے بھی اس سنت پر عمل کیا۔ جہاں ضروری سمجھا وہاں آپؑ نے اپنا پسخوردہ عنایت فرمایا۔ اُم المومنین بی بی بھیکاؓ ایک راجا کی بیٹی تھیں۔ جن پر ایک جن سوار تھا۔ راجا نے بہت کچھ روپیہ وغیرہ خرچ کر کے علاج کیا لیکن افاقہ نہیں ہوا۔ حضرت مہدی موعودؑ کالپی سے ہجرت فرماتے ہوئے اس مقام پر آتے ہیں، آپ کی آمد کا یہاں پر کافی چرچا ہوتا ہے۔ آپ کی شہرت کو سن کر راجا خدمت میں آ کر اپنی لڑکی کا حال بیان کرتا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ اپنا پان کا پسخوردہ عنایت کرتے ہیں۔ راجا یہ پسخوردہ لڑکی کو کھلانا چاہا تو بے ہوش ہو جاتی ہے۔ آخر یہ پسخوردہ چہرہ پر مل دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہوش میں آتی ہے۔ اس لڑکی کی کیفیت ہی بدل جاتی ہے۔ راجا کہ دل میں خیال آتا ہے حضرت مہدی موعودؑ کے صدقے میں لڑکی کو صحت کامل ہوئی ہے اس کو حضرت کی نذر کر دوں پھر اس نے لڑکی کو حضرت مہدی موعودؑ کی نذر کرتا ہے۔ خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ اس لڑکی کو بی بی الہداتیؓ کے سپرد کرتے ہیں۔ بی بی کے کہنے پر آپ اس لڑکی سے نکاح کرتے ہیں اور اس لڑکی کا نام بھیکا رکھتے ہیں۔ تاریخ مہدویہ میں اُم المومنین بی بی بھیکاؓ سے مشہور و معروف ہیں۔

خدائی بعثت شخصیتوں کا پسخوردہ ایک خاص اثر رکھتا ہے۔ ایک عورت کو حضرت مہدی موعودؑ کا پسخوردہ پلایا گیا۔ کچھ دنوں بعد یہ مرگئی۔ لواحقین اپنے طریقے کی طرح اس کو جلانے کی کوشش کی لیکن آگ اس عورت کو جلا نہ سکی آخر میں اسکو دفن کیا جاتا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ جیسلمیر سے ہجرت فرماتے ہوئے ٹھٹھ تشریف لاتے ہیں۔ اس سفر میں ایک خطرناک جنگل تھا جہاں سانپ کافی تعداد میں تھے۔ ایک قافلہ اس مقام پر پڑاؤ ڈالتا ہے اس قافلے کے لوگوں کو رات سانپ ڈس لیتے ہیں۔ حضرت مہدی موعودؑ اس مقام سے ہجرت فرمانے والے تھے۔ اس قافلہ کا ایک آدمی جو بچ گیا تھا آپ کو تمام واقعہ سنا کر اس راہ کے جانے سے منع کرتا ہے۔ حضرت مہدی موعودؑ اس آدمی کے ساتھ اس مقام پر آتے ہیں اور تمام لاشوں کو دیکھتے ہیں۔ اسکے بعد اپنا پسخوردہ سب کے منہ میں ڈالتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم ہوتا ہے کہ تمام کے تمام ہوشیار ہو جاتے ہیں اور تصدیق سے مشرف ہو کر ہجرت میں ساتھ ہو جاتے ہیں۔ حضرت میاں لاڑ شاہ کو افیون کی عادت تھی۔ حضرت مہدی موعودؑ نے اپنا پسخوردہ دیا اور افیون کی عادت چلی گئی۔

دائروں میں حضرت مہدی موعودؑ کے وصال کے بعد بھی پسخوردہ کا عمل تھا۔ حضرت بندگی میاں شاہ نعمتؓ کا دائرہ جالور میں ہے۔ دائرہ کے ایک لڑکے کو بچھو ڈنک مارتا ہے۔ علاج کرنے پر بھی تکلیف دور نہیں ہوئی۔ حضرت شاہ نعمتؓ کو جب اسکی اطلاع ملتی ہے تو فرماتے ہیں مہدیؑ کی دوا کرو شفاء

ہو جائے گی۔آپ نے فرمایا اجماع کا پسخوردہ لو اور جہاں کاٹا ہے اس سے دھو، اللہ چاہے تو تکلیف دور ہو جائے گی۔اجماع سے پسخوردہ لیا جاتا ہے اور شفا ہوتی ہے۔حضرت شاہ نعمتؒ کا دائرہ چاپانیر میں تھا یہاں قیام کے دوران گردن کے درد کی وجہ سے ایک شخص آکر کہتا ہے کہ کچھ پڑھ کر پھونک دیں۔حضرت نے فرمایا میں پڑھنا نہیں جانتا کسی مُلّا کے پاس جاؤ وہ پڑھکر پھونک دے گا۔اگر چاہتے ہو تو پسخوردہ لے لو انشاءاللہ شفا ہو جائے گی۔یہ آدمی پسخوردہ لیتا ہے اور گردن پر ملتا ہے۔درد ختم ہو کر شفا پاتا ہے۔

دائرہ میں پسخوردہ کے ساتھ ساتھ قرآنی آیتیں وغیرہ بھی پڑھ کر پھونکنے کا عمل تھا۔حضرت بندگی میاں شاہ نظامؒ کے دائرہ کے فقیر میاں حبیب کے کان میں درد ہوتا ہے حضرت سے کچھ پڑھ کر پھونکنے کی گزارش کرتے ہیں۔میاں شاہ نظامؒ ذکر الٰہی کے دم کو پھونکتے ہیں اور بفضل تعالیٰ تکلیف دور ہو جاتی ہے۔آپ ہی کے دائرہ میں ایک شخص آتا ہے اس کے کان میں کنکھجورا (گوم) گھس جاتی ہے۔شدید تکلیف اسے ہوتی ہے۔آپ اپنا پسخوردہ دیتے ہیں۔کان سے وہ باہر نکلتی ہے اور تکلیف دور ہو جاتی ہے

دائروں میں خلاف شریعت کوئی کام نہیں ہوتا تھا۔کسی سے خلاف شریعت کوئی کام سرزد ہوتا تو اسکو سزا دی جاتی تھی اور دائرہ سے باہر بھی کر دیا جاتا تھا۔میاں شیخ محمد دہلوی مہاجر مہدی ہیں۔آپ جھاڑ پھونک اور آسیب کا علم کرتے تھے۔خلیفہ گروہ کو جب اس کی اطلاع ہوئی تو فرمایا یہ طریقہ حضرت مہدی موعودؑ اور آپ کے خلفاء وصحابہ کا نہیں ہے۔میاں شیخ نے فرمایا کہ یہ عمل میں صرف خدا واسطے کرتا ہوں۔پیسے لینے کی غرض سے نہیں اس سے لوگوں کو فائدہ بھی ہوتا ہے۔خلیفہ گروہ نے فرمایا حضرت مہدی موعودؑ نے اس عمل کی ممانعت کی ہے اس لئے جائز نہیں ہے اس پر بھی میاں شیخ نے اپنا عمل جاری رکھا تو حضرت خلیفہ گروہ نے میاں شیخ محمد کو دائرہ سے باہر کر دیا۔

پسخوردہ خاتمین کا عمل رہا خلفاء و بزرگان دین بھی اس پر عمل پیرا رہے۔پسخوردہ اُن کو دیا جاتا ہے اور اُن پر ہی اس کا اثر ہوتا ہے جن کا ایمان اور عقیدہ مستحکم ہے۔اس عمل سے ہٹ کر جو جھاڑ پھونک، تعویز، گنڈے وغیرہ کرتے ہیں وہ خلاف احکامات حضرت محمد رسول اللہ ﷺ اور حضرت مہدی موعودؑ ہے۔اس دنیا میں بھی اور آخرت میں انہیں خسران ہی خسران ہے۔اللہ تبارک وتعالیٰ اور اُس کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں اُن پر جو جادو ٹونا، تعویز وغیرہ کرتے ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اسلام کی صحیح راہ پر چلائے اور خلاف سنت اور خلاف احکام مہدی موعودؑ ہم سے کوئی عمل سرزد نہ ہو، تا کہ قیامت کے دن خاتمین کے آگے شرمندگی نہ اٹھانا پڑے۔

دائرہ میں عبادت وریاضت کے نورانی منظر کے ساتھ ساتھ عدل وانصاف ،حق گوئی ، بے باکی کے ساتھ ہمدردی کے جلوے بھی نظر آتے تھے۔ جہاں حسب ونسب کونہیں بلکہ تقویٰ وپرہیزگاری کو دیکھا جاتا تھا۔ جہاں قرآن اورسنت کی تعلیمات سے ہٹ کرکوئی تعلیم نہ تھی۔ عالیت پرعمل تھا،امیر ہوکہ غریب،تعلیم یافتہ ہوکہ اُمی اُس کی قدرومنزلت ہوتی تھی جوتقویٰ شعار ہوتا تھا۔ دائرہ دراصل روحانی مرکز ہوا کرتے تھے، جوبھی ان دائروں میں قدم رکھتا عبادت وریاضت کے طور وطریقے، عدل و انصاف کو دیکھ کر نہ صرف دنگ رہ جاتا بلکہ تصدیق سے مشرف ہوکر منزل مقصود کو پاتا۔ حسد،غیبت ، چغل خوری،ظلم وستم ،لڑائی جھگڑا کا کوسوں دورتک پتہ نہ تھا۔خوشگوار ماحول میں چھوٹے بڑے،مرد وعورت،فقیرو کا سب زندگی بسر کرتے تھے۔ اتفاقاً کچھ خلاف ورزی نظر آتی تو صاحب دائرہ سزا مختص کرتے اوراس پرعمل ہوتا تھا۔ پاس ادب اس کوقبول کیا جاتا۔کسی میں اتنی ہمت نہیں ہوتی تھی کہ اس کے خلاف کوئی آواز اٹھائے۔ یہ ماضی میں ہمارے دائروں کا حال وکیفیت،اتحاد واتفاق تھا۔ یہ روحانی کیفیت تھی۔آخرمیں اتنا کہوں گا

سب سے اچھا راستہ ہے مہدی موعودؑ کا
سب سے اعلیٰ مرتبہ ہے مہدی موعودؑ کا

ہم غلامانِ مہدی موعودؑ ہیں۔ہم پرفرض ہے کہ تعلیمات نبوت وولایت کی کما حقہ پابندی کریں،کیونکہ ہمیں تعلیم ملی ہے

بہ فیض مہدئ موعودؑ وقف ذکر رہیں
کتابِ دل پہ لکھیں تو خدا خدا لکھیں

یہ ایک حقیقت بھی ہے کہ ہماری کمزوریوں،نااتفاقیاں اورلاپرواہی کی وجہ سے بالخصوص تعلیم وتربیت اورتبلیغ کی راہ پرگامزن نہ ہونے کی وجہ سے بہت سارا نقصان ہورہا ہے۔اے اللہ ہمیں توفیق عطا فرما کہ بزرگانِ دین کی راہ پرگامزن ہوکرقومی افراد کے عقیدہ کواستحکام عطا کرسکیں۔

جوش میں آیا ہے الحاد کا دریا مہدیؑ
مہدویت کا بچا لیجئے سفینہ مہدیؑ

☆☆☆

برادران ملت کو 600 سالہ میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعودؑ مبارک

ایک شخص نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ کوئی ایسا عمل بتادیجئے جن سے آپ ﷺ کی قربت مل جائے، تو آپ ﷺ نے فرمایا دنیا سے منہ موڑ لے اور آخرت والی دائمی زندگی کو اپنا لے تب نہ صرف رب کی رضا مندی بلکہ لوگ بھی تجھ سے محبت کرنے لگیں گے۔

ادارۂ تنظیم مہدویہ

رجسٹریشن نمبر 1026/85

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

مقصود علی خان
سرپرست ادارہ
9885237858

محمد نعمت اللہ خان صوفی
صدر ادارہ
9110510844

ڈاکٹر مجاہد اللہ خاں
نائب صدرادارہ

سید عبدالشکور
معتمد عمومی
9030965595

سید بشیر بخاری و سید عبید مہدی منوری
معتمدین

حافظ سید عبدالعزیز احسن
خازن

و دیگر اراکین ادارہ

برادرانِ ملت کو 600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت میراں
سید محمد جونپوری مہدی موعودؑ کی دلی مبارکباد پیش کرتے ہیں

ادارۂ حیات و ممات مہدویہ

رجسٹرڈ نمبر 41/1963

چنچل گوڑہ، حیدرآباد

اصحاب اقتدار اگر صالح اور باکردار ہوں تو پورا سماج چارونا چار پاکیزہ اور صالح بن جاتا ہے۔

نیز

قوم کے وہ افراد جو صاحب ثروت، سخی اور فیاض ہوں ان پر ذمہ داری ہے کہ وہ اپنی دولت کو صرف ذاتی عیش و عشرت کے لئے مختص نہ کرلیں بلکہ قوم کے مستحق افراد کی تعلیم و تربیت اور طبی ضرورتوں کے کاموں کو پورا کرنے میں صرف کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ اس عمل سے قوم کی ترقی ہوگی

لہٰذا

قومی اداروں، انجمنوں سے ربط پیدا کرکے ان کاموں کی تکمیل کے لئے اعانت کریں

برادرانِ ملت سے فراخدلانہ تعاون کی اپیل کی جاتی ہے

A/c No. 19380100002897
Bank of Baroda, Chanchalguda Branch
IFSC BARB0CHANCH

شیخ چاند ساجد
صدر

محبوب علی خاں
نائب صدر

سید محمود تشریف اللہی
معتمد عمومی

افتخار علی خاں
خازن

انجینئر سید اعجاز حسین، محمد نعمت اللہ، سید اسحاق
معتمدین

جناب ابوالفیض سید احمد صاحب عابدؔ
شریک مدیر

مہدی موعودؑ کا تصور حیات

حضرت مہدی موعودؑ چونکہ مامور من اللہ ہیں خلیفۃ اللہ ہیں جس کی وجہہ سے اس عنوان پر یہ سوال اٹھ سکتا ہے کہ مہدی کا اپنی ذات سے حیات کا کوئی تصور کیسے ہوسکتا ہے جبکہ وہ جو کچھ کہتے ہیں یا کرتے ہیں من جانب اللہ جو حکم ملتا ہے بلا واسطہ وہ کرتے ہیں۔ اس بات میں کوئی شک وہ شبہ نہیں ہے لیکن ہم اس کو ایک اور طرح سمجھنے کی کوشش کرینگے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے رسولؐ اور مہدیؑ کی ایک جہت ہم کو بتائی ہے وہ ہے جہتِ بشریت۔ اللہ اپنے کلام میں فرماتا ہے۔

قل لو کان فی الارض ملائکة یمشون مطمئنین لنزلنا علیهم من السماء ملکا رسولاہ ترجمہ: کہد و اگر ہوتے زمین میں فرشتے پھرتے بستے تو ہم اتارتے ان پر آسمان سے کوئی فرشتہ پیغام دے کر (سورہ الاسرا آیت 95)

اس سے معلوم ہوا کہ وہ اس لئے بتایا گیا کہ کل عوام الناس عمل کے میدان میں یہ نہ کہیں کہ ہم ان سب چیزوں پر عمل کیسے کریں وہ تو نور کے تھے وغیرہ لیکن اللہ تعالیٰ نے جہتِ بشریت میں رسولؐ و مہدیؑ سے قران پر مکمل عمل کروا کر دنیا والوں پر یہ ثابت کر دیا کہ انسان اس پر عمل کرسکتا ہے۔ اسی لئے مہدی موعودؑ نے حیات کا کیا تصور ہونا اور اس پر کس طرح عمل کر کے مقصد حیات کو پانا ہم کو بتایا ہے اس پر بات کرتے ہیں۔

اللہ نے دنیا میں حضرت آدم کو بھیجا تب سے ہی واپسی سے پہلے اپنے رب کو راضی کرنے کے آداب وطور طریقہ بتانے کے لئے اپنے رسول اور خلیفہ دنیا میں مبعوث کرتا رہا ان تمام میں یا ان تمام کی تعلیمات میں جو چیز مشترک رہی وہ تھی توحید باریِ تعالیٰ کی تعلیم اور اللہ کے ہر حکم پر سرِ تسلیم خم کرنے کی تعلیم باقی تمام چیزیں دنیاوی ضرورت وقت اور مقام کے لحاظ سے تبدیل ہوتی رہی قران کی یہ آیت اسی بات کا ثبوت ہے **لقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدوا الله و اجتنبوا الطاغوت فمنهم من هدی الله و منهم من حقت علیه الضلالة فسیروا فی الارض فانظروا کیف کان عاقبة**

المکذبین ہ ترجمہ ہم نے ہرامت میں ایک رسول بھیجا اور اس کے ذریعہ سب کو خبردار کردیا کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو اور طاغوت کی اطاعت سے بچو۔ان میں سے کسی کو اللہ تعالیٰ نے ہدایت بخشی اور کسی پر گمراہی مسلط ہوگی (سورۃ نحل آیت نمبر ۶۳)

آخرکار حضرت رسول اللہؐ کی بعثت کے وقت ایک مکمل شریعت نازل فرمائی اور قران کی صورت میں ایک مکمل قانون ہمارے حوالہ کیا اور یہ بھی فرمادیا گیا کہ یہ آخری شریعت اور یہ آخری کتاب ہے اس کے بعد کوئی شریعت اور کوئی کتاب آنے والی نہیں ہے اور ساتھ میں رسول اللہؐ کو معلوم کردیا گیا اور رسول اللہؐ نے امت کو بتلادیا کہ ان کی امت کبھی ہلاک نہیں ہوگی حدیث رسولؐ ہے ''فرمایا رسول اللہؐ نے کہ کیسے ہلاک ہوگی میری امت جس کے شروع میں میں ہوں اور آخر میں عیسیٰ ابن مریم اور درمیان میں مہدی''

اس سے دو باتیں صاف ہوگی کہ مہدی موعودؑ کا تصور حیات بھی وہی ہوگا جو رسول اللہؐ کا تھا دوسری بات حضرت عیسیٰ ابن مریم کا جب دوبارہ نزول ہوگا ان کا تصور حیات بھی وہی ہوگا۔

شروع سے آخر تک اللہ کے پیغام میں جو چیز مشترک رہی وہ توحید باری تعالیٰ ہی رہی بعض لوگ اس کو وحدانیت بھی کہتے ہیں پہلے یہ دیکھتے ہیں کہ توحید اور وحدانیت کیا ہے اور عقیدہ توحید کیا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کے یہ معنی ہرگز نہیں کہ دوسرے کے اعتبار سے اُس میں مفہوم وحدت آیا، بلکہ اللہ تعالیٰ کے واحد ہونے کا معنیٰ یہ ہے کہ وہ واحد حقیقی ہے اُس کی ذات ازل سے ہی وحدتِ ذاتی سے متصف ہے اور وہ ہر قسم کے اشتراک اشتباہ مماثلت تعدد اتحاد وغیرہ سے پاک ہے۔

جو کوئی اپنی فکر، اپنے علم، نظریہ اور فلسفہ کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کو واحد مانتا ہے تو یہ اُس کا نظریہ ہوا جس کو ہم وحدانیت کہے سکتے ہیں اللہ کو واحد باعتبار زبانِ رسول اللہؐ جیسا کے رسول اللہ نے دعوت دی ''قل ھواللہ احد'' کے اعتبار سے حالتِ غیب میں اس کو تمام کمالات کے ساتھ واحد ماننا یہ عقیدہ توحید ہوا یعنی اس کی وحدت کو عقیدہ توحید میں لانے کے لئے اللہ کے بھیجے ہوئے مرسل کو ماننا ضروری ہے۔اس بات کو سمجھنے کے لئے قرانی آیات دیکھتے ہیں تو پتہ چلتا ہے سورہ انعام کی آیت نمبر ۷۴ سے ۷۹ تک حضرت ابراھیمؑ کا ذکر ہے اس میں بتایا گیا کہ لوگ چاند کو پھر سورج کو واحد اپنا خدا کیسے مانتے تھے اس کے علاوہ رسول اللہ کو جب حکم ہوا کہ اپنے رشتہ داروں سے دین اور عقیدہ توحید بیان کرو رسول اللہ نے ان

سے پہلے اپنے امین ہونے کی گواہی لی اور اپنی صداقت کا اقرار اعلان توحید سے پہلے کروالیا تا کہ انکار کرنے والوں پر حجت قائم ہو جائے۔

ایک اور واقعہ حضرت یعقوبؑ کا ہے سورہ البقرہ میں اس کا ذکر آیا ہے۔

ام کنتم شهداء اذ حضریعقوب الموت لا از قال لبنیه ما تعبدون من بعدی قالو ا نعبد الهک و الہٰ ابائک ابراهیم و اسمعیل و اسحاق الها واحد و نحن لهُ مسلمون ہ ترجمہ'' کیا تم موجود تھے جس وقت قریب آئی یعقوبؑ کی موت جب کہا اپنے بیٹوں کو تم کس کی عبادت کرو گے میرے بعد بولے ہم بندگی کریں گے تیرے رب کی اور ترے باپ داداوں کے رب کی جو کے ابراھیمؑ اور اسمعیلؑ اور اسحاقؑ ہیں وہ ہی ایک معبود ہے اور ہم سب اسی کے فرماں بردار ہیں (سورۃ البقرہ آیت نمبر۱۳۳)

اس سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ پیغمبر کے واسطے سے خالق کی پہچان وحدانیت یا توحید کے ساتھ ساتھ ایمان اور عقیدہ ہے۔اس سے ایک بات اور واضح ہوتی ہے عقیدہ توحید کے لئے واسطہ یا وسیلۂ رسول ضروری ہے۔حضرت مہدی موعودؑ کے تعلق سے بھی قران میں جہاں ذکر آیا ہے وہ ۱۸ آیتیں ہیں ان میں کی ایک آیت کا بیان مہدی موعودؑ نے اپنے دعویٰ کے وقت کیا وہ ہے۔

افمن کان علیٰ بینة من ربه و یتلوه شاهد منهُ من قبله کتابِ موسیٰ امام و رحمه اولئک یومنون به و من یکفر به من الاحزاب فلنار موعده فلا تک فی مرية منهُ انهُ حق من ربک و لکن اکثر الناس لا یومنون ترجمہ:۔ بھلا جو شخص اپنے پروردگار کی جانب سے بینہ (روشن دلیل) پر ھو اور اس کی جانب سے ایک گواہ (قران) ہو اور اس سے پہلے موسیٰ کی کتاب (توراۃ) بھی جو پیشوا اور رحمت ہے کیا وہ اور طالب دنیا برابر ہو جائینگے اور جو شخص فرقوں میں سے اس کا انکار کرئے گا تو اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے۔سو آپؐ اس کے بارے میں شک میں نہ رہئے وہ آپؐ کے رب کی طرف سے حق ہے۔لیکن اکثر لوگ ایمان نہیں لائینگے۔

رسول اللہؐ نے شروع میں جو دعوت دی وہ غیب کی دعوت تھی واقعہ معراج کے بعد جو توحید کی دعوت دی وعلیٰ بصیرت دی اس سلسلہ میں قران یوں گویا ہے۔

قل هذا سبیلی ادعو ا الیٰ اللّٰه علیٰ بصیرتِ انا و من اتبعنی ط سبحان الله

وما انا من المشرکین ترجمہ:۔ کہہ دیجئے یہ میرا راستہ ہے اللہ کی طرف بصیرت پر بلاتا ہوں میں اور وہ بھی بلائے گا جو میرا تابع (تام) ہے اللہ پاک ہے اور میں مشرکوں میں سے نہیں ہوں۔

یہاں تک تو بتا دیا گیا کہ وحدانیت وتوحید کیا ہے اور عقیدہ توحید کیا ہے اور اس کی دعوت رسول وہ مہدیؑ دینگے قرانی آیات سے بھی بتا دیا گیا اب عقیدہ توحید کی کچھ اور تفصیل اور حضرت رسول اللہؐ ومہدیؑ نے اس پر کیسے عمل کرنا بتایا اس پر گفتگو ہوگی۔

توحید یہ ہے کہ ہمیں یہ ایمان رکھنا ہے اور اس بات کا اعتراف کرنا ہے صدقِ دل سے کہ اس کائنات میں جو کچھ موجود ہے اس کا بنانے والا اللہ ہے اور وہ واحد ہے اور ہر موجود شئی کا خالق بھی ہے جیسا اللہ خود فرماتا ہے **اللّٰہ خالق کل شیءٍ ھو علیٰ کل شئی قدیر** یعنی ہر چیز کا خالق اللہ ہے اور ہر شئی پر قدرت بھی رکھتا ہے اس ہر شئے میں انسان کے ارادہ پر بھی اس کی قدرت موجود ہوتی ہے اور وہ ہی عبادت کے اور تعظیم کا مستحق بھی ہے اور ہم کو صرف اس کی رحمت کی طرف دست امید کرنا ہے اور وہ ہی مسبب الاسباب ہے۔

انسان جو کہ سطح زمین پر سورج کی شعاعوں کے نیچے بسنے والی موجودات میں سے ایک ترقی یافتہ مخلوق ہونے کے باوجود جب اس کے ارادئے پر بھی جو قدرت رکھتا ہے تو وہ ہی اس کا رب ہوا۔ توحید کی تعلیم کے ساتھ ساتھ شرک سے کیسے بچا جائے اور خاص طور پر شرک خفی سے۔اسکی تعلیم بھی رسول اللہؐ ومہدی موعودؑ نے دی ایک دو احادیث اور کچھ نقلیات کا بیان کر کے بات ختم کی جائیگی۔

قران میں آیا ہے **قل ان صلاتی و محیای و مماتی للہ ِ رب العالمیں لا شریک لھُو بذلک اُمرت و انا اول المسلین** ۔ترجمہ:۔کہو میری نماز میرے تمام مراسم عبودیت میرا جینا مرنا سب کچھ اللہ تعالیٰ رب العالمین کے لئے ہے جس کا کوئی شریک نہیں اسی بات کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور سب سے پہلے سر اطاعت جھکانے والا میں ہوں۔

حضرت ابوسعیدؓ کہتے ہیں رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے ہم لوگ آپس میں مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے آپ نے ارشاد فرمایا ’’کیا میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مجھے تمہارے بارئے میں مسیح دجال سے زیادہ خوف ہے‘‘ ہم نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ آپ نے ارشاد فرمایا’’ وہ ہے شرک خفی یعنی یہ کہ آدمی نماز پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا اور جب اُسے محسوس ہو کہ کوئی اُسے دیکھ رہا ہے

تو وہ اپنے نماز لمبی کردے (ابن ماجہ نے روایت کیا ہے سنن الترمزی سے)(سنن الترمزی للالبانی جز الثالث رقم ۳۳۸۹)

اس حدیث سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ شرک خفی کیا ہے اور مسیح دجال سے زیادہ ہم کو اس کا خوف رہنا چاہیے کیونکہ معمولی معمولی بات پر ہم سے یہ سرزد ہوسکتا ہے اسی لئے حضرت مہدی موعودؑ نے فرمایا'' جو کچھ چاہتے ہو خدا سے چاہو پانی نمک لکڑی بھی چاہتے ہو تو خدا ہی سے چاہو۔

اس نقل سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ چھوٹی سے چھوٹی چیز ہو کہ بڑی سب کچھ اللہ سے ہی حاصل ہوتی ہے وہ ہی مسب الاسباب۔

حضرت مہدی موعودؑ نے دین اسلام میں جو بدعات وہ رسومات کا اضافہ ہوا تھا اس کو مٹایا اور عوام کو اصل دین کی طرف بلایا اور بتایا کہ توحید کیا ہے اور اُس ذات خداوندی سے ہم کو کتنی محبت رکھنی ہے بلکہ اللہ سے ہم کو عشق ہونا چاہیے اور اس کی اطاعت کس طرح کرنا بتایا اور مقصد حیات کیا ہے اور اس کو حاصل کس طرح کرنا ہے اپنی تعلیمات میں بتایا جس کو ہم فرائض ولایت کہتے ہیں۔

جیسا رسول اللہؐ کے تعلق سے قرآن میں ارشاد فرمایا **و ما ینطق عن الھوٰی ان ھو الا وحی یوحی** ترجمہ:۔ وہ اپنی خواہش نفسانی سے کچھ نہیں کہتے ان کی باتیں نری وحی ہے۔

اسی طرح آپ کے تابع تام مہدی موعودؑ نے فرمایا **علمت من اللہ بلا واسطی جدید الیوم** ترجمہ:۔ مجھے اللہ تعالیٰ سے ہر روز بلاواسطہ تعلیم ہوا کرتی ہے۔ وہ اس لئے بھی کہ قران میں ارشاد ہوا ہے **قل ھذا سبیلی.....الا** آلخ ترجمہ:۔ میں بلاتا ہوں بصیرت کی طرف اور وہ بھی بلائے گا جو میرا تابع (تام) ہے اس سے معلوم ہوا کہ یہ دونوں ذات جو کچھ کہتے ہیں وہ من جانب اللہ کہتے ہیں۔

ایک اہم بات کہ رسول اللہؐ کو بھی بلاواسطہ تعلیم حاصل تھی کیونکہ آپ کی نبوت اور ولایت دونوں ازل سے ہیں مہدیت اصل میں خاص ولایت محمدیہ ہے اس لئے خدا سے قرب زیادہ ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ سے بلاواسطہ تعلیم دی گی اور تمام انبیاء کو اسی ولایتِ محمدیہ کی مشکاۃ سے فیض حاصل رہا۔

حضرت مہدی موعودؑ کے بارے میں اوپر بتادیا گیا ہے کی آپ خلیفۃ اللہ مامور من اللہ ہیں اس وجہ سے آپ کی تعلیمات ہم پر اسی طرح فرض ہیں جس طرح رسول اللہؐ کے احکام شرعیہ جو فرائضِ ولایت مہدی موعودؑ نے بتائے ہیں ان دونوں پر عمل کر کے ہی انسان توحید باری تعالیٰ کا تصور سمجھ سکتا ہے

اور اس کا مقصدِ حیات حاصل کر سکتا ہے۔ اور وہ تصور حیات یا مقصدِ حیات طلبِ دیدار الٰہی کے سوا کچھ نہیں ہے۔

حضرت مہدی موعودؑ نے بتایا کہ عشق الٰہی حقیقت میں بدنِ اسلام کی روح ہے اور عشقِ الٰہی کے حاصل ہونے کے لئے جو تعلیم دی وہی فرائضِ ولایت ہیں ظاہری اسلام کی پابندی کے ساتھ ساتھ عشقِ الٰہی کا ہونا ضروری ہے کیونکہ قلبی شہادت ہی ایمان بالغیب کی حامل ہے جیسا کہ پہلے بھی بتایا گیا کہ توحید خداوندی کسی مرسل کے بغیر عقیدہ نہیں ہوسکتی قران میں بھی بتایا گیا "**یایھا الذین امنوا اتقوا اللّٰہ و ابتغو الیہ الوسیلہ**" ترجمہ: اے ایمان والو اللہ سے ڈرو اور اس کی طرف وسیلہ ڈھونڈو (سورہ المائدہ آیت ۳۵) اور اس کے بعد فرائض شریعت و فرائض ولایت پر عمل کرنے سے ہی عشقِ خداوندی حاصل ہوتا ہے فرائض ولایت میں صحبتِ صادقین کو بھی قرآنی آیت **کونوا مع الصادقین** ترجمہ صادقین کے ساتھ رہو (سورہ توبہ آیت ۱۱۹) سے فرض فرمایا ہے کیوں کہ صحبتِ صادقین ہی سے عشقِ الٰہی کا صحیح اور قریب ترین راستہ معلوم ہوسکتا ہے اور طلبِ دیدارِ خدا پیدا ہوتا ہے اور ذکر اللہ سے غیر اللہ آپ کے دل و دماغ سے دور ہوتے ہیں اور قربِ خداوندی حاصل ہوتا ہے اسی طرح عزلت از خلق اور توکل پر عمل کرنے سے طلبِ دیدارِ خدا اتنی زیادہ ہوجاتی ہے کہ دوسری کوئی طلب انسان کے دل و دماغ میں نہیں آسکتی اور اسی ایک طلب پر سکون و اطمینانِ قلب حاصل ہوجاتا ہے۔ مہدی موعودؑ نے عمل صالح سے مراد ترکِ دنیا بتائی اور کئی آیتوں سے اس کو فرض گردانا ہے اور طلب دیدار کی یہ پہلی سیڑھی ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ہجرت کو بھی فرض قرار دیا ہے اور یہ بھی فرمایا ہے "کہ خلق را سوئے توحید و عبادت دعوت می کنم" یعنی خلق کو دعوتِ توحید و عبادت دینے کے لئے ہی آیا ہوں۔

توحید کا ذکر اوپر آ گیا کہ توحید کیا ہے اور عبادت کے لئے یا عبادت میں جب تک عشق نہ ہو وہ صحیح عبادت نہیں ہوسکتی اور مہدیؑ نے فرمایا طالبِ دیدار کے لئے عشق ضروری ہے حضرت مہدیؑ نے ایک دفعہ خود ہی سوال کیا کہ طالب پر کونسی چیز فرض ہے کہ اس کی وجہ سے خدا تک پہنچ سکے۔ خود آپؑ نے ہی اس کا جواب فرمایا کہ عشق ہے عشق کیونکر حاصل ہوسکتا ہے فرمایا دل کی توجہ ہمیشہ خدائے تعالیٰ کی طرف قائم رکھنے سے حاصل ہوتا ہے اس سے یہ معلوم ہوا کہ عشق پیدا کرنے کہ لئے محنت کی ضرورت ہوتی ہے اس لئے بھی عبادت میں سب سے افضل عبادت ذکرِ خدا ہے اور اس کے تعلق سے اللہ اپنے کلامِ بلاغت

نظام میں یہ فرماتا ہے **الذاکرین اللہ کثیرا و الذاکرت اعداللہ لھم مغفرۃ و اجراً عظیما** (احزاب آیت ۲۲) ترجمہ:۔ اللہ کا ذکر کثیر کرنے والے مردوں اور عورتوں کے لئے مغفرت اور اجر عظیم مہیا رکھا گیا ہے۔

یہاں اجر عظیم سے مراد دیدار ہی ہوسکتا ہے، کیوں کہ ایک اور آیت قران کی ایسی ہی ہے جس میں بھلائی اور اس سے زیادہ کا ذکر ہے وہ آیت یہ ہے۔**للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادہ و لا یرھق وجوھھم قتر ولاذلۃ اولئک اصحاب الجنہ ھم فیھا خالدون(سورہ یونس آیت ۲۶) ترجمہ** بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زیادہ اور ان کے منہ پر نہ چڑھے گی سیاہی نہ خواری وہی جنت والے ہیں اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اس کی تفسیر میں مفسر محمد نعیم الدین صاحب لکھتے ہیں'' بھلائی والوں سے اللہ کے فرمانبردار بندے مومنین مراد ہیں اور بھلائی سے جنت مراد ہے زیادہ سے مراد دیدار الٰہی ہے'' آگے لکھتے ہیں صحاح کی بہت سی حدیثیں یہ بات ثابت کرتی ہے ایک اور تفسیر ''صراط الجنان'' میں بھی مذکورہ الفاظ ہی ہیں اور حدیثوں سے ثابت ہونے والی بات جو اوپر بیان کی گی ہے اس پر انہوں نے ایک حدیث بیان کی ہے اور لکھا کہ ''الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ ترمذی' نسائی اور ابن ماجہ میں احادیث موجود ہے''

ان تمام باتوں اور حوالہ جات سے سمجھ یہ ہی آتا ہے کہ تصورِ حیات طلب دیدار خدا کا راستہ ہے۔ رہا دیدار تو وہ اللہ کے فضل سے ہی موقف ہے۔ یہ ہی تعلیم احسان ہے اور مہدی موعودؑ یہ ہی تعلیم احسان عام کرنے کے لئے معبوث ہوئے۔

تعلیم احسان پر ہی مکمل عمل کر کے انسان اپنے مقصد حیات کو پا سکتا ہے اس لئے جس سے مقصد حیات کا حصول ممکن ہو وہ ہے حیات کا تصور ہوگا۔

آخر میں اللہ سے دعا ہے کے مہدی موعودؑ نے جو حیات کا تصور ہم کو دیا اس پر عمل کی توفیق عطا فرما اور ہمکو مقصد حیات کو حاصل کرنے کیلئے ہم پر فضل فرما امین۔

الحمدللہ تقریر کے لئے سب تیار ہو جاتے ہیں، تعجب یہ ہے کہ قلم پکڑنے کے لئے کوئی تیار نہیں، کیوں؟

600 سالہ جشن میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک

اسلام کو دعاؤں کا دین کہا جائے تو بے جانہ ہوگا۔ اسلام اپنے جاننے والوں کو قدم قدم پر دعائیں سکھاتا ہے۔ مسلمان دعاؤں کے سہارے جیتا ہے، دعاؤں کے سہارے کامیاب ہوتا ہے اور دعاؤں کے سہارے بخشا جاتا ہے۔ گویا دعا اور مسلمان ایک دوسرے کی لازم وملزوم ہیں۔ لہٰذا عمل صالح انجام دے کر خدا کی رحمتوں، برکتوں اور بندگانِ خدا کی دعاؤں میں بھی رہیں۔ یہی مہدویت ہے۔

گھر کے ماحول کو دینی و مذہبی بنانا ہر ایک فرد کی ذمہ داری ہے اس کے لئے ضروری ہے کہ آیتوں، اللہ، رسول اللہؐ و مہدی موعودؑ اور دینی مقامات کے طغرے لگائیں

برادران قومی سے التماس ہے کہ اپنے گھروں کو بہترین طغروں سے آراستہ کریں طغروں کے انتخاب کے لئے اس پتہ پر تشریف لائیں

سید موسیٰ آرٹ گیلری

نمبر 16-3-806/1/A، روبرو مسجد حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب اکیلویؒ

چنچل گوڑہ، حیدرآباد سیل نمبر 9703159355

حضرت سید حسین بخاری سعید صاحب

حضرت مہدیؑ آئے اور گئے، آمنّا وصدّقنا

مہدوی ہر روز بعد نمازِ عشاء اور کوئی بھی مقدس محفل کے اختتام پر جو مقدس تسبیح پڑھتے ہیں وہ ہے، " **لاالٰہ الااللّٰہ،محمدالرسول اللّٰہ. اللّٰہ الٰھنا ، محمد نبیُّنا.القراٰن والمھدی امامنا ، آمنّا و صدّ قنا** " جس کا ترجمہ یہ ہے کہ "نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے، محمد اللہ کے رسولؐ ہیں۔ اللہ ہمارا معبود ہے، محمد ہمارے نبی ہیں۔قرآن اور مہدی ہمارے امام ہیں، ہم اُن پر ایمان لائے اور ہم نے اُن کی تصدیق کی"۔ یہ تسبیح ہر مہدوی کا مذہبی اقرارنامہ ہےجسکو ایمانی نقطۂ نظر سے ہم بہ آوازِ بلند پڑھتے ہیں۔ اِس مقدس تسبیح کے اختتام پر آمنّا وصدّ قنا کہکر ہم اپنے ایمان اور عقیدے کو مضبوط کرتے ہیں جس کا سلسلہ جاری ہے اور قیامت تک جاری رہے گا۔ اِس تسبیح کے کلمات کی خصوصیت یہ ہے کہ اِس میں اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کی اِطاعت شامل ہے۔ہم مہدوی اِس لئے خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے ہمیں مسلمان مہدوی گھرانے میں پیدا فرمایا اور مہدویت ہمیں وِرثہ میں ملی اور مہدیؑ کے مصدق ہونے سے ہم میں اطاعتِ رسول ﷺ کارفرما گئی۔ یہ بات عیاں ہے کہ زندگی خدا کی نعمتوں میں سے اہم نعمت ہے، یہ ایک بار ملتی ہے بار بار نہیں۔ اگر زندگی با مقصد گزارنا ہو تو دینِ اسلام سے خود کو سنوارنا ہوگا۔ تعلیماتِ مہدیؑ میں با مقصد زندگی گزارنے کی ہی راہیں موجود ہیں۔ایک دور وہ بھی تھا جب ہندوستان پر مسلم حکمرانی چھائی ہوئی تھی، علمائے سُو جو بادشاہوں کی چاپلوسی کیا کرتے تھے مہدویت کے خلاف تھے، اُنہوں نے حکمران طبقے کو اُکسا کر مہدویوں میں خاص کر بزرگوں پر بہت ظلم ڈھائے اور مہدویت سے اُنہیں کنارہ کش کرنے کی بہت کوششیں کیں مگر وہ ناکام ہوئے۔مسلم حکمرانوں کے ہر دور میں ایسا ہونے کے باوجود مہدویت پروان چڑھتی گئی۔ اِمامنا مہدی موعود علیہ السلام کے دور کے علاوہ حضرت بندگی میراں سید محمود ثانیٔ مہدی صدیقِ اکبرؓ، حضرت بندگی میاں سید خوندمیر صدیقِ ولایتؓ اور دیگر بزرگانِ دین کے دور میں بھی مہدویوں پر مسلم حکمرانوں نے ظلم وستم کے پہاڑ توڑے۔ حالانکہ اُس دور میں مُناظرے، مباہلے اور جنگ جیسے حالات بھی ہوئے جس میں ہمارے بزرگ مہدوی حضرات کامیاب اور سرخ رو ہوئے جسکی ایک مدلل تاریخ ہے۔ ریاستِ گجرات میں مہدویت کے مخالف

حکمرانوں سے حضرت بندگی میاں سید خوندمیرؓ اور اُن کے رفقاء نے جو جنگ لڑی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ یہ جنگ دینِ حق کیلئے تھی اور حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی پیشین گوئی کے عین مطابق اِس جنگ میں پہلے دن حضرت بندگی میاںؓ کو فتح حاصل ہوئی اور دوسرے دن شہادت ہوئی جو ثبوتِ مہدیؑ کی ایک کڑی ہے۔ یہاں یہ بات غور طلب ہیکہ آج کا مہدوی وہ کٹھن دور دیکھا ہی نہیں اور نہ ہی مہدویت کے لئے اُسے کوئی قربانی دینی پڑی مگر تعلیماتِ مہدیؑ پر عمل کرنیکے لئے ہمیں زحمت تو اُٹھانی ہی ہے۔

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آج ہم میں بعض مہدویت کو ایک کٹھن مسئلہ سمجھتے ہیں اور معاشرے میں اُنہیں کٹھنائی سی محسوس ہوتی ہے، یہ اُن کی نادانی ہے۔ مہدی موعود علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ **مہدویت عین اسلام ہے** تو اِس فرمان کو سمجھنے کے لئے حضرت مہدی علیہ السلام کی سیرت کا مطالعہ کرنا ضروری ہے اور ساتھ ہی ساتھ اللہ کے رسول ﷺ کے اُس فرمان کا بھی بغور مطالعہ کرنا چاہیئے کہ جس میں آپؐ کہتے ہیں کہ " **كَيفَ تَهْلُكُ اُمَّتِي اَنَا فِي اَوَّلِهَا. وَعِيسىٰ اِبْنِ مَرْيَمْ فِي آخِرِهَا. وَالْمَهْدِى مِنْ اَهْلِ بَيتِى فِي وَسَطِهَا** " ترجمہ: ''کہ میری اُمّت کیسے ہلاک ہوگی، میں جس کے اوّل میں ہوں، اور عیسیٰ ابنِ مریم اِس کے آخر میں ہیں اور مہدیؑ جو میری اہلِ بیت سے ہونگے وہ اُس کے درمیان میں ہیں''۔ رسول اکرمؐ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ تم کو جب بھی مہدیؑ کے آنے کی اطلاع ملے تو جاؤ اور اُن کے ہاتھ پر بیعت کرو، اگر چہ کہ تمہیں برفیلے پہاڑوں پر سے رینگتے ہوے ہی کیوں نہ جانا پڑے تو جاؤ کیونکہ وہ مہدیؑ اللہ کا خلیفہ ہے اور اِس طرح بھی فرمایا کہ مہدیؑ میرا ہم نام ہوگا، اُسکے باپ کا نام میرے باپ کے نام اور اُس کی ماں کا نام میری ماں کے نام جیسا ہوگا، وہ میرے نقشِ قدم پر چلے گا، کوئی خطا نہیں کرے گا۔ لہٰذا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے اِن فرامینِ مبارک کو بلا شک و شبہ مان لینا ہی چاہیئے ورنہ ہم اللہ تعالیٰ کے نافرمان بندے کہلائے جائینگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآنِ مجید کے سورۂ انفال میں ارشاد فرمایا ہے کہ " **وَ اَطِيعُوا اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ اِن كُنتُم مُّؤمِنِين** " جس کا ترجمہ ہے کہ ''اللہ اور اُس کے رسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان والے (سچے مسلمان) ہو۔ اب بتاؤ ہم کو اللہ اور اُس کے رسول ﷺ کا حکم ماننا چاہیئے یا نہیں؟

آج عالمِ اسلام میں بیشتر مسلمان انتظار میں ہیں کہ مہدیؑ کا ظہور آخر زمانے میں ہوگا۔ کوئی

کہتے ہیں مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا ظہور آخر زمانے میں ایک ساتھ ہوگا، اُن کے مطابق جو بھی مہدی آئینگے وہ عیسیٰؑ کی اقتداء کرینگے، بعض کا ایقان ہے کہ مہدیؑ حکمرانی کرینگے اور لوگوں میں خزانے بانٹیں گے وغیرہ وغیرہ۔ لیکن اوپر کی متذکرہ حدیث کے مفہوم کو مہدیؑ کے منتظرین نے کیا کبھی یہ سمجھنے کی کوشش بھی کی ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے زمانے کے تین ادوار یعنی تین (3) حصے اِس طرح بتائے ہیں کہ اوّل زمانہ خود حضور ﷺ کا ہے جس میں اسلام کو غلبہ حاصل ہوا، آخر زمانہ عیسیٰؑ ابن مریم کا ہے جس میں عیسیٰؑ کا ظہور ہوگا اور درمیانی زمانہ مہدیؑ کا ہوگا جو حضور ﷺ کی اہلبیت سے ہی ہونگے۔ لہٰذا مقامِ غور ہے کہ جب مہدیؑ علیہ السلام زمانے کے وسط میں آئینگے تو عیسیٰ ابنِ مریم کی اقتداء وہ کیسے کرینگے اور یہ کہنا کہ عیسیٰؑ کی اقتداء مہدیؑ کرینگے سراسر اغلط ہے۔ حضور ﷺ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ مہدیؑ اور عیسیٰؑ کا ظہور ایک ہی زمانے میں ناممکن ہے اور فرمایا ہے کہ اگر ایک ہی زمانے میں کبھی دو خلیفوں کا اجماع ہو جائے تو پس تحقیق کرو اور ایک کو قتل کر دو۔ یہاں سوچنے والی بات یہ ہے کہ اگر بات اپنی مرضی کے مطابق نہ ہو تو علمائے سُو احادیث کے مفہوم کو ہی ضعیف قرار دے دیتے ہیں، مذکورہ حدیث کو بھی اُنہوں نے ضعیف قرار دیا اور مخالفینِ مہدیؑ آج بھی اِسی پر عمل درآمد ہیں۔ انسان کی فطرت ہے چاہے وہ عالم ہو یا فاضل، جب وہ زیادہ لکھنا پڑھنا جان لیتا ہے تو وہ اپنے علم کے بل بوتے پر خود کو دانا قرار دیکر اپنی انا کی خاطر خود اپنی کہی ہوئی بات پر اِس طرح اڑ جاتا ہیکہ پیچھے ہٹنے کو وہ معیوب سمجھتا ہے۔ اِس کے علاوہ کوئی عالمِ ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی حکمراں کی چاپلوسی میں جو بات کہہ دے بس اُسی پر قائم رہتا ہے، اب ایسا اگر وہ ہے تو اُس پر صرف اللہ ہی فضل کرے۔ مگر حضرت مہدی موعودؑ کی تعلیمات یہ بتاتی ہیں کہ انسان کی زندگی کا مقصدِ حیات صرف خدائے واحد کی بندگی اور اُسکے رسول ﷺ کی اطاعت کی جائے۔ یعنی یہ بھی کہا جاسکتا ہے کہ انسان کے پیدا ہونے سے لیکر موت تک اُس کی زندگی صرف اور صرف اللہ کے دین کے لئے ہو، اسی لئے حضرت مہدی موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ **"ہر حال رب سنبھال، جہاں بھی رہو اللہ کی یاد میں لگے رہو، خدا سے سوائے خدا کے دوسری چیز مت مانگو، لوگوں سے سوال مت کرو، خدا کے دیدار کی طلب رکھو۔** بہر حال امامنا مہدی موعودؑ کے تمام فرمودات سے ہمیں راہِ حق پر چلنے کی تلقین حاصل ہوتی ہے جس سے زندگی با مقصد ہو جاتی ہے۔ دُنیوی زندگی کے بارے میں امامناؑ نے صاف اور صریح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ **"دُنیوی زندگی کا وجود کُفر ہے، مومن کے لئے کسب کرنا حلال ہے مگر مومن بننا چاہیئے اور یہ بھی کہا ہے**

کہ تم جو کچھ کام کرتے ہو اُس پر نظر رکھو کہ واسطے اللہ کے ہے تو ٹھیک ہے ورنہ سب بیکار ہے"۔ اسی لیئے جب آپؑ کے فرزند دلبند حضرت بندگی میراں سید محمود ثانی مہدیؑ نے کسب کے لئے جانے کی اجازت چاہی تو آپؑ نے اجازت تو دے دی مگر یہ بھی تلقین کی کہ "ہر جا کہ باشد بہ یادِ خدا باشد" یعنی "جہاں کہیں بھی رہو اللہ کی یاد میں لگے رہو"۔

آج بیشتر مسلمان بعثتِ مہدی سے بے خبر ہیں اور ظہورِ مہدی کے منتظر ہیں۔ فی زمانہ کوئی نہ کوئی مہدی ہونے کا دعویٰ کرتا ہے اور خود ہی رسوا ہو جاتا ہے، ہوسکتا ہے آگے ایسے جھوٹے دعوے ہوتے رہینگے۔ ایسا ہوتے ہوتے عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور جب ہو جائیگا تب تک بہت دیر ہو چکی ہوگی اور تصدیقِ مہدیؑ جیسی ایمانی کیفیت سے کئی مسلمان محروم ہو جائینگے۔ اب بھی وقت ہے اگر مسلمان سیرتِ مہدیؑ کا دل جوئی سے مطالعہ کرینگے تو اُنہیں حق و باطل کا فرق صاف اور صریح طور پر نظر آئیگا اور زندگی گزارنے کے طور طریقے بھی سمجھ میں آئینگے۔ حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام جنکی ہم پیروی کرتے ہیں وہ خلیفۃ اللہ، امر اللہ، مُراد اللہ، مامور من اللہ، داعی الا اللہ، معصوم عن الخطاء، دافع ہلاکتِ اُمتِ محمدیہؐ وخاتمِ ولایتِ محمدیہؐ ہیں۔ آپؑ کی ولادت باسعادت 14/ جمادی الاول 847ھ کو جونپور، اُتر پردیش (ہندوستان) میں بروز پیر صبح صادق کے وقت ہوئی۔ اُس موقع پر ایک غیبی آواز گونجی کہ "حق آیا اور باطل مٹ گیا یقیناً باطل مٹنے ہی والا تھا" یہ غیبی آواز اُس وقت کے صفِ اول کے عالمِ دین حضرت بندگی مخدوم شیخ دانیالؒ نے سن کر کہا کے ضرور آج کوئی عظیم المرتبت ہستی عالمِ وجود میں آئی ہے۔ دوسرے دن اُنہیں پتہ چلتا ہے کہ حضرت سید عبداللہ کے گھر ایک لڑکا تولد ہوا ہے جس کا نام سید محمد رکھا گیا ہے۔ اب خدا کا فیصلہ دیکھئے یہی سید محمد کی دینی تعلیم حضرت مخدوم شیخ دانیال کے مدرسے میں ہوتی ہے۔ آپؑ کی عمر جب 4 سال 4 مہینے 4 دن کی ہوتی ہے تو حضرت مخدوم شیخ دانیال اُنہیں تعوذ وتسمیہ پڑھاتے ہیں۔ آپؑ 7 سال کی عمر میں مکمل قرآنِ مجید کا حفظ کرتے ہیں اور دینی تعلیمی قابلیت کی اساس پر 12 سال کی عمر میں آپؑ کو اسد العلماء اور 16 سال کی عمر میں سید الاولیاء کا خطاب جونپور کے علماؤں کی محفل میں دیا جاتا ہے۔ آپؑ اللہ کے حکم سے ہجرت فرماتے ہیں اور دین کی تبلیغ میں لگ جاتے ہیں۔ آپؑ جہاں جاتے ہیں بیان قرآن کرتے ہیں جسکو سن کر لوگ آپ کے گرویدہ ہو جاتے ہیں۔ دورانِ ہجرت آپؑ علیہ السلام حجِ بیت اللہ کو روانہ ہوتے ہیں اور 901ہجری کو کعبۃ اللہ کے سامنے دو گواہوں کی موجودگی میں

اللہ کے حکم سے اپنے مہدیؑ ہونے کا دعوی پیش کرتے ہیں۔ حج سے واپس احمد آباد (گجرات) آکر 903 ہجری میں تاج خاں سالار کی مسجد میں دوسرا دعویٰ مہدیت پیش کرتے ہیں اور 905 ہجری میں بڑلی (گجرات) کے مقام پر تیسرا دعویٔ مہدہت پیش کرتے ہیں۔ آپؑ نے علی الاعلان یہ کہا ہے کہ **''بندہ کوئی نیا مذہب نہیں لایا ہے، بندے کا مذہب اللہ کی کتاب قرآن مجید اور رسولؐ کی اتباع ہے''۔** مہدی موعودؑ کی سیرت پڑھنے کے بعد ہی یہ پتہ چلتا ہے کہ آپؑ کی تعلیمات اظہر من الشّمس قرآن کے عین مطابق ہیں۔ہم مہدوی تصدیق مہدیؑ کے اقرار میں کہتے ہیں '' **اِنَّ الْمَهْدِی الْمُو عُودَ خَلِيفَتُه اللّٰه قَدْ جَاءَ وَ مَضٰی**'' یعنی **''بیشک مہدیٔ موعود علیہ السلام اللہ کے خلیفہ ہیں وہ اس دنیا میں تشریف لائے اور گئے''** آمنا وصدقنا۔ مہدویوں کا یہ ایقان ہے کہ اب کوئی مہدی آنے والا نہیں، لہٰذا آئندہ جو بھی مہدی ہونے کا دعویٰ کریگا وہ صرف جھوٹا کذاب ہوگا کیونکہ وہاں کوئی دلیل ہی نہیں رہے گی۔

اِس رواں سال میں حضرت مہدی موعود علیہ السلام کی وِلادتِ مبارکہ (847ھ تا 1447ھ) کے 600 سال ہورہے ہیں اور مہدویوں کی ایمانی کیفیت مصدقانِ مہدی کی حیثیت سے آج تک قائم و دائم ہے اور انشاء اللہ روزِ قیامت تک رہے گی۔ اس سلسلے میں مہدی علیہ السلام کا فرمان بھی ہے'' **مہدوی اور مہدویاں تا قیامت تک رہینگے**۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ قومِ مہدویہ، مسلم حکمرانوں کے دور میں کئی نشیب وفراز سے گزر چکی ہے۔ علمائے سُو کے بہکانے پر ہر دور کے مسلم حکمرانوں نے مہدویوں پر جو ظلم وستم کیئے ہیں اُس کی طویل داستانیں تاریخ میں موجود ہیں اسکے باوجود تعلیماتِ مہدیؑ جو قرآن کے عین مطابق ہیں، اُس پر عمل کرتے ہوئے مہدوی بزرگانِ دین نے ہمارے لئے اپنی زندگی کے جوانمنٹ نقوش چھوڑے ہیں اُس سے صرف اللہ تعالٰی کی کبریائی، شان، ربوبیت، وحدانیت کے ساتھ ساتھ رسولِ آخر حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اطاعت کا ہی تذکرہ ہوتا ہے۔

آج دیکھیئے کہیں نہ کہیں مسلمان ناحق ناروا کسی نہ کسی ظلم کا شکار ہورہا ہے، کہیں اپنوں سے تو کہیں غیروں سے۔ لہٰذا غور کرنے کی چنداں ضرورت ہے کہ مسلمانوں کو اللہ اور اُسکے پیارے نبی ﷺ کے احکامات کی کتنی پابندی ہورہی ہے اور کتنی نفی ہورہی ہے۔ ہاں اتنا ضرور ہے کہ اگر حضور نبی کریم ﷺ کی شان میں اغیار کی جانب سے گستاخی ہوتی ہے تو احتجاج کیلیئے جب عام مسلمان کا کثیر مجمع سڑکوں پر آجاتا ہے تو اغیار کی جانب سے اُنہیں سازشی انداز سے مشتعل کردیا جاتا ہے بعد ازاں اُن پر پولیس

کا ڈنڈا برستا ہے، کہیں کہیں گولیاں بھی داغ دی جاتی ہیں اور مسلمان ہی قانون کی گرفت میں آجاتا ہے پھر قید و بند کی زندگی اُس کا مقدر ہوجاتی ہے۔ کوئی یہ غور ہی نہیں کرتا کہ کہیں وہ حضورﷺ کی تعلیمات پر عمل نہ کرکے بے وجہ ہلاکت کی راہ پر تو نہیں ہے۔ مخالفینِ اسلام تو چاہتے ہی ہیں کہ مسلمان مشتعل ہوجائے اور اُس پر غنڈہ گردی و دہشت گردی کا لیبل لگ جائے، اُس کا رہن سہن، اُس کی عبادت اور اُسکی معاشی سرگرمیاں متاثر ہوجائیں اور اُس کا عرصۂ حیات تنگ ہوکر وہ عاجز و مجبور ہوجائے۔ لہٰذا ان نازک حالات میں ہر مسلمان کو حضور نبی کریمﷺ کی اطاعت کرتے ہوئے غیر مسلم طبقات میں اور حکومت کی صفوں میں اپنا بہترین کردار پیش کرتے ہوئے تشدد سے گریز کرنا چاہیئے۔ تشدد کے بجائے کامیاب نمائندگی اور قوانین کا استعمال ہی مسئلے کا حل ہے۔

اِس موقع پر قومِ مہدویہ کے لئے یہ مبارک گھڑی ہے کہ ماہِ جمادی الاول کے مہینے میں اِمامنا میراں حضرت سید محمد جونپوری مہدی موعود علیہ السلام کی ولادت کے 600 سال مکمل ہورہے ہیں اور بیشتر مہدوی ادارے ملک کی کئی ریاستوں کے علاوہ دیگر ممالک میں 600 سالہ جشنِ میلادِ مہدی علیہ السلام منانے کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ حیدرآباد میں بطورِ خاص مُرشدینِ کرام کی سرپرستی میں غلامانِ مہدیؑ کے نام سے ایک کور کمیٹی تشکیل دی گئی ہے جس کے صدر حضرت مقصود علی خان صاحب ہیں اور اِسی کمیٹی کے زیرِ اہتمام 1 / نومبر 2025ء کو جونیر کالج گراونڈ چنچلگوڑہ پر مہدویہ انٹرنیشنل کنونشن مقرر ہے جس میں اِمامنا مہدی موعودؑ کی سیرتِ مبارک کے ساتھ آپؑ کی تعلیمات کو پیش کیا جائیگا، جس کی آج نہ صرف اہم ضرورت ہے بلکہ وقت کا تقاضہ بھی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ تمام مصدقانِ مہدیؑ کو اپنے حفظ و امان میں رکھے اور نامِ مہدیؑ پر چلائے جانے والے تمام اداروں کو اُن کے نیک مقاصد میں کامیابی ملے۔ (آمین، ثُمَّ آمین)

حالیہ دو جلسوں میں دیکھا گیا کہ کوشش کرنے پر عظیم کامیابی حاصل ہوئی۔ کیا یہ سلسلہ جاری نہیں رہ سکتا؟ جاری رہ سکتا ہے بشرطیکہ ہر فردِ قوم اپنی اپنی ذمہ داری کو محسوس کرتے ہوئے اپنے فرائض کو اخلاص کے ساتھ انجام دے

(ادارہ)

حضرت سید زین العابدین صاحب Cell No. 8919305952
(اہل بچپڑی)

صحافت کے شعبہ میں مہدویوں کا حصہ

زندگی کے ہر شعبہ میں یوں تو مہدویوں نے ہر جگہ اپنا حصہ ادا کیا بلکہ اپنے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں۔ چاہے وہ شعبہ دینی علم کا ہو یا دنیاوی تعلیم ،طب کا میدان ہو یا سائنس کا، فن تعمیر کا ہو یا پھر اُردو ادب و شاعری، نثر نگاری یا افسانہ نگاری کی یا پھر ڈرامہ نویسی۔ قوم نے کئی نامور سپوت پیدا کئے ہیں۔ صحافت کا شعبہ بھی ایسا ہی شعبہ ہے جسے قوم نے قابل ترین اور بے باک قلمکار دیئے ہیں جن کی صلاحیتوں سے قوم کی ہر ممکن نمائندگی اور ترجمانی ہوتی ہے۔

زیر نظر مضمون کو ایسے ہی افراد اور ان کی زیر ادارت شائع ہونے والے دینی ،سماجی اور ادبی جرائد ورسائل کا مختصر تعارف پیش کرنے کی کوشش کہا جا سکتا ہے۔ یہ کہنا بڑا مشکل ہے کہ قوم کا سب سے قدیم جریدہ یا رسالہ کونسا ہے لیکن یہ حقیقت ہے کہ ہر جریدہ و رسالہ اپنے دور کا اور وقت کا اہم اور مقبول ذریعہ ابلاغ وترسیل رہا۔ شعبہ صحافت کو آج جو سہولتیں دستیاب ہیں ان کا 15 یا 20 سال پہلے تصور بھی نہیں تھا۔ اگر 60 یا 70 برس پہلے کی بات کریں تو یہ کسی جوئے شیر لانے سے کم نہیں تھا۔

اس شعبہ سے جڑے ہر شخص کو بڑی تگ و دو کرنی پڑتی اور کئی مرحلوں سے گذرنا پڑتا تھا۔ مضامین جمع کرنے کی دوڑ دھوپ کے بعد کتابت کروانا ایک سخت مرحلہ ہوتا۔ مقررہ وقت پر پرنٹنگ پریس تک مسودوں کو پہنچانا اور پھر انہیں پوسٹ آفس تک پہنچانا دشوار کن مرحلہ ہوتا۔ اس پر ستم ظریفی یہ کہ خریداروں کو سالانہ سبسکرپشن کی ادائیگی کے لئے بار بار توجہ دھانی کرنی پڑتی۔ یہی بنیادی وجہ تھی کہ کئی جرائد ورسائل کے انتظامیہ کو اشاعت کا سلسلہ بند کرنا پڑا۔

تنظیم مہدویہ کا ترجمان ''نورولایت'' قوم کا ایک ایسا مذہبی جریدہ یا رسالہ ہے جو اپنی اشاعت کے 50 سال مکمل کر رہا ہے۔ حضرت مقصود علی خان صاحب اس کے اب مدیر ہیں جبکہ جناب ابوالفیض سید احمد عابد جوائنٹ ایڈیٹر کی ذمہ داری سنبھالے ہوئے ہیں۔ ماضی میں جناب شاہ عارف نظامی صاحب ایڈوکیٹ اور جناب سردار شاہ محمد خان صاحب ایڈوکیٹ اس کے ایڈیٹر رہے ہیں۔

''نور حیات'' قوم مہدویہ کا وہ دوسرا ماہنامہ تھا جو کئی برس تک شائع ہوا۔ اس کا پہلا شمارہ 1961 میں شائع ہوا۔ جناب ناصر الدین صاحب اس کے ایڈیٹر تھے۔ جناب محمود یداللّٰہی صاحب اور پروفیسر عالم خوندمیری اس کے مجلس مشاورت کے ارکان تھے۔ مالی وجوہات کے سبب اس ماہنامہ کی اشاعت ایک سے زائد بار مسدود رہی۔ نور حیات کے لئے حضرت ابوالفتح سید جلال الدین صاحب کی محنت اور کاوشیں ناقابل فراموش ہیں۔ انہوں نے اپنی زندگی کے آخری وقت تک بہ حیثیت جوائنٹ ایڈیٹر اور ایڈیٹر اس رسالہ کی اشاعت کو جاری رکھنے کی حتی القدور کوشش کی۔ یہاں یہ بتانا ضروری ہے کہ جناب معین الدین شیخ امام صاحب اور جناب قادر خان صاحب نے نور حیات کی سرپرستی کے ساتھ ساتھ اس کی ادارت کی بھی ذمہ داری انجام دی۔

قوم مہدویہ کے جن جرائد و رسائل کو قبولیت عام حاصل رہی ان میں حضرت سید یعقوب بزمی صاحب کا رسالہ محقق، جناب جلال وجدی صاحب کا المہدی، جناب سید محمود یداللّٰہی صاحب کا المصدق، کبیر خان کاوش حیدرآبادی کا دائرہ اور بزم مہدویہ، جناب سید موسیٰ کلیم صاحب کا مہر ولایت، جناب سید روشن خوندمیری صاحب کا فضیلت، جناب سید زین العابدین صاحب مہدی یداللّٰہی کی ادارت میں ماہنامہ نورِ پاک اور ڈاکٹر مسعود حسن صاحب کا بصیرت قابل ذکر ہے۔

مذہبی و ادبی جرائد و رسائل کے علاوہ سیاسی نظریات و افکار اور سماجی مسائل کو حل کرانے حیدرآباد کے جن مہدوی حضرات نے روزنامہ جات، ہفتہ وار اور پندرہ روزہ اخبارات نکالے ان کی فہرست بھی طویل ہے۔ جناب اسد جعفری صاحب اور جناب عابد زین العابدین صاحب غالباً روزنامہ اقدام کے ایڈیٹرس تھے۔ جناب اسد جعفری صاحب بعد میں کمیونسٹ پارٹی کے قومی ترجمان ''حیات'' دہلی کے ایڈیٹر رہے۔ ان کے بھائی عابد زین العابدین صاحب چیف منسٹر مہاراشٹرا عبدالرحمٰن انتولے کے پی آر او رہ چکے ہیں۔

☆ 80 کے دھائی میں ایک مہدوی آئی آر آئی جناب سید زین العابدین عابد صاحب نے روزنامہ آفاق جاری کیا تھا جو دو چار برس میں ہی بند ہوگیا۔

☆ جناب سید مرتضٰی مجتہدی صاحب کی ادارت میں شائع ہونے والا اردو ہفتہ وار جنگ اور انگریزی ہفتہ وار اینٹی کرپشن بہت مشہور رہا۔

☆ جناب ایوب سید قومی صحافت میں ایک بڑا نام گذرا ہے۔ وہ بمبئی سے شائع ہونے والے انگریزی ہفتہ وار ''کرنٹ'' کے ایڈیٹر تھے۔

☆ جناب انور کمال خوندمیری صاحب اردو ہفتہ وار نغمۂ حیات اور عادل آباد ٹائمز کے ایڈیٹر تھے وہیں ان کے چھوٹے بھائی جناب طاہر کمال خوندمیری صاحب ایمر جنسی کے زمانہ میں اُردو ہفتہ وار ایمر جنسی نکالتے تھے۔

☆ جناب سید یوسف خوندمیری کا ہفتہ وار یوتھ لیڈر کئی برس پابندی سے نکلتا تھا۔

☆ جناب سید داؤد رفیق صاحب کا ہفتہ وار ''آواز دوست'' اب روز نامہ میں تبدیل ہو چکا ہے۔ جناب سید ہاشم عادل صاحب اس کے ایڈیٹر ہیں۔

☆ جناب سید واجد محمود صاحب کی ادارت میں ہفتہ وار منسٹری کئی برسوں سے بڑی اب وتاب سے نکل رہا ہے۔

☆ جناب سید رفعت جاوید صاحب اہل کالا ڈیرہ بھی کچھ عرصہ تک ''جدو جہد'' کے نام سے پرچہ نکالتے تھے۔

☆ حیدرآباد کی مشہور شخصیت ابراہیم خان صاحب کی ادارت میں بھی ایک انگریزی اور ایک اُردو ہفتہ وار شائع ہوا کرتا تھا۔ غالبًا یہ 1980 اور 1982 کی بات ہے۔

☆ ظہیرآباد کی مشہور شخصیت جناب سید افضل مہدی صاحب نے بھی 1980ء کی دھائی میں ہفتہ وار یا پندرہ روزہ ''آئینہ سیاست'' شروع کیا تھا۔ جو چند برس ہی چل سکا۔

☆ جناب سید عالم مہدی صاحب ہمہ لسانی ہفتہ وار ''پیٹریاٹک نیوز'' کے ایڈیٹر تھے۔ وہ نیشنل جرنلسٹس یونین کے نائب صدر تھے۔ 2020ء میں پھوٹ پڑنے والی کووڈ19 کی وباء کے ابتدائی دنوں میں ان کا انتقال ہو گیا تھا۔

☆ جہاں تک مین اسٹریم صحافت سے وابستگی کا معاملہ ہے ان میں سرفہرست نام جناب اشرف سید صاحب کا ملے گا۔ وہ ٹائمز آف انڈیا احمد آباد کے بیورو چیف تھے۔ ان کا شمار سابق چیف منسٹر گجرات چمن بھائی پٹیل کے بااعتماد ساتھیوں میں ہوتا تھا۔

☆ جناب سید نظام الدین صاحب کانگریس پارٹی کے قومی ترجمان قومی آواز اور نیشنل ہیرالڈ کے

پریس فوٹو گرافر تھے۔ انہیں وزیر اعظم اندرا گاندھی کے دورہ روس میں ساتھ رہنے کا بھی اعزاز حاصل رہا

☆ جناب مظہر اللہ خان صاحب خضر زئ مشہور خبر رساں ایجنسی انڈین نیوز کے ایڈیٹر تھے۔ ان کا دفتر بیگم بازار میں تھا۔

☆ راقم الحروف نے بھارت نیوز سروس سے اپنے صحافتی کیریئر کا آغاز کیا، پھر روزنامہ ملاپ، منصف اور بلٹز (Blitz) سے وابستہ رہا۔ امریکہ سے روزنامہ سیاست کے لئے کالم نگاری کی اور حیدرآباد کو واپسی کے بعد روزنامہ اعتماد اور 4TV سے جڑا رہا۔

☆ جناب سید عطا اللہ خوندمیری صاحب نے بھی بھارت نیوز سے شروعات کی پھر منصف اور روزنامہ سیاست سے منسلک رہے۔ ایک عرصہ تک ریڈیو کویت کے لئے بھی کام کیا۔

☆ جناب سید اسمٰعیل ذبیح اللہ صاحب روزنامہ سیاست اور سیاست ٹی وی کے لئے کام کر رہے ہیں۔ مزید یہ کہ وہ سیاست کی شروع کردہ سماجی تحریکات اور سرگرمیوں میں بھی پیش پیش نظر آتے ہیں۔

☆ جناب سید یوسف صدیق صاحب ابتدائی زمانہ سے روزنامہ اعتماد سے وابستہ ہیں اور مختلف حیثیتوں سے خدمات انجام دیتے رہے ہیں۔

☆ خوش نویس جناب سید نصرت صاحب طویل مدت تک روزنامہ منصف میں کام کر چکے ہیں۔

☆ گلف ریٹرن جناب شاہد علی خان صاحب کا ہمہ لسانی پندرہ روزہ Straight Path News پہلا ای میگزین ہے جو چنچل گوڑہ حیدرآباد سے جاری ہوتا ہے۔ شاہد علی خان صاحب نے جو کافی عرصہ تک سعودی گزٹ سے وابستہ رہے حیدرآباد کی صحافت میں ایک نئی جدّت پیدا کی ہے۔ گذشتہ 5 یا 6 برس سے اپنے ای پیپر میں قومی سرگرمیوں کو کافی کوریج دے رہے ہیں۔

☆ الکٹرانک میڈیا میں جناب کاشف علی خان نے 4TV کے کیمرہ مین اور پھر رپورٹر کی حیثیت سے اپنی پہچان بنائی ہے تو ویب چیانل بولتا تلنگانہ کے جناب ریاست علی خان صاحب سوشیل میڈیا میں اپنی گرفت مضبوط کر چکے ہیں۔

☆ شعبۂ صحافت میں اگرچہ مردوں کا غلبہ رہا ہے اور بالعموم خواتین مسابقت سے گریز کرتی رہی ہیں

لیکن محترمہ عزیز بانو صاحبہ نے 1990 کے دھائی میں اُردو ہفتہ وار مہدی ٹائمز جاری کیا اور طویل عرصہ تک اس کی ادارت کی ذمہ داری سنبھالیں۔

☆ بیرون حیدرآباد کی بات کی جائے تو حضرت سید ثناء اللہ کوثر صاحب کا مہدوی چن پٹن کا قدیم مذہبی جریدہ تھا۔جس کی شروعات 1966 کی دھائی میں ہوئی اور 1988 تک شائع ہوتا رہا۔

☆ جناب سید امیر اللہ صاحب بنگلور کے مشہور ہفتہ وار نشیمن کے جوائنٹ ایڈیٹر رہے۔جن کا کالم ''ٹھیڑ اخیں'' بے حد مقبول تھا۔

☆ جناب سید اللہ بخش نجی اللہ صاحب ملک کی تقسیم کے بعد پاکستان چلے گئے اور وہ وہاں کے ممتاز صحافیوں میں شمار کئے جاتے تھے۔ بتایا جاتا ہے کہ وہ سابق وزیر اعظیم ذوالفقار علی بھٹو کے زبردست حامی تھے۔

☆ جناب سید ضیاء اللہ یداللّٰہی صاحب کو جو جناب نجی اللہ صاحب کے چھوٹے بھائی ہیں اُردو سے انگریزی ترجمہ کی مہارت تھی۔انہوں نے کئی دینی کتب کا ترجمہ کیا اور بنگلور کے مختلف اخبارات میں خدمات انجام دیں۔

☆ جناب سید عبدالکریم صاحب جو جناب سید ضیاء اللہ صاحب یداللّٰہی کے فرزند ہیں چن پٹن سے روزنامہ آواز کرناٹک نکالتے ہیں۔

☆ جناب سید یحییٰ یداللّٰہی صاحب رونق نے حال ہی میں اُردو صحافت پر پی ایچ۔ڈی کی ڈگری حاصل کی۔ترک دنیا سے قبل وہ راشٹرا سہارا کے بشمول مختلف اخبارات سے وابستہ رہے ہیں۔

☆ حضرت سید یعقوب ذکی صاحب جن کا گذشتہ ماہ انتقال ہوگیا چن پٹن کے نامور صحافی تھے اور بنگلور سے شائع ہونے والے کئی اخبارات سے وابستہ تھے۔

(نوٹ اس مضمون کی تیاری میں شعبۂ صحافت میں خدمات انجام دانے والی قوم کی تمام شخصیتوں، رسائل و جرائد سے ناموں کو شامل کرنے کی حتی المقدور کوشش کی گئی ہے، پھر بھی اگر کسی کا نام چھوٹ جائے تو معذرت خواہ ہوں)

اس بات کو ذہن میں رکھیئے کہ انسانوں میں فضل و شرف کا دارومدار تقویٰ پر ہے

حضرت سید جلیل محمد صاحب جلیل ہمنا آبادیؒ

ہم ہیں مہدی کے دیوانے

دیوانے ، دیوانے ، دیوانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

روح مہدیؑ کا قرآن ہے جان مہدیؑ پہ قربان ہے
نام مہدیؑ کا لیتے رہیں مہدوی کی یہی شان ہے
ہم کو کیا کوئی پہچانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

پھول تصدیق کے سونگھ کر زندگی ہوگئی بے خبر
بخشوائیں گے مہدیؑ ہمیں ہم کو کس بات کا آج ڈر
کوئی نافہم کیا جانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

روح بھی اپنی مہدیؑ سے ہے سانس بھی اپنی مہدیؑ سے ہے
بس یہ ہے مختصر دوستو زندگی اپنی مہدیؑ سے ہے
ہم کو سمجھا ہے دنیا نے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

آج مہدیؑ سے ہم کو ملی علم و عرفان کی چاندنی
شرک و بدعت کا دم گھٹ گیا مسکرانے لگی زندگی
آئے کیا کوئی بہکانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

ذہن پر بے خودی چھا گئی　بات مہدیؑ کی جب آ گئی
پھر عقیدت کی ٹھنڈی ہوا　روح کو اپنی مہکا گئی

مانے یا نہ کوئی مانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

تل کے دانے کی تقسیم پر　اہل باطل نے کی جب نظر
سب کا حق سب کو خود مل گیا　دست مہدیؑ کا تھا یہ اثر

جائیں ہم کس کو سمجھانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

ہٹ کی دیوار کو توڑ دو　ہاتھ غفلت کا اب چھوڑ دو
غافلو عاقبت کے لئے　دل کو مہدیؑ سے اب جوڑ دو

تم بھی بن جاؤ پروانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

دامن ایماں کا بھر لیجئے　ذکر مہدیؑ کا کر لیجئے
دوستو اپنے اعمال کا　جائزہ اک نظر لیجئے

دل ہمارے ہیں بت خانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

ذکر مہدیؑ کا دن رات ہے　یہ بھی تقدیر کی بات ہے
زندگی کی حسین راہ میں　فیض مہدیؑ کا اب ساتھ ہے

آئے ہیں وقت پر چھانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

آرزو ہے جلیلؔ اک یہی　پائیں دو گز زمیں فرح کی
رحم گر ہم پہ مہدیؑ کریں　آرزو پوری ہوجائے گی

جائیں گے ہم سکوں پانے
ہم ہیں مہدیؑ کے دیوانے

حضرت سید خوندمیر سوزؔ ہاشمی اشرفی

ترانہ مہدی علیہ السلام

چراغ دین کی لو بڑھ گئی مہدیؑ کے آنے سے
پڑی شب کے جگر میں تھرتھری مہدیؑ کے آنے سے
مٹی بے دینیوں کی شب زنی مہدیؑ کے آنے سے
اُجالا بن گئی ہر تیرگی مہدیؑ کے آنے سے
ولایت حرفِ آخر بن چکی مہدیؑ کے آنے سے
مُسلماں کو حیاتِ نو ملی مہدیؑ کے آنے سے

لگے کھلنے توکّل کی تپش سے نفس من مَن کے
شراب ذکر میں ملنے لگا عرفان چھن چھن کے
لگی پڑنے ہوس پہ ترک کی شمشیر تن تن کے
چٹانیں گمرہی کی بہہ گئیں خاشاک بن بن کے
چڑھی ایمان کی سوکھی ندی مہدیؑ کے آنے سے
مسلماں کو حیاتِ نو ملی مہدیؑ کے آنے سے

ملی ہے روحِ مسکینی کے آب غیر فانی میں
کھلی ہیں معرفت کی مستیاں تسبیح خوانی میں
طریقت پل رہی ہے دائرے کی پاسبانی میں
عقائد کی ضعیفی ڈھل گئی کڑیل جوانی میں
مکمل ہوگئی شان خودی مہدیؑ کے آنے سے
مسلماں کو حیاتِ نو ملی مہدیؑ کے آنے سے

یہ فیضِ ذکر چھوٹی فکر کی ہر کار فرمائی
قبائے فقر پہنی پستیوں نے عالیت پائی
کمالِ عاشقی نے پاٹھ دی منطق کی ہر کھائی
خدا سے معاملت میں بندگی ترکِ خرد لائی
ذہن پانے لگے دیوانگی مہدیؑ کے آنے سے
مسلماں کو حیاتِ نو ملی مہدیؑ کے آنے سے

نہ آئی جرأت حق سوزؔ جس کے قلب خائف میں
ڈبویا جس نے بیڑہ خود کا حیلوں میں لطائف میں
ہے جن کا ذکر قرآنی رسولوں کے کوائف میں
لگائے مصطفیٰؐ پر جس نے کتنے زخم طائف میں
وہی دنیائے بدخو جل اُٹھی مہدیؑ کے آنے سے
مسلماں کو حیاتِ نو ملی مہدیؑ کے آنے سے

حضرت سید نجم الدین صاحب المعیؔ

امام ہمام حضرت مہدی موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جبکہ تاتار سے جھنڈوں کو نکلتے دیکھا
ہم نے سکہ تری بعثت کا بھی چلتے دیکھا

برف پر تجھ کو خراسان میں چلتے دیکھا
بد نصیبوں کا بہت پاؤں پھسلتے دیکھا

تیرے دعوے سے وہ بڑلی پہ جلال اور ہیبت
سب نے خورشید قیامت کو نکلتے دیکھا

تیرے انداز نے ظالم پہ گرائی بجلی
تیری آواز سے شیروں کو دہلتے دیکھا

ہاشمی خون نے یاں آ کے کھلائے ہیں چمن
فاطمی بیل کو یاں پھولتے پھلتے دیکھا

بیچ میں تیرا قدم تھا یہ برابر اب تک
دوپہر کو جو نہ اسلام کو ڈھلتے دیکھا

تیرے مشکات نے دیدار دکھایا اُن کو
تجھ سے پہلے فقط آنکھیں جنہیں ملتے دیکھا

رحمت حق کی تیرے عہد میں بارش دیکھی
گنج اسرار زمینوں کو اُگلتے دیکھا

چال وہ چل کے دکھایا کہ مسلمانوں کی
ڈگمگاتی ہوئی ہمت کو سنبھلتے دیکھا

جس نے دیکھا ہے زمیں پہ فقراء کو تیرے
پھرتے دیکھا ہے فرشتوں کو ٹہلتے دیکھا

ذکر میں نور کا ایک ایک پتلا پایا
عشق کی آگ میں ایک ایک کو جلتے دیکھا

اپنے حجروں میں وہ غلطاں رہے بسمل کی طرح
آزمائش کی جگہ سے نہیں ٹلتے دیکھا

نام سے غیر کے دنیا میں وہ کوسوں بھاگے
بات سے عشق و محبت کی بہلتے دیکھا

حق میں کافر کے نظر آئے وہ فولاد سے سخت
موم بن کر انہیں مومن سے پگھلتے دیکھا

المعیؔ آمد مہدیؑ نے جو باندھی ہے ہوا
باغ اعمال کی رت ہی کو بدلتے دیکھا

قمر الشعراء حضرت سید ابراہیم صاحب قمرؔ

نعتِ مہدی موعود علیہ السلام

فرح کی مجھے خاکِ خاک شفا ہے جہاں میں یہی ایک میری دوا ہے
مسیحا کا دم یا فرح کی ہوا ہے فرح میں فنا ہوں تو میری بقا ہے
فرح کی طرف دیکھ لو منھ ہے میرا یہ دل ، میرے پہلو میں قبلہ نما ہے
قدم پر محمدؐ کے رکھ کر قدم کو سوا تیرے کون اس طرح سے چلا ہے
تجھے جس نے دیکھا خدا کو ہی دیکھا جو تجھے سے ملا ہے خدا سے ملا ہے
اطاعت تیرے حکم کی فرض ہم پر جو تو حکم دیتا ہے بالکل بجا ہے
یہ رُتبہ ترا خاک پا تک بھی تیری ملائک کی آنکھوں کا اک توتیا ہے
جو صحبت سے بھاگا تیری وہ منافق جو تجھ سے جُدا ہے خدا سے جُدا ہے
رہے گا ، رہا ہے تیرا فیض جاری در میکدہ تیرا ہر وقت وا ہے
پڑا ہوں تیرے در پہ لب تشنہ کب سے مرا کونسا حال تجھ سے چھپا ہے
رہا مدتوں دل میں تیرا تصور کہیں آئینہ میرا دل اب بنا ہے
تھی امت کی بس غرق ہونے کو کشتی بھنور سے نکالا تو وہ ناخدا ہے
خبر لیجئے میری ، میرے مسیحا مرض میں گناہوں کے دل مبتلا ہے

خدا کو دکھاتے تھے آپ اور قمرؔ کو
دکھائی نہیں دیتے یہ بات کیا ہے

حضرت سید موسیٰ کلیم ید اللّٰہی صاحب

نعت مہدی موعود علیہ السلام

مہدیؑ کا رتبہ کس سے بیاں ہو، کس کی زباں میں ہے اتنی طاقت
جس کی ہدایت روحِ رسالت ' جس کی ولایت جانِ نبوت
اقوام عالم کا ہم نے دیکھا ' رنگِ سیاست طرزِ حکومت
افضل ہے تیری تعلیمِ حکمت ' تیرا نظامِ تقسیمِ دولت
والی عرب کے مہدیؑ نے پائی ' تیری ہی صورت تیری ہی سیرت
تیرے قدم پر اس کا قدم ہے ' تیری شریعت اس کی شریعت
تو میرا ہادی تو میرا مہدیؑ ' قربان تجھ پر جان اور ایماں
تو نے جلائی اک شمعِ ایماں ' تو نے مٹائی دنیا سے ظلمت
جو تیری محفل میں آگیا ہے ' جس نے بیانِ قرآں سنا ہے
دنیا بھی اس کی عقبیٰ بھی اس کی ' اس ہاتھ بخشش اُس ہاتھ جنت
دینِ محمدؐ کا ہے اعادہ ' تعلیمِ مہدیؑ کا ہر فریضہ
ذکرِ الٰہی ' صادق کی صحبت ' دیدارِ حق اور خلقت سے عزلت
نورِ ازل کا مقصود ہے تو ' خالق کی ذاتِ موعودؑ ہے تو
اللہ کا ہے تو ہی خلیفہ ' ارض و سماء پر تیری حکومت
یہ اُن سے اعلیٰ وہ ان سے ادنیٰ ' یہ اُن سے برتر وہ اِن سے کم تر
اس پر کلیم اب مرکوز ہیں سب ' اقدارِ مذہب افکارِ ملت

حضرت سید باقر منظور صاحب

پیکرِ نور

(۱)

جس طرف بھی اٹھی نظر مہدیؑ — تم نظر آئے جلوہ گر مہدیؑ
تم نے دیکھا بھی ہے دکھایا بھی — جلوۂ حق بچشمِ سر مہدیؑ

☆

نعت تیری وہاں سناؤں گا — طے ہو جب منزلِ قمر مہدیؑ
بے گناہی پہ اپنی روتا ہوں — تیری رحمت کو دیکھ کر مہدیؑ
میری دنیا ہے تیری ٹھوکر میں — در پہ ہوں مثلِ سنگِ در مہدیؑ
طاعت یک ہزار سالہ سے — ہے گراں تیری اک نظر مہدیؑ
رہبرِ سیرتِ پیمبرؐ ہے — اک ترا جادہ سفر مہدیؑ
اہل ایماں کی آنکھ کا سُرمہ — بن گئی تیری خاکِ در مہدیؑ
تیری شمشیر خلقِ پیغمبرؐ — فہم قرآں تیری سپر مہدیؑ
تیرے در پر جبینِ وقت جُھکے — ہو اشارہ ترا اگر مہدیؑ
تیرے در سے ہے نسبتِ مُحکم — کیوں پھروں اب میں دربدر مہدیؑ
سنگ ریزے پڑھیں ترا کلمہ — تجھ کو سجدہ کریں شجر مہدیؑ

(۲)

اک نگاہِ کرم اِدھر مہدیؑ کب سے ہے میری چشم تر مہدیؑ
دید کی دھُن میں مائل پرواز ہے مرا طائر نظر مہدیؑ
فیضِ نسبت ہے خود ہی خلد بکف کیسے ہو عشق بے ثمر مہدیؑ
شمس تاباں کی ہے ضیاء اس میں نقشِ پا ہے کہ ہے قمر مہدیؑ
لہجۂ عصمت ِ امامت میں شرحِ قراں ہے سربسر مہدیؑ
چشم باطن میں نور کا پیکر چشم ِ ظاہر میں ہے بشر مہدیؑ
''جلوۂ دوست'' وسعتِ کونین تنگ ہے دامن ِ نظر مہدیؑ

(۳)

آپ ہیں معرفت اثر مہدیؑ دیجئے تابش نظر مہدیؑ
شامِ ظلمت کی موت کا پیغام بن گئی آپ کی سحر مہدیؑ
حکمراں آپ ہیں دو عالم پر آپ ہیں شاہِ بحر و بر مہدیؑ
روئے انور پہ آپ کے قرباں میرا دل اور مرا جگر مہدیؑ
مجھ میں میری تلاش مشکل ہے آپ آئیں اگر نظر مہدیؑ
فیض ِ مدحت سے کم نظر باقرؔ
ہوگیا کتنا دیدہ ور مہدیؑ

جناب سید سمیع اللہ حسینی صاحب سمیعؔ Cell No. 9246318700

نعت مہدی موعود علیہ السلام

بڑا ہی پُر اثر ہے آپ کا ہر اک بیاں مہدیؑ
سُنے تو کھلتی جائیں بند دل کی کھڑکیاں مہدیؑ

ازل کے نور سے روشن تمہاری داستاں مہدیؑ
تم ہی تو کنت کنزاً مخفیاً میں تھے نہاں مہدیؑ

سوا سرکارؐ کے کوئی بھی تم سا ہے کہاں مہدیؑ
کہاں ایسی کسی میں نور کی تابانیاں مہدیؑ

زمیں سے آسماں تک نور کا ہیں اک جہاں مہدیؑ
اندھیرا ہو کہ چاہے ہو اُجالا ہیں عیاں مہدیؑ

خدا کی راہ کے ہم کو ملے تم سے نشاں مہدیؑ
مٹادی تم نے بندے اور خدا کی دوریاں مہدیؑ

ہلاکت سے رہے گی بچ کے اُمت تا قیامت تک
محمدؐ اور عیسیٰؑ کے ہو جب تم درمیاں مہدیؑ

شفق رُخسار پیشانی فلک اور آنکھوں میں سورج
تمہارے چہرہ اقدس کی ہیں یہ جھلکیاں مہدیؑ

تمہارے پاؤں سے لپٹے ہوئے ذرے بھی سورج ہیں
چھپی جاتی ہیں اُن کو دیکھ کر یہ بجلیاں مہدیؑ

میاں نعمتؒ خدا کی بن گئے نعمتؒ جسے سن کر
تمہارے دائرے سے آ رہی تھی وہ اذاں مہدیؑ

تمہارے نور سے باطل کی ظلمت کو مٹا ڈالا
اُڑی باطل کے دامن کی ہزاروں دھجیاں مہدیؑ

کہا آزاؔد نے اصحاب مہدیؑ کے تعلق سے
اُتارا ہے خدا نے آسماں سے قدسیاں مہدیؑ

تمہارے ہاتھ سے بوئی گئی مسواک اب تک ہے
وہ اب اک پیڑ ہے جس کی بڑی ہیں ڈالیاں

گلوں میں تم سے خوشبو ہے دو عالم پر جوانی ہے
تمہارے رخ سے لیتی ہے شفق بھی لالیاں مہدیؑ

یقیناً آمد عیسیٰؑ کے یہ آثار لگتے ہیں
شریعت پھر سے لینے لگی ہے ہچکیاں مہدیؑ

خدا نے جس کو اپنے نور کی بارش سے سینچا ہے
تمہارے گلستاں میں آ نہیں سکتی خزاں مہدیؑ

تمہاری قوم بے شک مٹ نہیں سکتی قیامت تک
سمیؔع اکثر سنا ہے مرشدوں کا یہ بیاں مہدیؑ

حضرت مولانا سید نفیس اطہر خوند میری صاحب
Cell No. 9550267431

نعت مہدی موعود علیہ السلام

خدا کے نور کا ہیں آپ تابندہ جہاں مہدیؑ
بصیرت اور بصارت آپ سے ہیں شادماں مہدیؑ
شریعت کے فلک پر نورِ حق کی کہکشاں مہدیؑ
ولایت کی زمیں پر گنج رویت کا نشاں مہدیؑ
محمدؐ کی ولایت کے ہو تم ہی پاسباں مہدیؑ
رہ حق کی ہدایت ہے تمہارا آستاں مہدیؑ
جبیں کو آپ کی ہیں چومتے کروبیاں مہدیؑ
ترستے ہیں قدم بوسی کو سارے قدسیاں مہدیؑ
وہی صورت وہی سیرت وہی حسن عمل بھی ہے
محمد مصطفیٰؐ کے ہیں برابر بے گماں مہدیؑ
تم آئے تو زمانے میں سجا دیدار کا عالم
تم آئے تو ہوئے اسرار دیدِ رب عیاں مہدیؑ
تم آئے تو ہوئیں ایماں کی بھی کھیتیاں بھی تازہ
تم آئے تو ہوا ہے دین حق پھر ضوفشاں مہدیؑ
کرایا دیدِ رب تم نے سبھی کو سر کی آنکھوں سے
خراساں کا شہادت دے رہا ہے کارواں مہدیؑ
محمد مصطفیٰؐ اول تو عیسیٰؑ آخر میں ہیں
ہلاکت سے بچانے آپ بھی ہیں درمیاں مہدیؑ
قیامت تک زمانہ معترف اس بات کا ہوگا
''ترے پیکر میں ہے بے شک شریعت کی زباں مہدیؑ''
ملے اطہرؔ کو خاکِ در تو قسمت بھی سنور جائے
سراپا آپ کا لاریب ہے دارالاماں مہدیؑ

مدیر
Cell No. 9885237858

نعت مہدی موعود علیہ السلام

خدا کے اور نبیؐ کے نام ہی سے نام اپنا ہے
یہ دل ، دل بن گیا جب سے کہ مہدیؑ کا یہ شیدا ہے

دو عالم میں یہ اُمت سرخ رو ہوگی نہ پھر کیسے
محمدؐ اور مہدیؑ کی اطاعت ہی میں جینا ہے

ہے ذکرِ خاتمینِ پاک ہی سے قوم یہ روشن
مقام و مرتبہ اس قوم کا رب نے سنوارا ہے

ہماری رہبری کو نقشِ پا تا حشر روشن ہے
اسیؑ کی برکتوں سے جس طرف دیکھو اجالا ہے

فقط ذکرِ خدا ، ذکرِ نبیؐ ہو ، ذکرِ مہدیؑ ہو
مصدق کا جو رتبہ ہے وہ دنیا کو بتانا ہے

مرے سرکارؐ پر نازل ہوا قرآن یہ بے شک
مگر ظاہر ہو بعثت مہدیؑ کی یہ رب کا منشا ہے

ولایت کے ملے ہیں پھول مہدیؑ کی محبت سے
ازل سے دائروں سے اپنا اک روحانی رشتہ ہے

عقیدت کا ہے مرکز مہدویہ دائرہ بے شک
خدایا اس پہ قائم رکھ ، یہی میرا کنارہ ہے

نہ چھوڑے دامنِ مہدیؑ ، نہ چھوڑیں گے ابد تک ہم
بہ فیضِ مہدئ موعودؑ یہ پختہ عقیدہ ہے

دُعا ہے یہ سحرؔ کمتر کی یارب! کر قبول اس کو
کہ اخلاص و عمل کے مرتبہ پر اِس کو آنا ہے

جناب سید اسمعیل ذبیح اللہ صاحب ذبیحؔ Cell No.9391920837

نعت مہدی موعود علیہ السلام

نہ ہے لفظوں میں وسعت اور نہ قابو میں زباں مہدیؑ
میں چاہوں بھی تو حق ہوگا بھلا کیسے بیاں مہدیؑ

یہ مدحت کے نہیں مصرعے زباں سے پھول جھڑتے ہیں
کھلا ہے آپؑ کے دم سے ثناء کا گلستاں مہدیؑ

رخِ تاباں کی ہلکی سے جھلک آنکھوں میں پھرتی ہے
چمک جاتی ہیں جب بھی آسماں پر بجلیاں مہدیؑ

کرم ہے آپؑ کا غربت میں بھی جلوے ہیں نعمت کے
کہ فصل گل ہے، پھولوں میں بنا ہے آشیاں مہدیؑ

مسائل دین کے حل ہوتے ہیں اس آستانے پر
تیرے پیکر میں ہے گویا شریعت کی زباں مہدیؑ

کسی دن تو زیارت آپؑ کی ہوگی یہ چکر میں
سدا گردش میں رہتے ہیں زمیں و آسماں مہدیؑ

اگر جلتے ہیں دشمن تو وہیں دل بھی جلا ہوگا
وہیں پر آگ بھی ہوگی جہاں پر ہے دھواں مہدیؑ

وہ بن جائے گا ہیروں میں بھی اعلیٰ ذات کا ہیرا
اگر ادنیٰ سے پتھر پر بھی ہوں گے مہرباں مہدیؑ

چمکتے ہیں ذبیحؔ دن رات ان کی ہی محبت میں
زمیں پر خاک کے ذرے فلک پر کہکشاں مہدیؑ

جناب سید محمود تشریف اللّٰہی صاحب محمودؔ
Cell No. 9490234291

نعت مہدی علیہ السلام

ہوے ہیں رازِ ہستی آپ سے ہم پر عیاں مہدیؑ
وگرنہ کس طرح ہوتے وہ ظاہر اور کہاں مہدیؑ

میاں نعمتؒ سے پوچھیں کیا ہوا اُس ایک لمحہ میں
کہاں سے آئی تھی ان کو وہ آوازِ اذاں مہدیؑ

جدائی آپ سے یہ سوچ کر تھے مضطرب اصحاب
حقیقت میں ہمیں کرنا ہے اب آہ وفغاں مہدیؑ

بلاتے احمدؐ و مہدیؑ جو ہیں راہِ بصیرت پر
بصیرت پر چلے گا جو ملے اس کو اماں مہدیؑ

محمدؐ کا سراپا ہے محمدؐ کی ہی سیرت ہے
ترے پیکر میں ہے گویا شریعت کی زباں مہدیؑ

محمدؐ آئے پہلے اور آخر میں تو عیسیٰؑ ہیں
ہلاکت سے بچانے تم جو آئے درمیاں مہدیؑ

ابھی جو منتظر ہیں آپکے در در بھٹکتے ہیں
ملا محمودؔ کو آقا تمہارا آستاں مہدیؑ

حضرت سید خواجہ معین الدین امیرؔ نصرتی　Cell No. 9848027962

نعت مہدی علیہ السلام

عیاں ہے بات یہ ساری بھلا ہے کب نہاں مہدیؑ
جہاں ہیں مہدوی دنیا میں بیشک ہیں وہاں مہدیؑ

ہمارے دین کے ہیں رہنما اور ہادیٔ برحق
تمہی نے ہم کو بتلایا ہے حق کا آستاں مہدیؑ

ہمیں جو ساغر توحید بھر بھر کے پلایا ہے
اسی باعث تو پایا راستہ حق کا یہاں مہدیؑ

صداقت کا جو معیار آپ نے قرآں بتایا ہے
جہاں مہدیؑ وہاں قرآں جہاں قرآں وہاں مہدیؑ

مہک بڑھتی ہی جاتی ہے کمی ہوتی نہیں اس میں
تمہاری ذات ہے بیشک بہارِ جاوداں مہدیؑ

کوئی کس طرح کرتا ہے کم رتبہ ہے یہ اعلیٰ
بڑھائی ہے خدا نے جب تمہاری عز و شاں مہدیؑ

امیرؔ اب دل پہ میرے نقش ہے نامِ نامی ہی
ملے ہر جاہ تمہارا ہی ہمیں نام و نشاں مہدیؑ

حضرت سید حسین بخاری صاحب سعیدؔ
Cell No. 8019238521

نعت مہدی موعود علیہ السلام

عمل کی آپؑ ہی سے ملتی ہے تابانیاں مہدیؑ
عمل سے ہو گئی ظاہر تمہاری عز وشاں مہدیؑ

یہاں ہر گز نہیں ملتی کبھی بھی دولت دنیا
خزانے صرف ایمان کے ہی بٹتے ہیں یہاں مہدیؑ

یہ ہے فرمان مہدیؑ کا کہ ''قرآن عشق نامہ است''
خدا سے ہی محبت کا ہے درس اس میں عیاں مہدیؑ

طریقت کیوں نہ خوش ہوگی شریعت کے لبادے میں
تیرے پیکر میں ہے گویا شریعت کی زباں مہدیؑ

میاں نعمتؒ کا مہدیؑ سے سبب یہ ہو گیا دیکھو
سنی جیسے اُنہوں نے دائرے کی وہ اذاں مہدیؑ

بیاں قرآن کا مہدیؑ سے کچھ ایسا ہی ہوتا تھا
بیاں قرآن کا سنتے تھے سب پیر و جواں مہدیؑ

ہلاکت سے بچانے کو ہوئی ہے مہدیؑ کی بعثت
ہمیں بس آپ کے صدقے میں مل جائے اماں ہوئی

حدیث مصطفیٰؐ کو پیش کردینا سعیدؔ اب تم
نہیں اُمت ہلاکت میں ہے جس کے درمیاں مہدیؑ

جناب سید فیض اللہ نعیم صاحب نعیمؔ
Cell No. 9346624012

نعت مہدی موعود علیہ السلام

تمہارے ہونے سے روشن ہوا دل کا مکاں مہدیؑ
مجھے تو دِل پہ ہوتا ہے ، مدینے کا گماں مہدیؑ

مہک جنت کی لے کر سانسوں سے دل میں اُترتا ہے
معطر کرتا ہے دل کو ، تمہارا ہر بیاں مہدیؑ

محمدؐ کی عنایت آپ کی الفت ضروری ہے
کرم پانے خدا کی رحمتوں کا بے کراں مہدیؑ

وہی مہبط خدا کے نور کا ہے ، ساری دنیا میں
تمہارے دائرے کا بے گماں ہر آشیاں مہدیؑ

یقیناً اِک نہ اِک دن تم یہاں تشریف لاؤ گے
کھلا رکھتا ہوں دل کو ، اور اُس کی کھڑکیاں مہدیؑ

مصدق ہم ہیں مہدی کے نبی کے امتی ہیں ہم
ہمیں چھوتی نہیں اس واسطے بربادیاں مہدیؑ

نعیمؔ اپنی زبان تو، وِردِ مہدیؑ کا ہی کرتی ہے
ہمیشہ تر ہی رہتی ہے، مرے منہ میں زباں مہدیؑ

قومی خبریں

ادارۂ تنظیم مہدویہ: ادارہ کے زیر اہتمام ہر اتوار کو بعد نماز ظہر مسجد حضرت حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں دینی محفل منعقد ہوتی ہے۔ 21/ستمبر کی محفل کو حضرت سید محمود سہیت صاحب، حضرت محمد نعمت اللہ خان صوفی صدر ادارہ، ڈاکٹر مجاہد اللہ خان نائب صدر ادارہ اور جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ 28/ستمبر کی محفل کو صدر ادارہ نے مخاطب کیا۔ 5/اکٹوبر کی محفل کو صدر ادارہ، نائب صدر ادارہ، جناب سید بشیر بخاری نے مخاطب کیا۔ 12 اور 19/اکٹوبر کی محفل کو صدر ادارہ اور نائب صدر ادارہ اور سید نعمت نصیر نے مخاطب کیا۔ حضرت سید خواجہ معین الدین امیر نصرتی، جناب سید یوسف علی اسد، حضرت محمد صمدانی اور جناب سید عبدالشکور شاداب نے منظوم خراج عقیدت پیش کیا۔

رسم اجراء: افضل العلماء حضرت سید نجم الدین علیہ الرحمہ کی تصنیف ''ثبوت مہدی موعودؑ احادیث کی روشنی میں'' کا جناب شیخ چاند ساجد نے انگریزی میں ترجمہ کیا ہے۔ جناب سید سراج محمد غازی صاحب نے اپنی والدہ محترمہ سیدہ اُمہ سلمہ کے ایصال ثواب کے لئے شائع کیا ہے۔ اس کتاب کی رونمائی تقریب 28/ستمبر کو منعقد ہوئی۔ سرپرست ادارہ حضرت مقصود علی خان نے اس کتاب کی تفصیلات پیش کرتے ہوئے جناب شیخ چاند ساجد صاحب کے قلمی خدمات کو خراج تحسین پیش کیا۔ یہ ادارہ تنظیم مہدویہ سے 108 ویں کتاب شائع ہوئی ہے۔ حضرت سید حبیب اللہ صاحب نے اس کتاب کی رونمائی فرماتے ہوئے فرمایا کہ نوجوان نسل ہماری کتابوں کا مطالعہ کریں اور اپنی زندگی کا کچھ حصہ صادقین کی صحبت میں گزاریں۔ اس صحبت میں ہمیں بہت کچھ حاصل ہوتا ہے۔ شرکائے محفل میں یہ کتاب مفت تقسیم کی گئی۔ اس کتاب کو خواہشمند حضرات مسجد حافظ سید داؤد میاں صاحب چنچل گوڑہ میں حاصل کرسکتے ہیں۔

کتاب بہادر یار جنگ کی زندگی اور ان کی ادبی خدمات: ڈاکٹر زاہد حسین تماپوری کی اس کتاب کی رسم اجراء تقریب 27/ستمبر کو میڈیا پلس فاؤنڈیشن کے زیر اہتمام منعقد ہوئی۔ اس تقریب کی صدارت حضرت مقصود علی خان سحرؔ مدیر ماہنامہ نور ولایت نے کی۔ اس تقریب کو جناب ضیاء الدین نیر صدر تعمیر ملت، پروفیسر خواجہ نصیر الدین، ڈاکٹر اسلام الدین مجاہد، ڈاکٹر انعام الرحمٰن غیور، جناب سید ضیاء اللہ خورشید،

قاضی عزیز اللہ عثمانی صاحب، جناب محمد اصغر خان صاحب نے بہادر یار جنگ کی سیاسی بصیرت، دوراندیشی، قوم وملت کی تڑپ، ان کی بے باکی، صداقت اور حق گوئی کو پیش کیا۔ ڈاکٹر سید فاضل حسین پرویز نے استقبالیہ تقریر فرمائی۔ اس کتاب کی رونمائی صدر جلسہ نے کی۔ ڈاکٹر زاہد حسین تماپوری نے قائد ملت سے اپنی عقیدت اور ان پر کی گئی Ph.D اور اسے کتاب کی شکل دینے تک کے مراحل پر روشنی ڈالی۔ صدر جلسہ نے مصنف کی شال پوشی کے ساتھ گلپوشی کی۔ جناب اصغر خان صاحب نے گلپوشی کرتے ہوئے مومنٹو پیش کیا۔ انجینئر سید خالد شہباز نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ان ہی کے شکریہ پر تقریب اختتام کو پہنچی۔

تقسیم سرٹیفکیٹ: غلامان حضرت مہدی موعودؑ کی جانب سے 5/ اکٹوبر کو 1500 سالہ جشن میلاد النبی اکرم ﷺ کے والینٹیئرس میں بہترین خدمات پر سرٹیفکیٹس تقسیم کئے گئے۔ حضرت ابوتراب سید علی مسعود صاحب، حضرت سید عزیز محمد اکیلوی، حضرت سید دلاور میاں صاحب، حضرت سید عمران ہادی صاحب، حضرت سید محمود اشرف مجتہدی، حضرت سید عطن سلمان خوندمیری، حضرت مقصود علی خان کے ہاتھوں تقسیم کئے گئے۔ جناب مقتدار امیر خان نے مخاطب کرتے ہوئے والینٹیئرس کے بے لوث خدمات کو خراج تحسین پیش کیا اور تمام کو مبارکباد دی۔ جناب معراج دلدار خان نے نظامت کے فرائض انجام دیئے۔

ایک اہم بات اور کریں تو کیا کریں؟

معزز علمائے کرام، اہل قلم حضرات اور عزیز قارئین کرام۔ اسلام علیکم

آپ نے اداریہ پڑھ لیا اور فہرست مضامین پر بھی نظر ڈالی ہوگی۔ اس صفحہ پر آنے تک تمام مضامین پر سرسری سی نظر ڈالی ہوگی۔ (14) مضامین میں سے صرف 4 مضامین تازہ اور باقی تمام شائع شدہ ہیں۔ تین ماہ قبل سے ہی مضامین کے لئے اپیل کی گئی تھی کہ 600 سالہ جشن میلاد حضرت مہدیؑ پر نور ولایت کا 48 واں میلاد نمبر شائع کرنا ہے۔

ہماری اپیل کامیاب ہوئی یا ناکام قاری اس شمارہ سے اندازہ لگا لیئے ہونگے۔ اس حال و کیفیت میں اشاعت ماہنامہ نور ولایت کے لئے کریں تو کیا کریں؟

مدیر

حضرت سید یعقوب ذکی اسحاقی
بے مثال ناظم و بے لوث سماجی کارکن

بہت کم ایسی شخصیتیں ہوتی ہیں جو زندگی ہی میں نمایاں کام کر کے شیدائی بن جاتے ہیں۔ ان میں ایک حضرت سید یعقوب ذکی صاحب بھی تھے۔ زندگی ہی میں بہت شہرت حاصل کر کے ہر دل میں اپنا ایک منفرد مقام پیدا کرلیا تھا۔ یہ معروف عالم، ادیب، شاعر، شہنشاہ نظامت کے ساتھ سماجی کارکن تھے۔ اُردو، ہندی، کنٹری زبان پر کافی عبور حاصل تھا۔ کئی ایک کنٹرا ڈراموں کا اُردو ترجمہ کیا۔ تحریر میں ہمیشہ حق گوئی اور بے باکی کا اظہار کیا۔ معاشرہ کے مسائل پر مثبت انداز میں قلم وزبان سے سلجھانے کے علاوہ ایمان وعقیدہ کی پختگی پر زور دیا۔ مہدوی مومنٹ کو قائم کیا۔ اس کے ذریعہ سماجی ۔ اصلاحی اور اجتماعی شادیوں کا انعقاد کیا۔ کردار کی یہ خوبی رہی کہ اصلاح معاشرہ پر کام کرتے ہوئے بیڑی ورکرس کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی اور کوارٹرس کی تعمیر میں بھی حصہ رہا ہے۔

حضرت سید یعقوب ذکی اسحاقی دینی ومذہبی مزاج رکھتے ہوئے ادبی ،علمی اور قومی حلقو ں میں ایک منفرد مقام رکھتے تھے۔ صحافت سے بھی لگاؤ تھا۔ دو ہفتہ وار ایک کائنات ہماری اور دوسرا ہماری ریاست چن پٹن سے شائع کئے تھے۔ دو مرتبہ آزاد اُمیدوار کی حیثیت سے بلدیہ کا الیکشن لڑے۔ کرناٹک اُردو اکیڈیمی سے کئی ایوارڈ حاصل کئے ان میں قابل ذکر لائف اچیومنٹ ایوارڈ رہا ہے۔ ان کی ادبی خدمات کا دائرہ وسیع رہا ہے۔ یہ مذہبی وادبی شخصیت جن میں بے شمار خوبیاں تھیں یکم ربیع الثانی 1447ھ م 24/ستمبر 2025ء کو اس دنیا سے رخصت ہوئی۔ تدفین 25/ستمبر کو چن پٹن میں ہوئی۔ ہزاروں سوگواروں نے نماز جنازہ میں شرکت کی۔ چن پٹن کی زرخیز زمین کا ایک انمول ہیرا ہماری نظروں سے اوجھل ہوگیا۔ ادبی، علمی، دینی اور قومی محافل میں ان کی کمی محسوس کی جائے گی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ مرحوم کو اعلیٰ سے اعلیٰ نعمتوں سے نوازے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے اور قوم میں اس طرح کا ایک جوہر پیدا فرمائے۔ (آمین)

600 سالہ میلاد خلیفۃ اللہ حضرت مہدی موعود علیہ السلام مبارک
نجات کا دارومدار کسی فرقے کے ساتھ مخصوص نہیں بلکہ نجات کی شرط ایمان و عمل صالح ہے

سدرا کلکشن
Sidra Collection

S. No. 46, Mukarramjahi Market, Lad Bazar, Hyd.
Tel: 24414186 66713461
Website:www.sidracollections.com
Car parking facility available

Dilkash دلکش
Designer
Suits & Sarees

Exclusive in : Wedding Sarees, Suits & Dress Material
Roshan Complex, H.No. 20-4-215/10,
Mohammedi Masjid, Julu Khana,
Lad Bazar, Hyderabad - 2 T.S.
Phone 66444482, Cell No. 9494885050

Muntaha منتہیٰ

 # 21-1-1131, Opp Bata Showroom, Pathergatti, Hyd -2
Ph. 040-64607555 & 8121448722

All Major Credit Card Accepted
Lift Facility available